خدا بخش لائبریری

جرنل پٹنہ

۹۸

۱۹۹۶ء
اردو

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر: ۳۳۴۲۴/۷۷
شمارہ : انٹھانوے

سالانہ : ۳۰۰ روپے
: ۶۰ ڈالر ایشیا، ۲۰ ڈالر غیر ملک

اس شمارے کی قیمت: پچھتر روپے

۱۹۹۴ء

مصطفےٰ کمال ہاشمی نے جی۔ٹی۔ایس پرنٹرس پٹنہ میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری پٹنہ سے شائع کیا۔

کچھ اس جرنل کے بارے میں

خدا کفل صدی یادگار تقریبات کا پانچ سالہ پروگرام بنایا گیا تھا جو ۱۹۹۱ء میں شروع ہوا اور ۱۹۹۵ء پر ختم ہو رہا ہے۔ اس میں یہ طے ہوا کہ سو اہم کتابیں شائع کی جائیں۔

اس میں یہ تجویز بھی ہوئی کہ جرنل کا وقفۂ اشاعت ماہانہ کر دیا جائے اور اسی اعتبار سے ۱۹۹۱ء سے شمارہ نمبر لگنے جانے لگے لیکن چونکہ یہ عملاً ممکن نہ ہو سکا کہ جس نوعیت کا یہ پرچہ تھا اس کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے اسکی ماہانہ اشاعت میں تسلسل رہے، اس لیے وہ شائع تو تماہی ہوتا رہا لیکن شماروں کی گنتی میں اُسے ماہنامہ تصور کیا جاتا رہا یعنی جنوری تا مارچ کے پرچے کو جنوری، فروری، مارچ گنا گیا اور تین پرچے شمار کیے گئے جبکہ واقعۃً وہ ایک ہی تھا۔ یہ سلسلہ ۱۹۹۳ء کی پہلی تماہی تک چلا۔

۱۹۹۴ء کی دوسری تماہی سے یہ خیالی سلسلہ واقعیت کی طرف مڑ گیا یعنی شمارہ ۹۶ سے ہر تماہی نمبر گنتی میں ایک ہی شمار کیا گیا گویا نمبر ۹۶ سے یہ پھر اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا ہے۔

ایک بات اور بھی، اس سال بک کے شماروں کا حساب مالی سال سے چلتا رہا۔ ۱۹۹۰ء میں ایک فاضل شمارہ نمبر ۳۴ مالی سال ۱۹۸۹ء کی پہلی تماہی میں دینے کے بجائے ۱۹۸۹ء کی آخری تماہی کے ساتھ دیدیا گیا تاکہ مالی سال کا حساب رکھنے کے بجائے عام تقویم جنوری تا دسمبر کا سادہ سا حساب جرنل کی اشاعت میں بھی قائم رکھا جائے۔

خریدار افراد اور اداروں کے لیے یہ دونوں نکتے کوئی مسئلہ کبھی نہیں بنائے گئے اور انہیں ایک سال میں ۴ شمارے باقاعدہ ملتے رہے، گویا وہاں یہ تماہی ہی بنتا رہا اور اس لحاظ سے اس کا چندہ بھی چلتا رہا۔ تاہم یہ تفصیل دینی اس لیے ضروری تھی کہ نمبروں کی گنتی جو ۱۹۹۱ء سے ایک کو تین میں بدلی وہ عرصہ تخمیناً ہی سمجھا جائے کہ اب جرنل پھر اپنی اصل پر واپس آ چکا ہے۔

چار شمارے ہر سال پیش کیے جاتے رہے اور شروع میں جب ۷۵/- ۷ روپے سالانہ قیمت تھی تو ہزار صفحات کے بعد اور جب قیمت ۳۵۰/- روپے سالانہ ہو گئی تو تقریباً دو ہزار صفحات کے لگ بھگ خریداروں کو دیے جاتے رہے ہیں۔

شمارہ ۴۴ تک مالی سال کو حساب چلتا تھا تو ہم ۴ شمارے دیتے تھے یہ ۱۹۸۷ء کی بات ہے۔ اسی سال ہم نے ایک شمارہ زائد دیکر مالی سال کو عام تقویم میں مدغم / تبدیل کر لیا۔

اور پھر ۱۹۸۸ء سے یہ سال بہ سال چلتا رہا لیکن ہوا اتنا ہا کہ ہر ایک تماہی کے بجائے تین مہینوں کے پڑتے ہے یعنی ایک ۔ تین تا اں کہ ۱۹۹۴ء کی دوسری تماہی سے تخمیل پھر واقعیت کی طرف مڑ گیا۔ یہ بات ابھی تک ریکارڈ میں نہیں آئی تھی، آجانی چاہئے تھی۔ تاخیر سے سہی معذرت کے ساتھ آجانی چاہئے۔

——— مدیر

تاریخ کیساتھ کھلواڑ

درسی کتابوں میں زہریلا مواد

تاریخ ہند (عہد وسطیٰ) سمینار منعقدہ مارچ ۱۹۸۸ء
کے مقالات اور بحثیں

حرفِ چند

آزاد ہندستان کو آزاد رہنا ہے تو اپنی تاریخ کو بھی غلامانہ اثرات سے آزاد کرنا ہوگا۔ غلام دوسرے غلاموں سے لڑنا ہے نفرت کرتا ہے کیونکہ اس کا آقا لڑانے میں ہی فتح پاتا رہتا ہے۔ ہماری تاریخ نویسی پر ابھی تک غلامی کے سائے منڈلا رہے ہیں خاص کر بچوں کے لیے جو کتابیں لکھی جاتی ہیں ان میں غارتی کے ساتھ زہر خورانی کی جاتی رہتی ہے اور انسانوں کو انسانوں سے نفرت کرنا سکھایا/پڑھایا جاتا ہے دنیا کہاں سے کہاں پہنچ رہی ہے اور ہم ابھی تک مسجد گراؤ مندر بناؤ مندر گراؤ مسجد بناؤ کے چکر سے نہیں نکل پائے ہیں۔

خدا بخش لائبریری نے مارچ ۱۹۸۸ء میں اس موضوع پر سیمینار کیا جس میں اہم مورخ جمع ہوئے ——— اپنی کہی دوسروں کی سنی، اس سب کا حاصل پیش خدمت ہے۔

عارب

فہرست

تاریخ کی درسی کتابیں اور فرقہ وارانہ تعصب	ڈاکٹر خلیق الاسلام علی گڑھ	۵
نصابی کتابوں میں فرقہ پرستی	جناب تجمی رحیم بیگ (اصفہانی)	۱۳
فرقہ وارانہ تاریخ نویسی	ڈاکٹر کمو۔ فاروقی دہلی	۲۰/۱
قومی یکجہتی کے نقطۂ نظر سے ابتدائی اور وسطی جماعتوں کی تاریخ کی کتابوں کا تنقیدی جائزہ	پروفیسر اکبر رضا جمالی	۲۱
تاریخ کے بنیادی تصور	ڈاکٹر نور جہاں صدیقی، دہلی	۳۹
تاریخ کی غلط بیانیاں	ڈاکٹر مہر افشاں فاروقی، الٰہ آباد	۴۴
نئی تعلیمی پالیسی اور اخلاقی تعلیم	جناب سید فاروق حسین شاہ، الٰہ آباد	۵۱
یوپی کی سرکاری نصابی کتابوں کا مختصر جائزہ	جناب ظفر احمد صدیقی، لکھنؤ	۵۶
یوپی کے اسکولوں کے نصاب میں داخل تاریخ و سماجیات کی کتابوں کا قومی یکجہتی کے نقطۂ نظر سے جائزہ	جناب حبیب اللہ عظمی، لکھنؤ	۶۳
تاریخ کی ایک فرقہ وارانہ تدریس	جناب جمال محمد صدیقی، علیگڑھ	۹۵
اتر پردیش کی نصابی کتب برائے درجہ ششم تا دہم کی روشنی میں مسلم حکمراں، تاریخ کا جائزہ	ڈاکٹر طارق سعید، فیض آباد	۱۰۳
یوپی کی سکنڈری کلاسوں کے نصاب میں ہندوستان کے عہد وسطیٰ پر تاریخی کتابیں	پروفیسر ایم پرکاش گپتا، رامپور	۱۰۸
جگر بابی مسجد کے لیے مسلم بادشاہوں کے عطیات	جناب اشفاق علی، لکھنؤ	۱۲۱
[illegible] کی تیار کردہ نصابی کتابوں میں خامیوں اور ان کا جائزہ	جناب مہر الٰہی، علی گڑھ	۱۲۶

○ تاریخ کی درسی کتابیں۔ ایک تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر ارشد الاسلام، علیگڑھ	۱۳۰
○ تاریخ میں سیرت نگاری	جناب راجا برار	۱۳۶
○ بہار کی درسی کتابیں	جناب احمد یوسف، پٹنہ	۱۴۲
○ بہار کے اسکولوں کے نصاب میں داخل تاریخ و سماجیات کی کتابوں کا جائزہ	ڈاکٹر غلام زرقانی، رانچی	۱۴۷
○ " " " "	پروفیسر ایس۔ اے۔ ایچ حقی، علی گڑھ	۱۵۵
○ تاریخی کتب میں زیر بار مواد	جناب اشفاق علی، لکھنؤ	۱۶۰
○ مدھیہ پردیش کی درسی کتابوں میں دلت ناری	ڈاکٹر اخلاق اثر، بھوپال	۱۶۳
○ مدھیہ پردیش کی درسی کتب میں مسلم تاریخ کی یک طرفہ ترجمانی	ڈاکٹر سید عامد حسین، بھوپال	۱۶۹
○ نصابی کتابوں میں تبدیلیٔ فسطائیت کا پہلا عمل	ماخوذ از "حیات" دہلی ۲۰ فروری ۹۳ء	۱۷۶
○ عہد وسطیٰ کے ابواب برائے ہائر سکنڈری اسکول، دہلی	ڈاکٹر کنور رفاقت علی خاں، دہلی	۱۸۷
○ گجرات کی نصابی کتابیں برائے درجہ چہارم تا ہفتم علم معاشرت کا جائزہ	جناب خواجہ معین الدین، گجرات	۱۹۰
○ گجرات کی درسی کتابوں میں زہر	جناب الیاس قریشی، احمد آباد	۱۹۸
○ بہار انٹر کی درسی کتابیں	جناب ایم۔ اے۔ بیگ، دربھنگا	۲۰۲
○ " " "	جناب احمد یوسف، پٹنہ	۲۰۳
○ پڑھی ہوئی مسافرت میں نصابی کتابوں کا رول	پروفیسر اکبر رحمانی، حیدرآباد	۲۰۶
○ مندروں کی تعمیر کے لیے مسلمان حکمرانوں کے عطیات	بھرت ڈوگرا، ترجمہ: خلیل احمد خاں	۲۵۲
○ نصابی کتابیں: چند مشورے	جناب حبیب اللہ اعظمی، لکھنؤ • ڈاکٹر وسیم احمد، پٹنہ • ڈاکٹر اخلاق اثر، بھوپال • ڈاکٹر ایرواندیپٹنہ • جناب فرخ جلالی، علی گڑھ • ڈاکٹر ظہیر الدین ملک، علی گڑھ • صدر جلسہ	۲۵۷

ڈاکٹر ظفر الاسلام
علی گڑھ

تاریخ کی درسی کتابیں اور فیروز شاہ تغلق

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری (پٹنہ) کے زیر اہتمام ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو عہد وسطیٰ کی ہندستانی تاریخ سے متعلق مخطوطات پر جنوب ایشیائی کانفرنس سمینار منعقد ہوا۔ اس سمینار کے دو اجلاس مختلف اسکولوں کی تاریخی درسیات کے تنقیدی جائزے کیلئے مخصوص تھے۔ جن کے بارے میں عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے تئیں ہندوؤں میں نفرت و عداوت کے جذبات پیدا کرنے میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ اس مخصوص اجلاس میں ملک کے مختلف اداروں کے مندوبین کے علاوہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ڈاکٹر شمال محمد صدیقی، ڈاکٹر افضال حسین اور جناب ارشد الاسلام شریک ہوئے۔ سمینار کے عام موضوع کی مناسبت سے میرا مقالہ عرس کے ایک دیرینہ مخطوطہ پر تھا لیکن تاریخی درسیات سے دلچسپی کی وجہ سے میں اس کے مخصوص اجلاس میں بھی شریک رہا اور اسی موضوع پر متعدد مقالہ نگاروں کی تحقیقات اور ان پر بحث و مباحثہ سے مستفید ہوا۔ اس سیشن میں پیش کیے جانے والے مقالات سے دو باتیں خاص طور سے اُبھر کر سامنے آئیں۔ اول یہ کہ درسی کتابوں کے تاریخی اسباق کے مطابق عہد وسطیٰ کے وہ مسلم حکمراں زیادہ متعصب تنگ نظر اور رفیق پرست واقع ہوئے تھے جو دین میلانات اور مذہبی رجحانات کے لیے معروف تھے۔ اس کا بخوبی اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ان درسی کتابوں سے منافرت پھیلانے والے جو اقتباسات بطور مثال پیش کیے گئے تھے ان میں سے بیشتر کا تعلق فیروز شاہ تغلق (۱۳۵۱ - ۸۸ء) اور اورنگ زیب عالمگیر (۱۶۵۸ - ۱۷۰۷ء) سے تھا۔ دوسرے یہ کہ مذہبی پابندی یا اسلامی شریعت کی پیروی اور تعصب و تنگ نظری میں گہرا رشتہ ہے۔ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ان درسی کتابوں میں پہلے ان مسلم بادشاہوں کو شریعت کا متبع اور اسلام کا نمائندہ بتایا گیا ہے اور پھر ہندو عوام کے ساتھ ان کی ظلم و زیادتی کی تفصیلات "کہانی" اس انداز میں پیش کی گئی ہے کہ یہ ایک دوسرے سے لازم و ملزوم معلوم ہوتے ہیں۔

تاریخی حقائق کی روشنی میں غور کیا جائے تو مذکورہ دونوں باتیں بے بنیاد اور غلط ثابت ہوں گی۔ اس میں شبہ

نہیں کہ سلاطین دہلی اور شاہان مغلیہ فکری و نظری طور پر اسلامی شریعت کی بالادستی کے قائل تھے اور ان کے یہاں ظاہری طور پر شریعت کا احترام اور شرعی قوانین کا پاس و لحاظ پایا جاتا تھا۔ لیکن یہ کہنا خلاف واقعہ ہوگا کہ ان کی شخصی و عوامی زندگی صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات کی عکاسی تھی یا یہ کہ ان کا نظم حکومت شریعت کے عین مطابق تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی حکومت کا نظام شاہانہ تھا اور سیاست و حکومت کی دنیا میں ان کے پیش نظر مختلف عوامل (مذہبی تقاضے، خاندانی روایتیں، سیاسی مصلحتیں، انتظامی ضروریات اور مقامی حالات) ہوتے تھے جو ان کی کارکردگی کی راہ متعین کرتے تھے۔ ان میں سے کس عامل کو کس معاملے میں ترجیحی مقام حاصل ہوتا تھا، اس کا فیصلہ موقع و محل کی مناسبت اور سلطان کی صوابدید پر منحصر تھا۔ اس لیے اگر کوئی ان کے ہر ایک عمل کو اسلام سے منسوب کرے یا ان کے جملہ اقدام کو اسلامی تعلیمات کا مقتضیٰ قرار دے تو اسے کیسے حق بجانب کہا جا سکتا ہے۔ تاریخ کی درسی کتابوں میں ایک جانب مسلم حکمرانوں سے بہت سی ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں جو ان کے عہد میں انجام پذیر نہیں ہوئیں۔ دوسری جانب برادران وطن کے ساتھ ان کے روا و ناروا ہر نوع کے سلوک کو اس طور پر پیش کیا گیا ہے کہ یہ تمام تر بربنائے تقاضائے اسلام تھا۔ اسی بات کی وضاحت کیلئے یہاں تاریخی مآخذ کی روشنی میں فیروز شاہ کی بابت درسی کتابوں کے بیانات کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا جائے گا۔ اس سے حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کہ کس طرح تاریخی واقعات کو توڑ مروڑ کر پڑھا پڑھایا جاتا ہے تاکہ معصوم بچوں کے ذہنوں میں مسلم حکمرانوں بالخصوص مذہبی رجحان رکھنے والوں کی ایک بھیانک تصویر جم جائے اور مسلمانوں کے تئیں نفرت و عداوت کا احساس بیدار ہو جائے۔

درسی کتابوں میں فیروز شاہ کے جس اقدام کو سب سے زیادہ اہمیت و شہرت دی جاتی ہے، وہ ہندوؤں پر جزیہ کا نفاذ ہے۔ اسے ایک زائد مالی بوجھ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس انداز میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے کہ فیروز شاہ نے ہندستان میں پہلی بار یہ قانون لاگو کیا۔ یہاں اس کی گنجائش نہیں کہ اسلام کے تصور جزیہ اور اس کی تاریخ پر روشنی ڈالی جائے لیکن یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ہندستان میں یہ قانون کسی نہ کسی صورت میں فاتح سندھ محمد بن قاسم کے زمانے سے رائج تھا۔ فیروز شاہ نے اس میں صرف یہ ترمیم کی کہ اس نے برہمنوں کو بھی (جو پہلے اس سے مستثنیٰ تھے) اس کی ادائیگی کا پابند قرار دیا۔ سلطان کا یہ اقدام معاصر علماء سے مشورہ اور ان کی متفقہ رائے پر مبنی تھا کہ جملہ برہمن اپنی سماجی و معاشی مصروفیات کی وجہ سے پروہت اور معابد کے خدام کے زمرے میں شامل نہیں کیے جا سکتے جو شریعت کی رو سے جزیہ سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ فیروز شاہ کے عہد میں قانون جزیہ کے اجزا کا بہت مذکرہ ملتا ہے۔ لیکن اس جانب شاید ہی کہیں اشارہ کیا جاتا ہے کہ اس نے برہمنوں کے ساتھ رعایت کرتے ہوئے

ترجمہ: میں تخفیف کی ادشتام ہر ہفتہ سابر یکساں طور پر ہی فوجوں کا مقرر کیا فیروز شاہ کے اس اقدام کو سمجھنے کے لیے یہ بیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ مسلمہ زمانی قوانین کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ محاصل میں اضافہ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ انھیں محاصل کی وصولی پر دو باتوں پر ثابت ہیں۔ اور اس نے حکومت کے ذرائع آمدنی کی تشخیص و تحصیل میں جو سخت انکیزیاں کی جا رہی تھیں انھیں روکنے کی کوشش کی۔ شریعت کی روشنی میں قانون جزیہ کا اجرا سلطان کی اس مہم کا ایک حصہ تھا کہ ہندوؤں کے خلاف کوئی قہر بری اقدام یا ان کی مالی ذمہ داریوں میں اضافہ کرنا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ضیاء بھی لوں ورسی کتاب جزیہ کے ذریعے حاصل سو لیکن اس کا حوالہ شاذ و نادر ہی کہیں ملتا ہے کہ سلطان نے فقہاء سے ایسے محاصل معاف کیے جو شریعت سے ثابت نہیں تھے یہ محاصل زیادہ تر مقامی نوعیت کے تھے جو کہ نو دستکاروں اور مختلف پیشہ وروں سے وصول کیے جاتے تھے۔ ظاہر ہے کہ سلطان کے اس اقدام سے مسلم و مسلم سبھی کو راحت ملی اور اس کی یہ مالی سیاسی حوصلہ مند طبقے نہ تھے۔

دوسرے مقامات پر مسلمانوں سے لی جانے والی مختلف قسم کی مدات کا ذکر کرتے ہیں۔ فیروز زندہ ان میں کسی میں کوئی ترمیم نہیں کرتا۔ فیروز شاہ کا مدت رسد سلسلہ طبع کے ساتھ خصوصیت یہ ہے کہ اس عمل کو ان کے ہی رجحان کا مظہر قرار دیا جاتا ہے کہ گویا یہ عمل مسلمانوں کے لیے خاص ہے۔ اول تو یہ رائے تعصب یا مبالغہ آرائی کی قریب تر ہے۔ دوسرے یہ اسلامی ریاست کی کوئی اسلامی خلط عثمانی اس کے مزاج سے نا واقفیت کا نتیجہ ہے اسلام دوسرے مذہب کی عبادت گاہوں کے انہدام کی تعلیم نہیں دیتا ہے وہ کسی مسلم شہر میں حکومت کی اجازت کے بغیر ذمیوں کو عبادت گاہ کی تعمیر کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ ان میں قدیم عبادت گاہ کے خلاف ایسی اقدام کو روا نہیں سمجھتا شریعت میں عرف اس عبادت میں مذہب کی عبادت گاہ کے خلاف کسی کے قبضے کے خلاف ان کی تعمیر عمل میں آئی ہو یا جبر و کسی سماجی و اخلاقی خرابی کے پیدا ہونے کا ذریعہ ہو جیسے کسی سلطان یا بادشاہ کے جہاں اس اصول کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو۔ تو سے اسلام سے منسوب کرنا مقصد فاضل سمجھا اور یہ سمجھنا صحیح ہوگا اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمہ وسطی کے مسلمانوں میں مذہب کے مذہب کے خلاف جذبات بہت تھے لیکن ہمیں بیان کرنے والے یہ بھی ہے ہیں۔ ان جذبات کی بنیاد پر ہی ہے کہ مذہب کی عبادت گاہ کو منہدم کرنا اس خاص مسلم سماج میں تجویز نہیں ہوتا تھا یا یہ جذبات ان کے ذہنی سانچوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے تھے۔ ان کے ذہنی سانچوں کا ڈھانچہ یہ عمل ہے جیسے کا ذریعہ نہیں بن سکے تھے۔ ورنہ جذبات مذہب کا تعصب سے خالی ہونا ہے۔ ہمیں مذہب میں زیادہ تر سے مذہب کو مسلمان کیا جو اسلامی صاحبے کی

خلاف ورزی میں [illegible] تھے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] بانیان [illegible] ہے گئے [illegible] جاج [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] فیصلے [illegible] ونظم ونسق کی بدولت امن مذہبی واخلاقی زندگی میں بگاڑ پیدا کرنے والے عقاید و خیالات کے سد باب کیلئے [illegible] ورثہ فوقوں و تحریکوں کے رہنماؤں کو [illegible] و فتنی زندگی میں کس بڑی کامیابت [illegible] پہنچا دیے وہ [illegible] ان کے ذریعہ وہ نئی بے راہ روی اور فکری کجی پیدا ہوتے تھے [illegible] اور کریہ بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے [illegible] کس میں [illegible] باطنی و ملحدہ فرقے کے سرغنہ، وحدت الوجودی فلسفہ کی آڑ میں کہ جو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عقیدہ کی دعوت دینے والے کچھ شیعہ اور [illegible] کو ہو دینے والے بعض [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اس سے بھی اس طرح پر اضافہ ہوتا ہے کہ اس کے عہد میں [illegible] سلسلہ [illegible] فیروز شاہی سلطنت [illegible] فیروز شاہی پر ختم ہو گیا۔ سلطان نے سلطنت کی [illegible] کی [illegible] اس عہد میں [illegible] متعلق جو کتاب [illegible] علمی کمی تھی [illegible] عہد [illegible] صرف [illegible] کے [illegible] حکومت میں [illegible] فیروز شاہی [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] ان [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] مختلف [illegible] علوم [illegible] خدمات [illegible] تھے [illegible] ان [illegible] ہوتا ہے [illegible] فاضلہ [illegible] اسی [illegible] ہی [illegible] ہے [illegible] مختلف [illegible] میں [illegible] اس [illegible] کتاب [illegible] علوم [illegible] کی [illegible] تصنیف [illegible] حقیقت [illegible] علم [illegible] کے [illegible] خدمات [illegible] ہیں۔ [illegible] پر [illegible] اب [illegible] اس [illegible] کے [illegible]

"[illegible] ایسا [illegible] نہیں گزرا ہے جس نے [illegible] میں علم کی ترویج کے لیے اس کے [illegible] کوشش کی ہو۔"

مختلف [illegible] کی [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] واقفیت کو [illegible] کرنا [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کیسے [illegible] ہیں [illegible] کتابوں [illegible] عہد [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کا [illegible] عہد [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] کتابیں [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] بیان [illegible] ان [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

حواشی و مراجع

۱۔ [illegible] ۔ ۱۹۵۹ء، ص ۲۰۰۔ [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

جناب تقی رحیم
بھٹنڈہ

نصابی کتابوں میں فرقہ پرستی

کرنے کے لیے مسلم حکمرانوں کے ذہنی جذبہ و علم دوستی کی کچھ ایسی من گھڑت داستانیں تاریخ کی کتابوں میں درج کر دیں جنہیں پڑھ کر جدید مسلمانوں کی تاریخ کا بڑا ہی معمولی سا تصور رکھنے والوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ کاش وہ بھی کسی طرح ان شاندار روایات کا حصہ بن سکتے۔ اگرچہ تاریخ کی اس مسخ شدہ تصویر کو درست کرنے کی کوشش بھی مسلمان قصوصی طور سے کی گئی۔ خاص کر مولانا شبلی نعمانی اور ان کے رفقا کار مصنفین اعظم گڑھ اس سلسلے میں قابل قدر خدمات انجام دیں، لیکن ان کا کام ایک رسالہ اور صرف چند کتابوں تک محدود رہا۔ اس لیے اس کا اثر عام طور پر نہیں ہو سکا۔ قومی تحریک کے شباب کے دور میں پنڈت سندر لال اور کچھ دوسرے صدور نگریس نے بھی اس قسم کی خوش فہمی کو بہت ہوا دی۔ قومی تحریک کی ابھار پر ستانہ تبلیغ کے سبب اس واقعہ کو عام طور پر نہیں بھلایا جا سکا اور اب تک وہ مختلف صورتوں میں ہندوستانی قوم پرستی کی تاریخ کتابوں کے ذریعہ پھیلائے گئے خلط مبحث کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ اس دوران علاقائی کے دور سے کے کرداروں کے بارے میں بھی کتابوں میں [illegible] کے ذریعہ مذہبی منافرت اور تعصب سے پھیلائے جانے کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے وقت وقت پر [illegible] ہوتی رہی ہیں۔ قومی یکجہتی کے نقاط میں اس مسئلے کو علمی بنیاد پر حل کرنے کی کوشش بھی ہوئی۔ [illegible] جیسا کہ میں اس سیمینار کے موقع پر پیش کیا گیا اس جانب کامیاب قدم بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح تاریخ کے ساتھ کیے گئے جنایت میں اس مسئلہ پر ہونے والی گفتگو سے خصوص طور پر تاریخ کی درسی میں کھل کر عوامی صورت ہوئی، اور مشفقانہ طور پر کچھ سفارشات پیش کی گئیں۔

اس سیمینار کے اندر مصالحت کتابوں سے متعلق ہوئی مخصوص شعبوں میں بہار، اتر پردیش، دہلی یونیورسٹی، گجرات، آندھرا اور مدھیہ پردیش کی درسی کتابوں کے جائزے پر مشتمل مگ گئے مخصوص مقالات کے علاوہ ملک کے اندر رائج نصابی کتابوں کا عمومی جائزہ بھی قومی یکجہتی نقطہ نظر سے اس سیمینار کے ایک مساندہ نے پیش کیا اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے فضلا کی ایک بڑی جماعت نے اس پر کھلے دل سے بحث کی۔ بحث میں حصہ لینے والوں میں سے ایک ڈاکٹر شیاق حسین جنہیں کو صوبہ تر تسلیم کیا جاتا تھا اس طرح کی درسی باتیں ادھر ادھر بیٹھے رسوں کے اندر نکلی جانے لگی ہیں۔ باقی بھی لوگ اس پر متفق تھے۔ نصابی کتابوں میں مذہبی نفرت و تعصب کا زہر انگریزوں نے ہی حکمرانی کے دور میں بھر ہاتھ ڈالا تھا مگر آزادی حاصل کرنے کے اس دور کی مدت سے سلسلہ آزادی کے بعد بھی نہ ایک جاری ہے بلکہ بڑھ سوشیل ہو جاتا تو مقاربی اس موضوع پر مختلف رہبر سنابوں کی نظروں میں انگریزی حکومت کو رحمت کا سایہ ثابت کرنے کے لیے اس بات نے مسلم حکمرانوں اور ان کی حکومت کی کسی حد تک اور سیع تر

[illegible] حقیقت یہ ہے کہ گیریژن حکومت کے دور میں پڑھائی جانے والی [illegible] اس نے [illegible] زادہ انفعالیت اور رسمیہ خیالات سے بھری پڑی ہیں جو اس کے محرکین [illegible]

[illegible] دینے والے گئے [illegible] کی [illegible] پر شکایت کی کہ محمود [illegible] فیروز [illegible] علاقہ میں گئی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] سندھ کے حکمرانوں کی قوت و حکمت و تدبر کے جوہر و ملک گیری کی صلاحیت کی بدولت سندھ کی حکومت کو بھی [illegible] جس کے [illegible] سے [illegible] کو تمام ملک کس طرح سے [illegible] کے بیٹے جیسا رکھیت [illegible] [illegible] [illegible]

اور بھی مضبوطی آئی۔ چنانچہ بہت میں [illegible] ہوئے [illegible] کی طرح
زبردستی مسلمان بنایا گیا، جو اتوددی اور اس کے [illegible] سے [illegible] ہوئے
تبدیل مذہب کے خلاف مذہبی [illegible] کیوں [illegible] ہیں نکلنے کے
لوگوں نے مذہب تبدیل کیا۔ [illegible] نے کہا کہ گھوڑا [illegible] اور [illegible]
کرنے کی اصل بات یہ ہے کہ گھوڑا [illegible] کے مقابلے میں [illegible] ہندوستان میں [illegible]
ہونا کوئی تعجب کی بات [illegible]

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ [illegible] میں [illegible] میں لگی ہیں جس سے پتہ [illegible] تہذیب [illegible] اور [illegible] کو کتنا [illegible] کیونکہ [illegible] اور [illegible] کو [illegible] سے کچھ [illegible] سیمینار میں اس طرح کے [illegible] ہونے [illegible] کی کھدائیوں [illegible] منظر عام پر [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کے مقابلے میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

ڈاکٹر نوشاد قدرت علی خاں

فرقہ وارانہ تاریخ نویسی

سیدھی سادی تاریخ کے سیدھے سادے حقائق کو جس انداز سے توڑا مروڑا جاتا ہے اس کا اس صدی کی فرقہ پرستی پر منحصر ہونا بالکل واضح ہے۔ ہندوستان میں جس طرح کی فرقہ وارانہ تاریخ لکھی جاتی ہے اس کی مثال دنیا کے کسی اور خطے میں نہیں ملتی۔ ہندوستان کی تاریخ کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کی بنیاد ہندو مسلم فرقہ پرستی کے ایک مشترکہ نظریہ پر ہے۔ یہ نظریہ ہندو فرقہ پرست اور مسلم فرقہ پرست دونوں کو پھلتا پھولتا ہے۔ ان دونوں کی ذہنیت ایک سی ہے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف نفرت کا زہر پھیلاتے ہیں۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ کا طومار باندھتے ہیں۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف تاریخ کو مسخ کرتے ہیں۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف تاریخ کو توڑتے مروڑتے ہیں۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف تاریخ کو جھٹلا

تاریخ داں تھے۔ ایک گروہ یہ سوچتا تھا کہ مسلمان آنے سے پہلے غیر منقسم ہندستانی قومیت کی حالت میں دراڑ ڈال دی اور تب سے دو مختلف وجود کی شکل میں آئی۔ حادثہ کا ایک مسلمان کو یہ دیکھنا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ غیر ہندستانی بنے ہندستان میں رہتا ہے آر سی مجمدار نے یہ بتایا کہ یہ دو سماج ساتھ ساتھ بنے تھے جن پر مل وہ اپنے اپنے مذہب کے گرد گھومتے تھے۔ کے ایم پنیکر تک کا یہ حال ہے کہ جہاں انھوں نے ایک صدی میں قوم پرستی کے آثار تلاش کیے ہیں وہاں وہ ہندو مسلم کے عہد کو مستقل طور پر ہندو مسلم تناؤ کا عہد بتاتے ہیں۔ ان کے خیال میں ہندو اور مسلمان اپنے اپنے ہندو نام کے حوالے تھے اور یہ گویا حکومت تھے ہندو انڈیا نے جسم کی وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام نے ہندستانی سماج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اوپر سے نیچے اور یہ جو آج کی زبان میں دو قومی نظریہ کہا جاتا ہے اس کا وجود ہندو ازم میں عمل میں آگیا تھا ایک ہی سرزمین پر متوازی خطوط پر چلنے والے سماج وجود میں آئے۔ مدھیہ یگ کے دوسرے مصنف تھے اور شاید ہی کوئی رابطہ یا سماجی خلط ملط ان کے یہاں ہو۔ جو بہت سے مسلم تاریخ داں بھی ہندوستانی عوام کے آپس کے متعلق یہی رائے رکھتے ہیں۔ ہندستانی عوام جو پاکستان کے قیام سے پہلے بھی ساتھ ساتھ رہتے ہیں باوجود اس کے کہ دو قومی نظریہ بنگلہ دیش کے قائم ہونے کے بعد تین قومی نظریہ میں بدل گیا مسلم عوام اپنے ہندو مقابل سے پوری طور پر تفاق کرتے ہیں سیتا رمیا کرم جو ایک ممتاز پاکستانی مورخ ہیں اپنی حمد بر قائد اعظم کو عظیم کارنامہ سمجھتے ہیں۔ دوسرے ایک اور عظیم المرتبت پاکستانی مورخ کہتے ہیں عہد وسطیٰ کی ہندستانی تاریخ سے حد تک ہندو مسلم دو تہذیبی تناؤ کی تاریخ ہے ہندستان میں اسلام نے صدیوں تک اپنے پیروؤں کو دارالحرب کا تصور دیا اور ہندستان کے مسلمان آج بھی انہیں خطوط پر سوچتے ہیں۔

تقسیم ہند عوام میں تاریخ کی بڑی بڑی حکومت کی بڑا دھکا حکومت برطانیہ پالیسی کا ڈھانچہ ہے جو کہ تاریخ دانوں کے درمیان آج بھی دو رخے کی حیثیت رکھتا ہے۔ دو قومی نظریہ کی تائید میں ہندو مسلم تاریخ کی زبردست حمایت حاصل ہے جو برطانیہ کی حمایت کو سیاسی کیس تھوپ کرتے تھے۔ جو لوگ پر ہندستانی یہ کہ کر ہندو نیز کی حمایت پر وہ یوں زور دیتے ہیں کہ برطانیہ سے جو مسلمان کا اتحاد ہے اس پر بہت سے جا سکیں۔ وہ یہ مسئلہ ہیں کا میں نے اوپر کی سطروں میں حوالہ دیا ہے۔ میں برطانوی سرکار نیگ میں کی قیادت جان کر رہے تھے وہ ہندو مہاسبھا میں کی قیادت جناح پر مانند جیسے لوگوں کے ہاتھ میں جو مقابلہ ان کی پیش رفت نہیں ہو سکی تو گریس نے مہاتما گاندھی کی قیادت میں ایک عوامی تحریک کی بنیاد ڈالی۔ یہ تحریک برطانوی سامراج کے خلاف تھی۔ انھوں نے اس بات کی سعی انتھک کی کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکجہتی قائم

۲۔ ہندو اور مسلمان دانشوروں کی یہ مختلف دو قومی تعریف کو پیش کیا۔ اس میدان کی دو پہلو ہندو اور مسلمان کے ہندستان کے مختلف حلقوں میں پیدا ہونے والے مختلف مذہبی والوں کو واضح طور پر ہندو دو قومی نظریہ کی تقسیم کیا جا سکتا تھا۔

(۱) اہل عرب سامی نسل (۲) مسلم دو قومی پرست آریائی داس

(۳) ہندو دو قومی پرست آریائی داس (۴) قوم پرست آریائی داس

جنہوں نے آریائی داس کا ایک پورا گروہ کی کیا ہے جو اسی مذہبی گروہ کا ایک ہی کو ہندو مذہب کا ہندوؤں تک دو قومی نظریہ کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ جب پر ایک تنقیدی بحث اس مختلف حلقے میں کسی قسم کی آریائی داس کی ہی جس سے یہ بحث ہے یہ مختلف جگہ پر ہے اس کو دور کرنا چاہتا ہوں یہ تعریف دو قومی پرست آریائی داس کی ہے جو میں نے ہندو داس پر کی ہے

اس پہلے سے ہوئے ہوئے ہندو قوم پرست آریائی داس کی ہے۔ اس میں وجہ پیدا ہو کر ہے خیال میں بہتر ہے کہ یہ دو قوم پرست ہے یہ وہ ہندو آریائی داس ہے دو قوم پرست آریائی داس ہے کو ہندو حق ہے قوم پرست آریائی داس ہے دو قوم پرست آریائی داس ہے کو ہندو حق ہے ہندو آریائی داس ہے اس دن کی پیدا دار کی بہت دو قوم پرست آریائی داس ہے جو ہندو حق ہے ہندو آریائی داس ہے قوم پرست آریائی داس ہے

کرنے کے لیے کہ فرقہ پرستانہ تاریخ نویسی کے پیچ و خم کیا ہیں۔ اس میں فرقہ پرست مصنفین نے حاذق اور دونوں فرقے کے نوجیب عوام کی منت پر جس کی فصل کاٹی ان لوگوں نے جن کے معاشی مفادات ان سے وابستہ تھے۔ ہمیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہندوستان کی ایک تاریخ ہے اس کا تقاضا موجودہ سماجی و تحقیقی مقام تک محدود نہیں ہے، اور یہ ہے کہ وہ ہم واقعات سے خالی ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ کا کوئی بھی عہد ایسا نہیں ہے کہ کسی نہ کسی خاص سے خالی رہا ہو۔ لیکن اس قسم کے تصادم اور زوال کا سبب سماجی و معاشی یا سیاسی ہوتا ہے۔ یا عوام کو کسی نہ کسی مذہب سے بیگانہ بنا کر تے تھے یا پھر اس کی حرمت کرتے تھے اور اس کا مذہب ایک محاذ بن گیا۔ کہتا ہوتا اس کے سخت رواداری اپنے اور بے رواداری عالمگیر حیثیت رکھتی تھی۔ ایک عورت کی غیر رواداری، یا ایک مذہب رہنما کا تعصب کبھی کبھی ناخوش گوار حالات پیدا کر دیتا لیکن ایسے حوالے شاذ و نادر ہی پیش آئے۔ ہمارے اسکالر، متقدمین، چند بڑے واقعات پر، وہ بھی اضافہ پر، وہاں جیسے ہے جیسے اور سینکڑوں چند کے علاوہ بہت سے لوگوں نے فرقہ پرستانہ تاریخ نویسی یا تخصوص طور پر اپنی مذہبی تصنیفات میں لکھ کر بہت کام کیا ہے انھوں نے فرقہ پرست اور سامراجی تاریخ نویسی کی کمزوریوں کو بے نقاب کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک بار پھر ان کتابوں کی جانچ پڑتال کی جائے جیسے وہ کتاب ہے جسے بھارتی ودیا بھون بمبئی نے شائع کیا ہے تاکہ عام طور پر عوام اور خاص طور پر نوجوان نسل کے ہاتھوں میں ناخواندہ کے ہندو کا اصل اور دیوتاؤں کے بت کو کشمیر کے جیسے شاہی حکم سے توڑ دینا اور جو بدھ کے ایک ہندو بھارا جا کے ہاتھوں بیسیوں کا قتل اور خاص میں ایک مسلمان بادشاہ کے حکم سے ہندوؤں کا قتل عام۔ یہ باتیں اتنی سچی و صحیح ہیں جیسے آگ کی ایجاد یا فولاد کا انکشاف۔ لیکن ساری باتیں تاریخ کی نشاندہی نہیں کرتیں۔ ہندوستانی تاریخ میں کچھ زمانے ہیں جنھیں فرقہ پرست تاریخ دانوں نے دشمنی کے زہر میں ڈبویا ہے ان میں سے کچھ پر میں بحث کرنا چاہتا ہوں۔

ہندو فرقہ پرست اور ہندو قوم پرست مورخوں نے ماضی قدیم کے ہندوستان کی عظمت کا گہرا تاثر لیا ہے، اس زعم کے ساتھ کہ فرقہ پرست صد قدیم سے متاثر ہیں۔ بدھ مسلم کے صاحبوں اور فوجی سرداروں جیسے راجا تاپ اور شیواجی سے بھی متاثر ہیں۔ برخلاف اس کے قوم پرستوں کو اکبر پر اتنا ہی ناز ہے جتنا شوکت پر۔ ہندو فرقہ پرستانہ تاریخ نویسی کی کچھ نمایاں خصوصیتیں ہیں۔

(۱) ہندوستانی تاریخ کا عہد قدیم بہایت شاندار ہے۔ حد تو یہ ہے کہ منفی پہلوؤں کی بھی تعریف کی جاتی ہے یا انھیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

[illegible] مختلف ادوار میں [illegible] تہذیب کے کئی مختلف ادوار ہیں، قدیم مصر ستانی
[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [

نہیں تھی، لیکن جو بعد میں ایک مخصوص قسم کے ذات پات سے وابستہ ہو گئے۔ موجودہ پیشہ ور مساوات پسند آریہ، اس کے بعد زراعت پیشہ آریہ جن کے ساتھ نصف نظام و سیاں ہو لیتیں، اور اس کے بعد ساشق آریہ۔ یہ بھی لوگ کبھی بھی ایک تہذیبی گروہ میں نہیں رکھے جا سکتے ہیں۔ یہ حل نہیں ہو گا کہ میں ذیل کو سمجھ لے۔ وہ یہ ہوں کی جلدوں، دوم، سوم کے ایک حصے کا ترجمہ پیش کروں۔

"یورپی تاریخ نویس سائنسی طور پر صحیح ہے کیوں کہ اس کی بنیاد ان مشاہدات پر ہے جس کا تجزیہ بڑی ہوشیاری سے کیا گیا ہے یہ آثار قدیمہ کی باقی ماندہ شاہدوں سے، کتبوں اور سکوں سے ان کا موازنہ کیا گیا ہے۔ عہد جدید کے محدثین مورخ . . . اس کی وضاحت کی ہے۔ تعصب کے سخت فرق کے ساتھ یہ مخصوص ہندستانی تاریخ نہیں ہے جو آج کی علمی بنیادوں پر لکھی جا رہی ہے جس میں پورا لوں کو مذہبی مقام عطا کیا گیا ہے۔ ویدوں کو ۴۰۰۰ سال پر اتر دیا گیا ہے، اور آج کی کسی سائنسی بنیادوں اور برہمنیت کش کی بنیادوں کو ۔۔۔ لک لدنیا جو کہوں سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ ۔۔ ستاروں کے یورپی معیاروں کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ مطلق ور ۔۔ کی پیمائش کی گئی ہے مقدس ہندو متون کی تمام تر تاریخ و زمان، بعد طبیعیات ہیں"

بدھ عہد، موریہ عہد، گپتا عہد اور راجپوت عہد یہ سب نمائندگی کرتے ہیں مختلف صفوں اور مختلف تہذیبوں کی۔ ان میں سے ہندستانی تہذیب کونسی ہے، گپتا؟

گپتا عہد برہمن عہد کے اصیل نمونے کا ہے۔ . . اس دور سے کہ اس دور میں سنسکرت بہت ہی ترقی یافتہ شکل میں سامنے آئی اور سماجی و طبیعاتی سائنسوں کو فروغ حاصل ہوا۔ یہ ترقی اس سے پہلے کے کشانا عہد کے ترقی یافتہ مواد کی بنیاد پر ہوئی۔ اس دور میں ہندوستان کی اقتصادیت بہت اچھی حالت میں تھی کہ دال کا دور گپتا خاندان سے شروع ہوا جس پر ہمیں پتہ چلتا ہے عہد ہندستان وسیع و سنہ اور عہد تاسیس خاندان جس نے ایک دولتمند ترقی یافتہ اور مضبوط ملک حکومت کی تاریخ بنائی وہ اس طرح قائم و مستحکم اور دولت و عزت سے یاد کیے جاتے ہوں جس طرح عظیم الشان گپتا یاد کیے جاتے ہیں۔ حکومت ملک و ۔۔ ستی ہندو ثقافت کے مقابلے میں یہ تو بھی تاریخ کی جانب ایک فرقہ پرستانہ رویہ

صدیاں گزرنے کے بعد کشن سنی واہن کے دور کی بیش قیمت تجارت کا ہی نام ہو گی ہر چند کہ شاہی خزانے اور سندروں میں سونے اور چاندی کا ذخیرہ جمع تھا۔ زر و جواہر کا یہ ذخیرہ جو دور کی میں ڈال گیا تھا، پر وہ فیصلہ کن اس شرا

نے اقتدار ہستری کا نمونہ میں پناصدارتی خطبہ سناتے ہوئے کہا کہ میں شہروں کے دور دل کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہوں اگر ہم ہڑپا، مائے او ایک . . تو ہم آثار قدیمہ اس بات کی شہادت ہم پہنچاتے کہ کس نے دور کے ہندستانی ہیں . کا عمل عروج پر پہنچ چکا تھا۔ موہنجو دڑو کی کھدائی میں سات تہیں نوشن ہوئی ہیں اور ایک تہہ گپتا عہد کی تھی۔ گپتا عہد کی عمارتوں کی وجہ سے ٹیلے مقابلے میں لے . . . دور سے دوسرے کے لیے خم واضح ہوگی اور یہ خیال سند میں ہم آثار قدیمہ کی بڑی غلطی ہے

اس دور کے سماجی اخلاق کرتے ہیں وہ کہتے ہیں "گپتا عہد سے ملتے جلتے ہیں۔ سیلن عام خرید و فروخت کیلئے مشکل ہی سے کام آتے ہیں۔ سونے چاندی کے سکے تو بہت ہی کم تعداد میں ملے ہیں۔ موہنجو دڑو کے عہد کے بعد کے دور انحطاط کے ہوسکتے اور . . . کے دیہی علاقوں میں صرف ایک سکہ ملا ہے اور اس کے متعلق بھی شبہ ہے کہ وہ چاندی کا تھا۔ ہمیں سیلن کا بہت ہی کم ثبوت ملا ہے۔ وہ بھی بہت ہی کم استعمال ہوئے تھے۔ ہندوؤں مندروں اور جاگیرداروں کے یہاں کی دولت یا جس کا ذخیرہ نہیں کے برابر ہیں۔ تھا۔ ان کی وجہ سے ہی بات کے تعلق کرتے ہیں کہ ہندوستان گپتا عہد میں "بہت سی ہوں کا وں کی آبادی ایک مضبوط ملک کے ہے دوست ہیں کی تجارت بھی ترقی پر تھی۔ لیکن اضافہ اس کی کسی بڑھ . . . تھی۔ . . . جس سے بڑھ دوسرے جواہرات ہو پوشیدہ بتہ خانوں میں بند تھے . . . موہنجو دڑو سے پتا ہے کہ اس کی بڑھ . . . تھے . . . کسی کے وہ بلم الشان شہر جیسے پتہ ہو ہے ہے ہے

بھی اللہ ع ہیں ہے کہ جتنے لوگ وسطی ایشیا سے ہندستان میں داخل ہوئے ... فلسفہ میں تبدیل کیا تھا
مشکل ہو جاتا ہے۔ براعظم ہندستان میں مسلمان ہی ایسی قوم ہے جو صحیح معنوں میں ہندوستانی
کہلانے کی مستحق ہے۔ ہندستان کے قومی ... ہیں ... اپنے قومی
فن اور تہذیب کے متعلق بات چیت کرتے ہیں ... ان سے بہت
معاملوں میں یورپی تہذیب کے ... ہیں

اس بات کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ ہندستانی مسلمانوں کی ... اسلامی
مشرقی بنیاد سے ہٹ کر ... ہیں ... ہیں
تھی مقامی تہذیب و ... ان کے
طور طریقے ... ہندو ... ہیں ... کھیل اور کھانا
عام ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں
ہوئے ... ہیں

وقت پسند ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں
دوسری ... ہیں

مسلمانوں ... ہیں ... ہیں
گیا ... ہیں ... ہیں
زبان ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں
پسند ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں

ہوئے ہیں۔ یہ اس کی قدیم تہذیب میں ہندستان کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ ہندستان سے باہر بسنے والے ہندو ہندستان کو اپنا گھر نہیں سمجھتے۔ ہندستان ک

کچھ مختلف نہیں تھے۔ ذوقِ پرست جہاں اور اُن کے ساتھی [illegible] میں [illegible] وہ [illegible] کے
معاملے میں [illegible] یہ [illegible] سے [illegible] ہوتے تھے [illegible] ہوتے ہیں
[illegible] کے لیے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] سے [illegible] [illegible] کے سلسلے میں [illegible] کے
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کا خیال رکھا جائے۔

ہوس پرستی یا دشمنی کی خبر میں ہوتی تھیں۔ فتنہ و فساد کی ہوس نے ملک مال و متاع کی جان اور سلطنت کی توسیع
[illegible] ایسے اسباب نہیں تھے جن کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی ذات میں
[illegible] حکومت کی ضرورت ہوئی تو انھوں نے مذہب کا استعمال یا وسیلے کے طور پر اختیار کیا اور اگر مذہبی لوگوں
نے [illegible] کی حکومت قبول نہ کی [illegible] میں ضرورت کے بات کی [illegible] مذہب کی مخالفت کی جائے تو انھوں
نے [illegible] کی حکومت کی [illegible] مذہب کی ضرورت ہوئی تو وہ مسلمانوں کو لوٹ لیتے ہوں کہ
مسلمانوں میں [illegible] ہیں [illegible] مسلمانوں میں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہی

دور میں مورخ تھے۔ ان کی تصانیف میں تاریخ ہند بہت اہم حیثیت رکھتی ہے۔ یہ باتیں مشتبہ ہیں۔ روایتی قدیم ہندستان میں اور خصوصیت سے ہندستانی میں یہ دو قسم کی تاریخ نویسی ہے۔ ہم لوگ بالعموم اسی نوع کی تاریخ نویسی سے واقف ہوتے ہیں جیسے ہیروڈوٹس کی یا قدیم ہندستان میں جو واقعات تاریخ کی شاخیں ہیں ان پر روشنی ڈالی جائے۔

[illegible] تاہم اپنی حکومت کے آخری [illegible] حکومت دہلی کی [illegible] رہے۔ [illegible] رہی اور آزادی حاصل کی پریشانیوں میں [illegible] کے خوف [illegible] کو [illegible] دوبارہ شروع کیا کہ [illegible] ویت [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ہندوؤں [illegible] کیا [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کو [illegible] پر [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

دعوی کرتے ہیں خود ان کی تحقیق کردہ [illegible] سے متعلق ہیں، وہ [illegible]
برہمن کسانوں کو جنگلی چیلنج کر [illegible] ہیں وہ [illegible]
پہ قدیم ہندوستان میں [illegible] سے متعلق [illegible]
لوگوں کو [illegible] سے [illegible]
جو [illegible]

تب بھی [illegible]
[illegible]
داروں کی جنگلی لڑیں۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرقہ پرستانہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سرسید تقسیم بنگال

[illegible]

[illegible]

برطانیہ دشمن جذبہ [illegible]

ادبی سیاستیں

علیحدگی پسند نظریہ

ن کے حق نامنظوری کے متعلق ۱۹۴۵ء کی تحریک کا مدعا ہے۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ دوسری عالمی جنگ میں جاپان کی شکست کے بعد ہندوستان میں ایک بار پھر آزادی کی تحریک نے زور پکڑا۔ اس بار یہ تحریک پہلے سے زیادہ منظم اور مضبوط تھی۔ اس کی قیادت کانگریس کے ہاتھ میں تھی۔ کانگریس کے لیڈروں نے ۱۹۴۲ء کی تحریک کے دوران جیل میں بہت کچھ سوچا تھا۔ انہوں نے اپنی غلطیوں کا جائزہ لیا تھا۔ انہوں نے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس بار وہ پہلے سے زیادہ تیار تھے۔ اس بار وہ پہلے سے زیادہ ہوشیار تھے۔ اس بار وہ پہلے سے زیادہ متحد تھے۔ اس بار وہ پہلے سے زیادہ پرعزم تھے۔

اس بار کانگریس کی قیادت میں ایک نئی روح تھی۔ ایک نیا جوش تھا۔ ایک نیا ولولہ تھا۔ ایک نیا عزم تھا۔ ایک نیا حوصلہ تھا۔ ایک نیا جذبہ تھا۔ ایک نیا ارادہ تھا۔ ایک نیا یقین تھا۔ ایک نیا اعتماد تھا۔ ایک نیا بھروسہ تھا۔ ایک نیا سہارا تھا۔ ایک نیا سایہ تھا۔ ایک نیا پناہ تھا۔ ایک نیا ٹھکانہ تھا۔ ایک نیا گھر تھا۔ ایک نیا وطن تھا۔ ایک نیا ملک تھا۔ ایک نیا دیس تھا۔ ایک نیا قوم تھی۔ ایک نیا ملت تھی۔ ایک نیا امت تھی۔ ایک نیا جماعت تھی۔ ایک نیا گروہ تھا۔ ایک نیا فرقہ تھا۔ ایک نیا مذہب تھا۔ ایک نیا دین تھا۔ ایک نیا ایمان تھا۔ ایک نیا عقیدہ تھا۔ ایک نیا یقین تھا۔ ایک نیا اعتماد تھا۔ ایک نیا بھروسہ تھا۔ ایک نیا سہارا تھا۔ ایک نیا سایہ تھا۔ ایک نیا پناہ تھا۔ ایک نیا ٹھکانہ تھا۔ ایک نیا گھر تھا۔ ایک نیا وطن تھا۔ ایک نیا ملک تھا۔ ایک نیا دیس تھا۔ ایک نیا قوم تھی۔ ایک نیا ملت تھی۔ ایک نیا امت تھی۔ ایک نیا جماعت تھی۔ ایک نیا گروہ تھا۔ ایک نیا فرقہ تھا۔ ایک نیا مذہب تھا۔ ایک نیا دین تھا۔ ایک نیا ایمان تھا۔ ایک نیا عقیدہ تھا۔

دوقومی نظریہ اور اس کی ابتدا

رفیق زکریا

یہ بات کہنے کی نہیں ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کا تقریباً ۲۵ فیصد حصہ ہے۔

کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی اثنا میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible] ہندوستان کی تقسیم پر ہوئی تھی اور مسلمانوں کی [illegible] کی بات نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی [illegible] کی بات کی گئی تھی۔ اس وقت میں [illegible] ہندوستان کی تقسیم کی مخالفت میں [illegible] تھے۔

وقت وہ کسی قسم کے سماجی حلقے میں اپنی [illegible] میں رسمی طور پر شامل ہوتا ہے۔ یہ [illegible] پر شادی بڑا مسئلہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صمیمہ - B

شعبۂ تاریخ و ثقافت

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

PAPER VIII (C)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

The Khilafat Movement

The Great Divide

Muslims and Indian Nat[illegible]

The [illegible] Partition,1928-1940.

Divide and Quit

The Deobandi Sch[illegible]

[illegible] in Politics [illegible]

مضامین

Muslim Politics in the [illegible] the Punjab Past and Present

Indian Nationa[illegible] Nationalist and [illegible]

Atta Hosain B R Narda ed [illegible] History

Agrarian Relations and [illegible] 1925 1935 in R Suba ed

The Nadi-Mahasabha and the [illegible] 1916 1926 Modern Asian [illegible]

The Delhi Proposals A [illegible] Islam vol [illegible] No 4 1981

جرنل

The Indian Muslims

Indian Islam The Religious [illegible]

Modern Religious Movements in India

Islamic Modernism in India and Pakistan,1857-1964.

تحریک

[illegible]

مسلم سیاسی تحریکات رہنما

جرنل ناموں کی مجموعی تعداد

[illegible]

ہندوستان میں سیاسی تحریکات رہنما

مسلم سیاسی تحریکات۔ رہنما

ہندو مذہبی سیاسی تحریک، رہنما	۱۸۸	
مصاحبین کی کل تعداد	۲۰	وزیر پستی پر مضامین (مثل) ۳۰
مسلم کی سیاسی تحریکات ۱۸۸		ہندو مذہبی سیاسی تحریکات، رہنما ۱۰

قابل مطالعہ مقامات و مضامین اور وہاں پہنچنے والوں کی کل تعداد ۲۹

وزیر پستی پر اثرات مسلم کی سیاسی رہنماؤں اور تحریکات پر ۱۸۸

ہندو مذہبی سیاسی رہنماؤں اور تحریکات پر۔

ضمیمہ ۔ ج

ایک ہویت موئے عہد وسطیٰ کے ہندستان پر

[illegible] ہے جس کو مصنف نے [illegible] کے ہیں جن کی ہویت فروغ [illegible] ہے اور جہاں ان سیاسی تحریکوں میں مذہب کو خاص خطرہ پایا گیا ہے۔ [illegible] ہویت کی تفصیل ہے جسے [illegible] کے لیے مستعمل رہے ہیں۔ اس کا خلاصہ [illegible] کے خود کی تصنیف سے لیا گیا ہے جو Progressive Pub [illegible] A History of India, Vol. I [illegible]

[illegible] ہندوستان میں [illegible] سے مسلمان ہو گئے ہیں جب یہ دیکھتے ہیں کہ ہندو سماج کے [illegible] نہ صرف مصنوعی بلکہ اصل سے [illegible] رہا ہے

[illegible] ہندوستانی [illegible] ہندوستان میں [illegible] ہندو [illegible] ہندوستان میں داخل ہوئے [illegible]

[illegible] ہندوستان میں [illegible] مسلمان [illegible] ہندو [illegible] ہندوستان [illegible] ہندو [illegible] ہندوستان [illegible] ہندو [illegible] ہندوست

مصنف کا خیال ہے کہ مسلمانوں کی بعد کی پوری تاریخ میں جو بھی دو بڑے اختلاف رونما ہوئے ان کی بنیاد
کے تنازع سے پیدا ہوئی تھی۔ ان کی بنیاد پر لکھتے ہیں کہ یہ مندرجہ ذیل حصوں میں بیان کیا ہے۔

"اس اختلاف نے بعد میں بہت دور رس نتائج پیدا کیے۔ اس نے مسلمانوں کو
کئی مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا۔ جو مسلمان حکومت کی مرکزیت کے
حامی تھے وہ سنی کہلائے اور جو مسلمان علیحدگی پسند تھے وہ شیعہ کہلائے۔
یہ تقسیم اتنی گہری ہو گئی کہ ایک دوسرے کے خلاف جنگیں بھی ہوئیں۔
ان جنگوں میں سنیوں نے اموی خلفاء کی حمایت کی جبکہ شیعوں نے
علیؓ اور ان کے بعد ان کی اولاد کی حمایت کی۔ اس طرح یہ اختلاف
مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا باعث بنا۔" (ص ۲۰۰)

یہ بات قابل غور ہے کہ مصنف نے اس اختلاف کی بنیاد کو اس طرح بیان کیا ہے کہ اس کی
ذمہ داری کسی پر عائد نہیں ہوتی۔ نہ تو اس کی ذمہ داری حضرت علیؓ پر ہے اور نہ ہی
حضرت معاویہؓ پر۔ مصنف کے مطابق یہ اختلاف محض اتفاقی طور پر پیدا ہوا تھا۔ اس
کے بعد مصنف مندرجہ ذیل الفاظ میں اس کی تشریح کرتے ہیں۔

"اس اختلاف میں کسی کا قصور نہ تھا۔ دونوں فریق اپنے اپنے
نقطہ نظر کے مطابق درست تھے۔ اہل سنت کا موقف یہ تھا کہ
[illegible] اس لیے ان کی اطاعت ضروری ہے۔
[illegible] کا موقف یہ تھا کہ
[illegible] اس لیے ان کی اطاعت ضروری ہے۔"

"اس اختلاف کے نتیجے میں جو فرقے پیدا ہوئے ان کے پیروکار
آج بھی موجود ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو صحیح اور
دوسرے کو غلط سمجھتا ہے۔ ان کے درمیان اختلاف اتنا شدید ہے
کہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لیے بھی تیار نہیں۔"

یہ بات ہندوستان کے فرقہ پرست ہندوؤں کی ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے کہ وہ ہر مسلمان کو
ہندوستان کا غدار سمجھتے ہیں۔ اور اس بنیاد پر وہ ہر مسلمان کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں۔
بعض مرتبہ کے گروہی تنازعات سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو کشیدگی
دشمنی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ بھی [illegible] لیکن وہ [illegible]
عزائم کی عکاسی کرتی ہے۔ مصنف نے [illegible]

[illegible] ۱۱۵"

[illegible] ۱۱۶

[illegible] ۱۱۷

[illegible] ۱۱۸

[illegible] ۱۱۹

[illegible] ۱۲۰

[illegible] ۱۲۱

[illegible] ۱۲۲

[illegible] ۱۲۳

[illegible] ۱۲۴

[illegible] ۱۲۵

کی مخالفت کی تھی۔ (صفحہ ۲۲۲، صفحہ ۲۲۳)

اکبر نے جو اگلا قدم اٹھایا وہ تھا اپنے خاندان کے فرد، وسطی ہندوستان میں مسلمان جاگیرداروں کی بالادستی قائم کرنا۔ ان میں سے بہت سے آدمی ان کی حمایت میں اس وقت شامل ہوئے تھے جب ان کی اپنی ہی کوئی اس کی پالیسیوں کے خلاف جاگیرداروں اور بیشتر کے درمیان نفرت پیدا ہوا۔ ان کی زمینیں ضبط کر لی گئیں اور یہ مسلمان جاگیردار دوبارہ طاقتور ہو گئے اور ایک بار پھر ۱۵۸۰ء تک مغلیہ سلطنت کی بنیاد بن گئے۔ (صفحہ ۲۲۳)

مغلیہ کی تحت نشینی سے پہلے اور اس کے بعد بھی ہندو راجپوت ریاستوں کی تعداد کم ہوتی گئی۔ اکبر نے کیا تھا۔ اس نے ہندو جاگیرداروں کی بہت زیادہ تعداد کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ [illegible] مصنف نے یہ قیاس آرائی کی ہے کہ یہی مسئلہ ہندوستان کا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو نظام بنایا گیا۔ اس مصنف نے اس کو بھی شامل کر لیا ہے۔ یہیں سے وہ تاریخ مرتب کرنا شروع کرتا ہے۔ ہندو خاندان مصنف نے نام کا اعلان کر دیا ہے۔ اس طرح عہد وسطیٰ میں ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کے دور کا فرقہ وارانہ حروف سے تعارف کرایا گیا ہے۔ وہ بات جس کا ایک [illegible] تاریخ دان کو خیال ہونا چاہیے

"دونوں رہنما فرقہ پرست تھے۔ ہندو راجپوت [illegible] ہندو ریاست [illegible] اس فیصلہ کن فتنہ حاصل ہو گیا ہے۔ [illegible] مسلمان [illegible] اس پالیسی کو اہم جانا گیا جس کی بدولت مغلیہ [illegible] ہندوستان پر مظالم روا رکھے گئے تھے۔ اس خیال کے [illegible] کی [illegible] شراب خواری کی پابندی لگا دی جس کے علاوہ اس نے [illegible] ذبیحہ گائے پر بھی پابندی عائد کر دی۔ ۱۵۶۵ء تا ۱۵۶۹ء کے عرصے میں [illegible] ہندوؤں پر مسلمان زیادتی کرتے اور ان سے بے حسوں کی تعمیر میں [illegible] ہندوؤں کی [illegible] [illegible] عبادت گاہیں بھی گئی اور [illegible] ہوئیں۔ [illegible] تعمیر کی گئی [illegible] ہیں۔" (صفحہ ۲۲۵)

مصنف نے صرف ایسے حوالہ کو پیش کیا ہے جو ہندو مسلم تعلقات کو خراب دکھاتا ہو۔ اس نے عمومی رواداری پر مبنی بہت سے حوالہ جات کو نظر انداز کر دیا ہے۔ یہ ہم ہندو فرقہ پرستوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ یہ ہم ہندو فرقہ پرستوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ [illegible] ہندو راجپوت ریاستوں کے [illegible] ہندو راجپوت ریاستوں کے [illegible] ہندو راجپوت ریاستوں کے

Ka.ara Z Ashrafyan

Ashraf, Delhi, 1969, pp. 67-83.

Speeches and writings
Ahmet Lahore, 1960, vol.1, pp
1958-1947, Bombay 1959.
Islam in India, Lahore.
285 286.

Delhi 1984

Paipen Chandra op cit

4 Ibid
Culture
5 J N Sarkar History of Aurangzeb
1954 pp 487 498

6 P C Majumdar op cit vol xi pp 4 6 8

1966, pp.125,164,167-168

9 Asiatic Asiatic Environment Asia

10 London, 1958.

13. P.N.Thoman, Hindus in India.

14 M A Indian 1937, Vol.II, pp.204-20

ہندو فرقہ پرست مسلمان دشمنی کی وجہ سے ہندوؤں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں اور مسلمان فرقہ پرست ہندو دشمنی کی وجہ سے ہندوؤں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے دو بڑے دشمن ہیں، ایک تو ہندو فرقہ پرست اور دوسرے انگریز۔ ہندو فرقہ پرست مسلمانوں کو ہندوستان کی آزادی کی راہ میں بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں اور انگریز مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں کیونکہ وہ ایک جنگجو قوم ہے۔

ہندو اور مسلمان دو مختلف قومیں ہیں یا نہیں ہیں، اس سوال پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کچھ مسلمانوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ دونوں مختلف قومیں ہیں۔ دو قومی نظریہ کے بانی نے ہندوؤں کو ایک قوم کی حیثیت سے تسلیم کیا اور دوسری طرف فرقہ پرست ہندو مسلمانوں کو تابعدار بنانے کو تیار نہیں تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ ہندو ایک ہندو قوم ہیں، اور مسلمان جو کہ انگریزوں کی طرح رہتے ہیں، غیر ملکی ہیں اور انہوں نے یہاں کے رہنے والوں پر حکومت کی ہے۔ اگر مسلمان ہندو ریاست کو تسلیم کرتے ہیں تو وہ ہندو ریاست کہلائے گی۔ اور اگر ہندو مسلمان اسلامی قوانین سے متعلق ریاست کو تسلیم کرتے ہیں تو وہ مسلم ریاست کہلائے گی۔ مختصر یہ کہ اپنی ذات، طبقاتی تہذیب ہندوؤں اور مسلمانوں کی ہندو ریاست بن گئی۔

Tara Chand.
Vol.II, pp. 484 85

10. Satish Chandra, Communal Iate
History. New Delhi.

Tara Chand, Society and State in Mughal Period

19 History in annals of the Bhandarkar Oriental Research Institute Vol. xxxv, Poona 1954 55, PP .94 2[illegible] of A J Syed D D Kosambi on History and Society Bombay 1985 PP. 65 71 Here after A J Syed Kosambi op.cit.

K M Munshi's Ideas of Aryavarta consciousness Sacred land of Dharma the high road to Heaven and to salvation the Chatur Varna The divinely Ordained four fold order of Society Sanskrit the language of the Gods. In his forwards in the series of History & Culture of Indian people (R C. Mazumdar op cit .

20 A.J. Syed Kosambi op cit p 68.

20 A) R S Sharma, Problems of Social formations proc Indian History Congress 1975 Address p 7

20 B) A J Syed Kosambi op cit pp 179 80 25
20 C) R C Mazumdar opp cit Vol V P 759.
20(D) Ibid, pp. 764.
20(E) Ibid, p.265

21 A J Syed, Kosambi op cit p 82

22 For Shaho, See H N Sinha, Rise of Pehwas, pp 12 13, also Bipan Chandra, op cit p 199

23. Idira Prakashan, op.cit, p.4.

24 Geeta 11 37 Kosambi quotes from the divine scripture "Kill your brother if duty calls, without passion" see for details A J Syed Kosambi, op cit, p 179

25 Kantondva, G Bongard levin and Kotovsky, History of India Vol I, Moscow 1979 see chapter on Asoka

26 A J. Syed, Kosambi, op cit p 179

نے خیال ظاہر کیا ہے کہ بدھ مت کو ہندوستانی کردار بنیاد اس قدر وفادار
نہیں تھا جیسے کہ زمانے نے ہیں کہ لوگ مقبول رسوم و رواج و طریقہ عبادت پر اپنی توجہ کر دیتے تھے۔

27 R C Mazumdar, op cit, Vol V, p.404

جنوب میں مشرقی ساحل کے علاقے والوں اور وشنو کے ماننے والوں کے بین تعصب کے تاریخ میں ہیں
کہا جا سکتا کہ ابتدائی عہد میں آریاؤں نے مندر نہیں بنوائے۔ بہر حال بدھ نے مندر بنوائے اور نہ ہی پوجا کی، وہ مندر
بودھ مندر کہاں ہیں۔؟

20. S.N Das Gupta, in R.C.Mazumdar op.cit, Vol.V. p.149.

29. A.J. Syed, Kosambi op.cit. p.124

[illegible] Ide Ibid P [illegible] Thoma
[illegible] New Delhi p 124

قدیم ہند میں کی ایک نے خواہش میں ول جاتی ہیں جب راجا سے راشد و ان کی حکومت [illegible]

[illegible] op cit p [illegible]
32. Goota, 2.37; 4.13

[illegible] Kosambi op cit p 87

[illegible] Kumar Roy Socio-Economic Thoughts of Swami [illegible] Day Chanter December 6 1987
[illegible] Dr Kosambi Myth and Reality [illegible] Phandekar
A.J. Sar [illegible] Thought Dhanjoy Keer
[illegible] Works of Mahatma Phule

[illegible] Mazumdar op cit [illegible]

D D. Kosambi [illegible]

[illegible] A J Syed [illegible] op cit D [illegible]

D D Kosambi

[illegible]

A J Syed Kosambi
[illegible]

[illegible]

[illegible] Arya Samaj History [illegible] New Delhi, and [illegible]

[illegible]
97, 190, 192-195, 201, 203.

[illegible]
39. Ibid. Letter no.163.
40. Ibid. Letter No.56
41. Ibid. Letter nos. 65 and 195

[illegible]
Karachi, 1981, p.324 etc.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Speeches, Bombay. 1972, p.204.

48 See M
Delh. 1969 pp

49 See Appendix
Times of India Nov
Party papers of Ajit
or A. Appadorai
Modern India 1947

b) Appendix C - Extracts from K.A Anjanova'
Letters History of

5. See N. Sarkar
New Delhi. 1975
Rights Equity
Democracy of Modern
209 236

تفصیلی جائزہ پڑتال یہ کتابیں فارسی ہونے اور پرانی کتابوں میں ملتی ہیں اردو کی حروف

والی حروف کے ساتھ ملتی جگہ استعمال کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ لفظوں اور مقاموں کے نام صحیح ادا نہیں ہوتے اور ان کتابوں میں کمی کا امکان پن جھلکنے لگتا ہے پڑھنے کی دری کتابوں میں نظر نہیں آتی

ہیں جہاں مقامات کے نام غلط لکھے جانے سے صحیح نہیں ہو سکے۔ مثلاً ہیں:

(۱) محمود غزنوی کے حملوں میں سومنات کا مندر

(۲) عہد وسطیٰ کے بادشاہوں کے لقب جیسے کہ مغلیہ سلطنت کے بادشاہ

(۳) تاریخ کو مسخ کرنے کی مثالیں دور عہد وسطیٰ کی حکومت کو ہندو عوام کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھنے کے

۲۵ دور عہد ۱۵۲ اور ۱۵۲ اور ۱۵۲۔

(۴) تیسری طرح پر جو مصنف نے دور عہد وسطیٰ کی پیشکش کی ہے اس کا یہ ہے کہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ شیوا جی کو سزا دینے کے لئے اورنگ زیب نے دربار میں طلب کیا گیا تھا جہاں اس کی توہین کی گئی اور اسے گرفتار کیا گیا؟

(۵) عہد وسطیٰ کے سلطنتوں میں مذہبی تنازعوں کے بارے میں پوچھا گیا ہے جو کہ ہمارے یہاں اس سے بنام دیئے گئے ہیں چنانچہ ان پر پیش کئے گئے ہیں یہ لکھے گئے ہیں جو کہ ہندوستان نے جدید سائنسی علوم و فنون

شیدہ ہے یہ دور جدید میں دور ہو جوں و منتقل رہنے گئے سندھ میں ثقافتی فروغ کے بعد ہوں

سے دے نام دیئے ہیں یہ دور ہو گیا۔

ان تاریخ عہد وسطیٰ کی کتابوں کی یہ ہے کہ ان میں عہد وسطیٰ کے حکمرانوں کو غیر ملکی اور دشمن کے طور پر پیش کیا گیا ہے جبکہ ان کو عہد وسطیٰ کی ہندوستان کی قومی تاریخ کے حصے ہیں ان کی خدمات پر قیام عمل اور انصاف کی عمدہ مثالیں ہیں جو کہ ان کے بارے میں لکھی طور پر لکھا گیا ہے صفحہ ۲۵ پر یہ درج ہے کہ اورنگ زیب نے ایک شاہی فرمان کی مدد سے کچھ ہندو مندروں کو زمین اس طرح پر جیسے کہ سابقہ دیئے ہوں کہ یہ تنازعات مستثنیات میں ہے یہ کوئی ہمیشہ کا حصہ نہیں تھا ان تاریخ نویسی کو ایک نشان کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جبکہ وہ ایک بڑے قوم پرور اور عظیم حکمران تھے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ قوم پرستی کا نظریہ ان دونوں وجود میں آیا تھا اور مرکزی حکومت کا بانی نہیں خاندان نوی ہے جو کہ ایک ہندو قوم کے نمائندے تھے۔

مصنف ادارتی بورڈ مرکزی پیداوار دس رکھانڈی، دشنوت گھیر، اندر پاکستان، ذکاء الدین پاشا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوستان میں مسلمانوں کے بارے میں [illegible] حاصل کیا جائے۔ ان میں [illegible] کے [illegible] کو [illegible] کیا گیا ہے۔

مسلمانوں کے [illegible] کے سلسلے میں [illegible] کیا گیا ہے [illegible] خاص [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کیا گیا ہے۔

[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [

پروفیسر کے۔ محمد
جلگاؤں

قومی یکجہتی کے نقطۂ نظر سے

ابتدائی اور ثانوی جماعتوں کی تاریخ کی کتابوں کا تنقیدی جائزہ

تاریخ کو سکول کے نصاب میں شامل کرنے کا مسئلہ [illegible]

کے بڑھنے میں [illegible] سترھویں صدی میں کومینس (Comenius) نے [illegible] علم تاریخ سے لے کر یونیورسٹی کے [illegible] تک پڑھا جاتا ہے۔

مقاصد تاریخ: [illegible] مختلف فرقہ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

[illegible] ضرورت ہے [illegible] ان میں سے بیک گو، کے [illegible] گو بال گنگا [illegible] ۱۹۰۰ء میں منعقدہ [illegible] کانگریس کا تعارف کرتے ہوئے الفاظ میں کہا تھا کہ:

"[illegible] ہندوستان کی [illegible] کانگریس [illegible] ہے [illegible] ان کانگریسوں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہی

انتخاب کیا جاتا ہے، اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ مسلمان حکمران اچھے تھے جو ہندوؤں پر مہربان رہتے تھے۔"

اس رپورٹ میں انھوں نے تاریخ کی درسی کتابوں سے تاریخ کی جن میں جن کا تذکرہ کیا جائے گا۔ لیکن اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ملک کی مختلف ریاستوں میں تاریخ کی جو درسی کتابیں رائج ہیں وہ تعصب اور فرقہ وارانہ رجحانات سے خالی نہیں ہیں۔

عہد وسطیٰ کی تاریخ کا مسخ کرنا: انتظامی اداروں اور اعلیٰ تعلیمی تنظیموں کی تاریخ کی درسی کتابوں میں ہندوستانی تاریخ کے جس عہد کو مورد تنقید و ملامت بنایا گیا ہے وہ عہد وسطیٰ ہے۔ یہ وہ مسخ کیا گیا اور جسے فرقہ وارانہ منافرت بالخصوص مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا موثر ذریعہ بنایا گیا وہ عہد وسطیٰ کی تاریخ ہے۔ بالفاظ دیگر اس ملک میں مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ تاریخ کو خاص مقصد کے تحت مسخ و بدنما بنا کر پیش کیا گیا۔ مسلم بادشاہوں کو ظالم، جابر، غیر منصف اور ناروا رویہ رکھنے والا ثابت کیا گیا۔ یہ سوچنے کی کسی نے زحمت نہ کی کہ ایسے ظالم بادشاہوں کے دور ایک ہزار سال تک کیسے حکومت کر سکے۔ عہد وسطیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"حقائق کے اعتبار سے یہ مسلمہ ہے کہ مغلیہ دور حکومت میں ہندوستان کے مسلم فرمانروا قریب سارے کے سارے ہی اعلیٰ عہدوں پر ہندوؤں کو فائز کرتے رہے۔ مغلیہ دور حکومت کے بارے میں تو یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کا قیام ہندوؤں کے تعاون کے بغیر ممکن نہ تھا۔

اقتباسات اس نے اپنی کتاب میں نقل کئے ہیں [illegible] علمی، تعلیمی، ادبی اور غیر سیاسی تصنیفات کچھ زیادہ ورسیع ہیں۔ بیکن اس نے اپنی اس قصد مذکورہ کو [illegible] اپنی کتاب کو اب فائیڈ سے ہندوستان کے مختلف مسلمان سلاطین نے ہندو نوکر خواص اور خواص تک رکھے ہیں جس سے بھی اس کی تحقیقات کے بعد مدت سطلیں کرے:

ایلیٹ کی مرتبہ کتاب [illegible] میں ترتیب دی گئیں اور چھپی ہوئی ہیں، اس کا مقصد [illegible] ہندوستان کے [illegible] ہندو نوکر رکھے ہیں [illegible] ہندو ملازموں حکومت کے [illegible] ہندو [illegible] ہندو [illegible] ہندو [illegible] فرانسس [illegible] ہندو [illegible]

[illegible] ہندو [illegible] ہندو [illegible] ہندو [

کے ایک مراسلے سے بھی ہوتی ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جراثیم ہندو راجاؤں سے خطاب کر کے لکھا ہے۔ جنھوں نے لودی گجرات کے سردار ہیں یہ
تھے اب آپ کے پاس رکھا ہوا ہے ان راجاؤں کو حوصلہ دیتے ہوئے ہیں اب صدقہ اور جگا صوبات کے بندوں میں شامل ہیں
اس نقیب نے یعنی تاریخ کا ایک مارخیں نے لکھا ہے کہ

"دوسرے جزیرہ کی خوبیوں میں تھے۔ ان کو بک بیل گاڑی پر لادا گیا۔ اس بے قیمتی سامان کو ڈالے گئے جو کہ یہ جہاں کی قیادت میں ایک جلوس کی شکل میں سمندر سے اس کو اکر دیا گیا۔ رستے بھر جہاں
لے جانے والوں ہندوؤں کا جاگر تے تھے۔ ان کے آگے سجدہ کرتے تھے اور دیوتا سمجھ کر ان پر پھول چڑھاتے
تھے بلکہ بعد میں یہ واقعہ تاج سے نکالے گئے ہیں ملتے۔ دہلی میں لودام میں ڈالدیئے گئے"۔

بعد میں ہم تعلیمات حسین فرقوں نے یہ بات کر دکھا۔ یہ ہمارے دیوار کی لڑائی لڑنے ہوئے ہیں
جب کہ سومنات کے دروازے صدیوں کی لڑائی کے بعد تھے۔ مگر یہ مرجانے والے جلوس ان کے سارے ملک میں
مسلمانوں کے خلاف نفرت کو ہوا دیتے رہے۔ آج بھی ان سے ملتے جلتے جلوس اس صاحبت کو ہوا دیتے ہیں۔
ان جلوس نے جو تباہ کن نتائج مرتب کیے وہ ہر برآمد ہوتے ہیں یہ وہ باب ہے جس پر عیاں ہیں۔ سایہ کی یہ
ذہنی جلوس کی مخالفت کے مسئلہ پر جو ان حکومت میں سجدہ کی سے غور ہو رہا ہے۔

تاریخ نگاری کا موجودہ رجحان:۔ ان بزرگوں کی کس قدر مخالفت انگیز ایسی سے ہندوستانی
مورخوں کو جو کہ اس کا سد باب کرنا چاہیئے تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو کم از ۱۹۴۷ء سے کئی سال پہلے ملک سے
انگریز بوریا بستر لے کر چلے گئے ہوتے اور تقسیم کا غم بھی نہ سہنا پڑتا۔ لیکن ہمارے مورخوں نے "ہندو استعمار ازم"
کے کہنے ہوئے کو صرف نوآبادیت ہی نہیں بلکہ ہندو تہذیب میں وہ اکثر برسوں سے ہی کے بڑھاوے کی کوشش کرتے
رہے۔ انھوں نے وہ رویہ اختیار کیا۔ تنقید و تنقید نظر اور تعصبات کے جھیلنے کا ذریعہ بنایا۔ ان ہندو مسلمان
مورخین میں سرفہرست نام سر کارا رہے۔ این۔ اوک کے نام سر فہرست ہیں۔

جدوناتھ سرکار نے اورنگ زیب پر پانچ جلدیں شیواجی پر تین جلدیں اور سلطنت مغلیہ کے زوال پر
چار جلدیں لکھ کر مغل سلاطین اور خاص طور پر اورنگ زیب اور اس کے پس پردہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف
نفرت پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کام کے لئے مرہٹوں حکومت نے انھیں بہت سے اعزازات سے بھی
نوازا۔ اس وقت بظاہر یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک لائق مورخ کی مورخانہ تحقیقی کاوشوں کا نتیجہ خراج عقیدت ہے۔

ملاحظہ ہو خزانہ تعلیم ص ۱۰ مئہ الیف ۱۹۰۷ء ۲ ایف

گرد اصل بہ نگر، حکم نو کی دل خواہش کی نہیں وہ معاہدہ تھا

[illegible]

[illegible] کی اس سے بھی [illegible] موجود ہے [illegible] ہوں نے [illegible]

"بدقسمتی سے ہمارے سکولوں اور کالجوں میں تاریخ کی نصابی کتابوں میں ہندو ازم کی جو تاریخ پڑھائی جاتی ہے اس میں ہندو قوم پرستی کی مکمل چھاپ ہوتی ہے۔ جو بچے پڑھتے ہیں اس سے ان کے ذہن میں ہندو ازم کی جو تصویر بنتی ہے وہ ایک ایسے مذہب کی ہوتی ہے جو ہزاروں سال سے ایک ہی طرح چلا آ رہا ہے اور جس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس کتاب میں ایسے مذہبی رہنماؤں کا ذکر نہیں ہوتا جنہوں نے ہندو ازم کی اصلاح کی ہو۔ ان کتابوں میں ایسے مذہبی رہنماؤں کا ذکر ہوتا ہے جو مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تبلیغ کرتے تھے۔ وہ ہندوؤں کو ایک دوسرے کے خلاف مشتعل کرتے تھے۔ ان کتابوں میں ہندو مذہب کی جو تاریخ پڑھائی جاتی ہے اس میں مسلمان حملہ آوروں کے علاوہ کسی اور کا ذکر نہیں ہوتا

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ اس حملے میں فوج سے متعلق مسلمان تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ وہ حملے تو بہت ہیں لیکن لفظ برزخ واقعی حقیقی ہے۔ واقعی اس لفظ نے منصف دنیا کو چونکا دیا ہے۔ لکھا ہے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس قسم کی خیالی افترا پردازیوں سے ہمارے دینی مذاق میں بڑی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

اخبار پیسہ اخبار کی رائے کا ذکر کیا ہے۔ [illegible] کے سب سے بڑے صوبے [illegible] کی دو سو کتابوں سے جو مسلمانوں سے متعلق ہیں ان کو ضبط کر لیا ہے تو یقینی حقیقی ہے جو سوشل سیکرٹری ہیں سی سکسینہ نے حکومت کو جس کی تھی جس میں تمام دیسی اخباروں کا حال دیا گیا تھا جو ایک سکولوں میں چھپنے سالانہ اور عثمانیہ کے لئے جو جلد ۱۲ حصہ اول ۱۲ دوم ۱۲ سوم ۱۲ چہارم ۱۲ پنجم ۱۲ ششم ۱۲ حصہ اول ۱۲ دوم ۱۲ سوم پر کتابیں حکومت نے ضبط کر لی ہیں۔

کتاب تو بھارت میں رام کاوش اور کامینی موہن اور بھدی گھاٹ کی لڑائی کا ذکر ہے اس کا ذکر کیا ہے زور قوال الاخلاق ہے ملک میں سے بڑے بڑے غلط فہمی ہو گئی ہے۔ غضب ظاہر ہوتا ہے۔ اس رپورٹ میں شری سکسینہ نے ایک اہم سوال کی طرف حکومت کو توجہ دلائی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"... یہ ہماری حکومت ایسی تاریخیں پڑھا رہی ہے جو ۱۲ کے دس نومسلم سے کی علم غلطی ہیں رکھتی ہے اگر ہندو یہ پڑھ کر خوش ہو کہ ہمارے ملک میں مسلمانوں کی حکومت برہمنیت اور ظلم سے بھری رہی۔ تو یہ اس کے دماغ میں مقام پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کو یہ احساس ہو کہ ہماری ہی ان کی زندگی سزا کی وزارت سے بھر جاتی ہیں اس حد تک وہ احساس کو پیدا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ اگر کسی ہوگی۔ بھی ہر ہیں ملک خود ہم ہوگی ہمارے اپنے ملک میں فرقہ واریت کو پھیلنے کا موقع دیا۔ اس وقت ہم نہ ہو چکے ہیں اور ہمارے ملک سیکولرس کہ ہندو مسلمانوں کے خلاف جو ہندو لشکر لڑے ان کو اچھا لیا جا رہا ہے قومی مفاد کے سراسر خلاف ہے۔"

تاریخ کی نصابی کتاب کے حصہ دوم میں شیوجی کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"بھارت کے تمام ہندو شری شیوجی مہاراج اور ان کے ساتھیوں کے نام سے واقف ہیں شیوجی کا نام اگر یہ ہے جس نے کہ اورنگ زیب کے وقت میں ہندو راج کی بنیاد رکھی۔ شیوجی مہاراج نے ہندو سوراج کے بیڑے کو جاری رکھا۔ شیوجی مہاراج کا مقصد حیات اورنگ زیب کو ہندوستان سے ہندو

---

۱ ماہنامہ مسلم ڈائجسٹ ۱۹۷۲ء بحوالہ [illegible] مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری جلد سوم ص ۲۷۸۔

[illegible]

[illegible]

The Bureau has always taken a positive attitude [illegible]

The Bureau was pleased [illegible]

in the programme [illegible]

[illegible] are being evaluated [illegible]

by the Bureau [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

اس قدر اور اتنا نوں بولو کہ ہر طالب علم کے دل میں اس طرح ترتیب پا جائے کہ ان کتابوں کو پڑھ کر طلبہ کے دلوں میں کدورت دور ہو ایک دوسرے سے محبت و ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں، ہندوستان کے مستقبل کی تعمیر کا احساس پیدا ہو اور ان میں رواداری، انصاف، صداقت و اخوت کے جذبات پیدا ہوں۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے طلبہ میں مختلف تہذیبوں کو سمجھنے و ان کی قدر کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ وہ صلاحیت کہ جس طرح تہذیب نے ہر ایک کو وہ بھی بدرجہ کی ہے ان کو بھی وسیع تر قومی تہذیب کا ایک جزو لاینفک معلوم ہو۔

آخر میں میں صدر جلسہ پروفیسر محمد مجیب کی تقریر کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تقریر انھوں نے ایمفی تھیٹر میں ظہرانہ کے بعد کی تھی۔ انھوں نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

"میرا یہ خیال نہیں ہے جیسے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت ہے لیکن حقیقت کو سمجھنا چاہئے۔ ہندو اور مسلم تہذیبوں کی بنیاد میں کوئی بھی دو تہذیبیں ایسی نہیں ہیں جو اتنی قریب ہیں جتنی یہ دونوں ہیں۔ ان کا ارتقا ایک ہی ماحول میں ایک ہی زمانہ میں ہوا ہے۔ اس تہذیب کے معمار ایسے لوگ تھے جو اپنے زمانہ کی صنعت کا رہے تھے۔ اس لیے آج بھی ان افراد اور قوموں میں جنھیں ہم ہندو کہتے ہیں، تہذیب کی ایک ملی جلی سی برت کے نیچے نہ جانے کتنی پرتیں پرانی صنعت کی دبی ہوئی ہیں جو موقع ملتے ہی ابھر آتی ہیں۔ دو قوموں کی تہذیبیں جب تک فی صنعتوں کو بنائے ہوئے ہیں، ایسی ہیں جن میں ملاپ کے معنی ہیں اور تہذیبی قدروں کا بیان دیں مرتی ہیں لیکن جب ان کی صنعتیں ان کی تہذیبوں پر غالب آ جاتی ہیں تو ایک تہذیب دوسری تہذیب سے ٹکراتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کو توڑنے پھوڑنے لگتی ہیں۔ آپ سے میری یہ التجا ہے کہ صنعتوں کی روداد دوسروں کے لئے چھوڑ دیجیے۔ آپ تہذیبوں کی کہانی لکھیے اور نئے ہندستان کو ماضی کی روشنی میں حال کا یہ اہم تاریخی مسئلہ حل کرنے میں مدد دیجیے کہ کس طرح مختلف تہذیبوں کے الگ الگ رنگ و آہنگ کو جذب کی حد تک قائم رکھتے ہوئے ان میں وہ ہم آہنگی پیدا کریں جو ایک متحد اور مضبوط قوم بنانے کے لئے درکار ہے۔"

●●

یہ تقریر خود پیش صدر جلسہ مورخہ ۲۰۰۰ء میں ۲۰۰۰ء مطبوعہ مضمون ۲۰۰۰ء میں پڑھی گئی۔

ڈاکٹر [illegible]

تاریخ کے پنّوں سے

[illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ک

سے دو ہزار سال کی نسل کو بھی قتل کر دیا جاتا ہے۔

سندھ میں [illegible] رہنے والے [illegible] ہندو مسلمانوں کی محبت اور بھی صداقت کی کسوٹی پر پرکھی جاتی ہے۔ [illegible] Dhales [illegible] میں ایسے ہی دو [illegible] رہتے ہیں میرے دوست [illegible] سندھ کی تاریخ [illegible] وقت، محبت [illegible] کا [illegible] کی [illegible] وقت [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

کتاب کے مطابق تحریر ہے:

cc/mat/79/25107 dated 19-7-1979

ص ۲۳۰- محمود غزنوی۔

مورتیاں توڑنا مندروں کو مسجدوں میں بدل دینا وغیرہ شامل تھی۔

۱۳ ہمارا دیش ...

مؤرخ ستیش چندر نے بھی اورنگزیب کے بارے میں یہی رائے ظاہر کی ہے۔

گیا ہے: صفحہ ۶۲ پیراگراف ۲

دیش میں عید کا تہوار بڑی دھوم دھام اور جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار حضرت محمد صاحب کے جنم دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن پورے مسلمان سماج میں مسلمان بڑا جشن مناتے ہیں۔

۱۴ کیا یہ ٹھیک ہے؟

بھارتیہ مسلمانوں کا راجنیتک اتہاس

— رام گوپال مانکیو پرکاشن دہلی ۱۹۷۰

مسلم شاسن کال میں کچھ ہندوؤں کے بہت سے ہندو کچھ پد اور دھن کا لالچ دے کر یا ڈرا دھمکا کر مسلمان بنا لیے گئے۔ اکثر ان ہندوؤں کو جو اپنا دھرم چھوڑنا نہیں چاہتے تھے مسلمان دھرم پرچارکوں نے سمجھا بجھا کر مسلمان بنا لیا۔ صفحہ ۴۰

"سارا مسلم حکومت میں مسلمانوں کا دبدبہ رہا۔" صفحہ ۲۰۰

"اس پچاس برس میں اتہاس کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔"

مسلمان ہندوؤں سے اور ہندو مسلمانوں سے ڈرتے رہے۔

مؤرخ کا یہ بیان تاریخی حقائق سے صاف ظاہر ہے۔ اورنگزیب کی دو دھ پینے بچے کی شہادت نہیں بلکہ کوشش ہے کہ سندھ اور مسلم حملہ آوروں کو ہندوستان کی تاریخ میں کبھی ایک ظالم کے روپ میں نہ آنے دیا جائے۔ ایک فرقہ کے ہاتھوں دوسرے کا استحصال ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ تاریخ کے نام پر اتنا جھوٹ اس لیے پڑھایا جاتا ہے کہ ایک پڑوسی اپنے دوسرے پڑوسی کے لیے کوئی محبت محسوس نہ کرے۔ اور یہ کہ اس پر ظلم کیا گیا یا اس نے ظلم کیا۔

تاریخ کی کتابوں کا یہ میٹھا زہر پچھلے پینتالیس سالوں سے کارفرما ہے۔ اس لیے سوال یہ بھی پوچھا جاتا ہے:

۱۔ کیا اس رہبر کی روک تھام کے لیے فوری اور مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے؟

۲۔ کیا ملک غریب رذیلوں (رہبر آلودہ) کو کسی صورت صحت مند افکار بھی دے سکتے ہیں؟ ملک کی سلامتی، اس کے فروغ کے لیے؟

۳۔ اساتذہ، طلباء، دانشور، مورخین، مصنفین اس سلسلے میں کیا اپنی خدمات انجام دے سکتے ہیں؟ (کاش دے سکیں!)

۴۔ کیا ملک کی نقاد کے لیے سندھستان کے سارے توہمی تاریخ کی ساری غلطیوں کو بھلا کر صرف ایک نقطے کے حامی بن کر ایک پلیٹ فارم پر آ کر سکتے ہیں "گرو بن سکے تو"۔

ہم انسان ہیں۔ ہم سب انسان ہیں

ہم ہندوستانی ہیں۔ ہم سب ہندوستانی ہیں۔

••

ڈاکٹر عرفان فاروقی
الہ آباد

تاریخ کی غلط بیانیاں

کچھ مشہور درسی کتابوں کا مطالعہ

سیموئیل جانسن نے کہا تھا کہ خدا کی وحی نہیں بدلی جا سکتی، مورخ بدل سکتے ہیں۔ بہرحال کچھ غلط بیانیاں ایسی ہیں جو اس فن کے لئے ہمیشہ سے خطرہ ہیں۔ وہ پہلے سے داخل ہو جاتی ہیں باوجود اس کے کہ مورخ کی یہ کوشش ہوتی ہے وہ اپنے حالات کے محدود ادراک سے اور اٹھے اور واقعات کے سلسلے میں ایک گہری بصیرت پیدا کرے۔ مثال کے طور پر مورخ خواہ کتنا ہی تحمل ہو اس پر تعصبیت کا حملہ ہو ہی جائے گا بس کا جڑیں جہاں تہاں پیوست ہیں جو اس کے ادراک کو زنگ آلود کر دیں گی۔ اس کے حقائق معدود کے علاوہ اس کی تہذیبی خصوصیتیں اس کا عقیدہ کہ مستقبل سے ہوتے دوسرے مستقبل میں اس کے فیصلوں میں حق کر حقائق اور حقائق کے انتخاب پر بھی اثر انداز ہوگا۔

ہندستان میں نسلی عداوت نے ہندستان مورخ کی ذمہ داریوں کو بے حد اہم لیکن مشکل بنا دیا ہے کیا ہندستانی مورخ اس بات کی جرأت دے گا کہ اس کے فن کو نسلی فرقہ وارانہ، طبقاتی اور ذات پات کی حکومتوں میں ہتھیار کی طرح استعمال کیا جائے کیا وہ جرأت کا خاموش تماشائی بنا رہے گا یا وہ سماجی انصاف کی آواز سنے گا۔

ہم جانتے ہیں کہ مسٹر فیس نے یہ بیان دیا کہ ہندو جد سنہری عہد تھا کہ جس کے جد مسلمان کا تاریک عہد شروع ہوا کچھ تو مسٹر فیس کا یہ وعدہ کہ انہوں نے رجھوتوں، رسموں اور سکھوں کی جانبازی کو بڑھ چڑھ کر پیش کیا جس کے سبب ہماری سیاست میں نسلی، علاقائی اور طبقاتی تب دہیجہ دیا۔ مزید برآں علیگڑھ کے مورخ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے مسٹر فیس کا ذہن بدل دیا۔ تاہم لگتے ہیں کہ مسلمان ہی یہ جانتے ہیں کہ مندر شکنی کبھی مسلمانوں کی تفریح نہیں رہی تھی اور جزیہ تنا محصول فیس تھا اور داؤد کو مذہب کی پیروی میں تبدیل ہیں کیا گیا تھا۔

تاریخ کی اپنی خاص سماجی، اقتصادی یا سیاسی ذمہ داری نہیں ہے کہ مورخ کا منصب یہ ہے کہ وہ ماضی کو سمجھے اور جہاں تک سے قدرت حاصل ہو سچائی کو روشنی میں لائے۔ لیکن ہم صرف ایک دوسرے کے لئے نہ لکھیں ہمیں عوام تک پہنچنا چاہئے ہمیں ان لوگوں کو تعلیم دینا چاہئے جو حساس ہیں اور بہت جلد تاثر قبول کر لیتے ہیں۔

ہائی اسکول بیاس | یوپی سرکار کی خصوصی دلچسپی سے تاریخ جو لازمی درجہ میں پڑھائی جاتی ہے وہ جلد ۲

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ سندھ کی مخلوط سیاست کو آغاز سے ہی مذہب سے الگ کر دیا گیا تھا جب مسلم سیاست کو فروغ ہوا تو اس نے بہت سے غیر مسلموں کو بھی بہت سے عہدے دیئے۔ مثال کے طور پر سلطنت کی بنیاد رکھنے والے وقت پر تھے۔ خود دستور چلانے سے قبل مستبد کا مشورہ ضروری تھا۔ کاری خزانہ بادشاہ کی ذاتی ملکیت تھی۔ ہر خاص و عام خرچہ بادشاہ کا دستور تھا۔ اس سلطنت کے بنیاد اسلامی قوانین سے بالکل الگ تھے۔ چنانچہ ایک نومسلم صوبیدار سے یہ نہیں کہا جاتا تھا کہ وہ ترکی حکومت سے علیحدگی کر لے اور صحیح قریبہ کرے لے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو اس سلطان کو اس بات کے لئے کوئی کہ وہ سیاسی مسلح تحریک تبدیل کرے۔

انگلے سے تعلق رکھنے والے بات کرتے ہیں کہ اسلامی دور میں ہندو رعایا پر دشمن تھی حکومت کا تعارف سب سے پہلے [illegible] نے کیا [illegible] ان کو یہ قانونی حیثیت پر برقرار رکھتے ہیں اور پھر جو حقائق وہ سامنے کر کے پیش کرتے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ اب تک ہم نے جو تاریخی تجزیہ کیا ہے اس سے ہندوستان میں مسلم سیاست یا مذہبی سیاست کی وجہ سے کوئی خاص مقصد یہ تھا کہ [illegible] سندھ میں تبدیلی کریں۔

دوسری صدی میں خلافت راشدہ کے دور میں جو فتوحات ہوئی ہیں ان میں [illegible] کی [illegible] اللہ ہے کہ وقت سے فوج فتوحات ہوئے اور نئے عرب کے عہدیدار مقرر کئے گئے۔ اب تک مذہبی پالیسیوں کے بارے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی اور یہ پالیسی اور ترجیحات کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ اس طرح مذہبی پالیسیوں پر بحث کی گئی ہے [illegible] اس سے ریاست کی [illegible] کی [illegible] خاص مذہبی پالیسی تھی۔ یقینی طور پر جو [illegible] ہوئی ہے اس کی [illegible] نہیں کرتی ہے۔ [illegible] فرق اور نہ تعمیر و تشخص کو تیز کرتی ہے۔ [illegible] نے اپنے مضمون میں ہندوؤں کو کافر لکھا ہے اور ان کے [illegible]

[illegible] ہندوؤں کی [illegible] نہیں تھی۔

[illegible] کی [illegible] مسلمان تھے [illegible] کرنے کے بعد ہندوؤں کو پریشان کرنا یہ [illegible] حقیقت تو [illegible] ہیں [illegible] ہندوؤں کی [illegible] کی گئی ہیں کہ وہ [illegible] تھا۔ [illegible] کے بعد [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کیا [illegible] کے خصوصی [illegible] تک [illegible] ہندوؤں کے [illegible]

"سدھو کی شکست و ریخت اور تقسیم سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔ اب تو صرف ..."

... ہوں گی جب یہ ... آپ سے یہ ... تو ... صدیوں کی تجدید کے لوگ ... ہی وقتی ہی ... زندگی کا حیات ہوتی ہے۔ ... جن کو ... اپنے ... قومی ... کا اسلم حاصل کرتے ہیں۔

... جب ... اس پر ... یہ ... گئیں ... عدالت ... ہیں ... اس ... ہے ... شخصیات ... نہیں ... جس ... ہے ... جو ... ہے ... اب ... شکل ... ہے ... دوسرے ... کے ... ہیں ... عبارتیں ... ہیں ... ہے ... ہے ... ہے

ے جو آئندہ صفحات پر ظاہر ہوں گے ان کے متعلق مزید وضاحت کے لئے ان کی ترتیبی تعداد سے جڑی پڑھئے (ایسے یہ کون پر نظر ڈالی جا سکتی ہے

PP. 8 16 191 192 , 196 265 , 266 , 267 , 268 , 269 ,

271 272 273 , 279 , 280 , 281 , 288 299 , 307 309 , 318 , 346 ,

385 , 391 , 395 , 413 , 419 , 423 ,

دوسری جلد تک کی تعداد یہاں ایسے ہر نمبر کے آگے بڑھا جائے۔ پیش کردہ ورک نیب وضاحتی نوٹ یا نوٹ کی علامتیں ہوں، خواہ کسی قسم کی ہوں جن کو ہم نے نمبر شمار میں شمار کیا ہے۔

(۱) نمبر شمار میں وہ نوٹ اور حوالہ جات جو تحقیقی نوعیت کے ہیں یا حوالہ جات کی پیشکش سے پیدا ہوتے ہیں۔

اب تاریخ و سیاق کے لئے یہ پیشکش یہ حوالہ جات بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں، اور ان پر زیادہ روشنی ڈالی جائے۔ یہ حوالہ جات کا وہ سب سے بڑی عمر پر پایا جاتا ہے۔

(۲) نمبر شمار میں نوٹ یا حوالہ جات جو کہ متن کے مطالعہ اور ان کی پیشکش اور دوسرے واقعات کو دیکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) نوٹ یا حوالہ جات جو کہ متن کی پیشکش سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۲) نوٹ یا حوالہ جات جو کہ متن کو سمجھنے کے لئے بے حد ضروری ہوں ان کی پیشکش سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) نوٹ یا حوالہ جات جو کہ اضافہ اور غیر ضروری نوٹ حوالہ جات کے مطالعہ اور تعبیر سے پیدا ہوتی ہیں۔

بعد کی اشاعتیں تیار ہوتی ہیں تو یہ نمبر سے نوٹ حذف کر دیتے ہیں۔ باقی نوٹ تک ہم اس وقت تبدیلی کے جب کہ متن اور صفحات سے پڑھنے کے سوا سے کی ان کے سلسلے میں تعبیر دیں گے۔

●●

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Acc. No. 115736

نئی تعلیمی پالیسی اور اخلاقی تعلیم

ایک ٹیچر کی ڈائری

۔۔۔تعارف۔۔۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوئے [illegible] کو بھرے [illegible] کر دیتے تھے۔ [illegible] وقت [illegible] کب [illegible] کہ [illegible] جیبوں کو بھرے [illegible] لوگوں کے [illegible] ہوئے [illegible] سارے [illegible] ہو کے [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کب [illegible] کو [illegible] کے [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کھیلنے جا گئے ہوں گے۔ میں جس جگہ بیٹھا ہوا ہوں۔ یہاں سے کچھ لوگ گیت گا رہے ہیں اور وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہوتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں کبھی کسی ملک پر حملہ نہیں کیا گیا۔ اس ملک پر دوسرے ملک والوں نے حملہ کیا ہے لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو کبھی حملہ نہیں کرتے۔

تاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۸۶ء

اس روز مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے کہا تھا کہ ہم نے جو ہندوستان پر حملے کئے ہیں ان کی وجہ یہ تھی کہ ہندوستان کی عورتیں بہت خوبصورت ہیں۔ خوبصورت عورتیں ہر ملک میں ہوتی ہیں۔ اور ہر ملک میں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لیکن ہندوستان کی عورتیں ایسی ہیں جو کبھی بوڑھی نہیں ہوتیں۔ ان کی جوانی کبھی ڈھلتی نہیں۔ ان کے چہرے پر کبھی جھریاں نہیں پڑتیں۔ ان کے بال کبھی سفید نہیں ہوتے۔ ان کے جسم کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کی آواز کبھی بھدی نہیں ہوتی۔ ان کی چال کبھی بے ڈھب نہیں ہوتی۔ ان کی آنکھیں کبھی بے نور نہیں ہوتیں۔ ان کے ہونٹ کبھی بے رنگ نہیں ہوتے۔ ان کے ہاتھ کبھی بے کار نہیں ہوتے۔ ان کے پاؤں کبھی بے تال نہیں ہوتے۔ ان کے بدن کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے کپڑے کبھی بے ڈھب نہیں ہوتے۔ ان کے زیور کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے گیت کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے ساز کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے ناچ کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے گانے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے ہنسنے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے رونے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے غصے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے پیار کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے دکھ کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے سکھ کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے جینے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے مرنے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔

اس روز مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے کہا تھا کہ ہم نے جو ہندوستان پر حملے کئے ہیں ان کی وجہ یہ تھی کہ ہندوستان کی عورتیں بہت خوبصورت ہیں۔ خوبصورت عورتیں ہر ملک میں ہوتی ہیں۔ اور ہر ملک میں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لیکن ہندوستان کی عورتیں ایسی ہیں جو کبھی بوڑھی نہیں ہوتیں۔ ان کی جوانی کبھی ڈھلتی نہیں۔ ان کے چہرے پر کبھی جھریاں نہیں پڑتیں۔ ان کے بال کبھی سفید نہیں ہوتے۔ ان کے جسم کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کی آواز کبھی بھدی نہیں ہوتی۔ ان کی چال کبھی بے ڈھب نہیں ہوتی۔ ان کی آنکھیں کبھی بے نور نہیں ہوتیں۔ ان کے ہونٹ کبھی بے رنگ نہیں ہوتے۔ ان کے ہاتھ کبھی بے کار نہیں ہوتے۔ ان کے پاؤں کبھی بے تال نہیں ہوتے۔ ان کے بدن کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے کپڑے کبھی بے ڈھب نہیں ہوتے۔ ان کے زیور کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے گیت کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے ساز کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے ناچ کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے گانے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے ہنسنے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے رونے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے غصے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے پیار کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے دکھ کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے سکھ کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے جینے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔ ان کے مرنے کبھی بے ڈھنگے نہیں ہوتے۔

اس گیت کی دھن بہت سادہ ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ساز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص لباس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص موسم کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص عمر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص جنس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ملک کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص زبان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص تہذیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ثقافت کی ضرورت نہیں ہے۔

اس گیت کی دھن بہت سادہ ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ساز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص لباس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص موسم کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص عمر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص جنس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ملک کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص زبان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص تہذیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ثقافت کی ضرورت نہیں ہے۔

اس گیت کی دھن بہت سادہ ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ساز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص لباس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص موسم کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص عمر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص جنس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ملک کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص زبان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص تہذیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس گیت کو گانے کے لئے کسی خاص ثقافت کی ضرورت نہیں ہے۔

حق الیقین پیش کرنا

ان شخصیتوں کی مثالیں پیش کرنا جیسے گرو گوبند سنگھ کا کڑی میں عوامی تردید نہ ہونے دس طبقے گرو کی تعلیم شروع کی تھی۔

۔ڑ سنگھ صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے تپاک سے ملے۔ کہنے لگے کہ آپ کا مضمون میں نے پڑھا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نے پڑھا ہے تو کچھ کہیں۔ کہنے لگے کہ میں نے پڑھا ہے اور میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے کہا کہ آپ نے پڑھا ہے تو کچھ کہیں۔ کہنے لگے کہ میں نے پڑھا ہے اور میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے کہا کہ آپ نے پڑھا ہے تو کچھ کہیں۔ کہنے لگے کہ میں نے پڑھا ہے اور میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

۔ڑ سنگھ صاحب نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے سکتا ہے جس سے ہندوؤں کو سکھوں سے بیت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ڑ سنگھ صاحب جو آپ نے کہا ہے ہی ہے (سکھوں کی بھی ہے)، میں یوں اٹھا تھا کہ میں یوں نہ لکھ دے جائے کہ میں نے کہا ہے کہ سکھ کوئی ایسی بات کہتے ہیں جو ہندو نہیں کہتے اور جب کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے تو میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے تو میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے۔

۔ڑ سنگھ صاحب نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے سکتا ہے جس سے ہندوؤں کو سکھوں سے بیت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ڑ سنگھ صاحب جو آپ نے کہا ہے ہی ہے (سکھوں کی بھی ہے)، میں یوں اٹھا تھا کہ میں یوں نہ لکھ دے جائے کہ میں نے کہا ہے کہ سکھ کوئی ایسی بات کہتے ہیں جو ہندو نہیں کہتے اور جب کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے تو میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے۔

۔ڑ سنگھ صاحب نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے سکتا ہے جس سے ہندوؤں کو سکھوں سے بیت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ڑ سنگھ صاحب جو آپ نے کہا ہے ہی ہے (سکھوں کی بھی ہے)، میں یوں اٹھا تھا کہ میں یوں نہ لکھ دے جائے کہ میں نے کہا ہے کہ سکھ کوئی ایسی بات کہتے ہیں جو ہندو نہیں کہتے اور جب کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے تو میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے۔

۔ڑ سنگھ صاحب نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے سکتا ہے جس سے ہندوؤں کو سکھوں سے بیت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ڑ سنگھ صاحب جو آپ نے کہا ہے ہی ہے (سکھوں کی بھی ہے)، میں یوں اٹھا تھا کہ میں یوں نہ لکھ دے جائے کہ میں نے کہا ہے کہ سکھ کوئی ایسی بات کہتے ہیں جو ہندو نہیں کہتے اور جب کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے تو میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے۔

۔ڑ سنگھ صاحب نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے سکتا ہے جس سے ہندوؤں کو سکھوں سے بیت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ڑ سنگھ صاحب جو آپ نے کہا ہے ہی ہے (سکھوں کی بھی ہے)، میں یوں اٹھا تھا کہ میں یوں نہ لکھ دے جائے کہ میں نے کہا ہے کہ سکھ کوئی ایسی بات کہتے ہیں جو ہندو نہیں کہتے اور جب کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے تو میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے۔

۔ڑ سنگھ صاحب نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے سکتا ہے جس سے ہندوؤں کو سکھوں سے بیت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ڑ سنگھ صاحب جو آپ نے کہا ہے ہی ہے (سکھوں کی بھی ہے)، میں یوں اٹھا تھا کہ میں یوں نہ لکھ دے جائے کہ میں نے کہا ہے کہ سکھ کوئی ایسی بات کہتے ہیں جو ہندو نہیں کہتے اور جب کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے تو میں نے کہا کہ آپ نے کہا کہ سکھ ایسی باتیں نہیں کہتے جو ہندو نہیں کہتے۔

گئے رہتے ہیں۔ بالکل ویسا ہی عقل مند تھے۔ انھوں نے اٹھارہ کتابیں لکھیں اور لوگوں کو سکھ دان یا عقل مند
[illegible] ماسٹر بنا دے ہوئے کہ کہ جیسے کہا ہوگا ویسی ہو عقل ہوگی۔ بیٹ
یکھوں کنڈ ایک کڑ ھا ہے۔ اس میں جھوجھیر میں ڈالا جاتا ہے۔ جیسے ہوں کنڈ میں ابھی چیزیں
بھی ڈالی جاتی ہیں۔ اگر گوشت خور ہے تو اس کو موت سو فیصد ہوگی اور وہ ۴۰۰۰ روپے پیچھے ہو جائے گا
جس میں سے ۱۰۰ روپے لے گا۔ اس سلسلے میں، میں نے گائے ور بکر ہائے قسم کے ورلڈ
بنانے کے لئے دان دیے۔ کبھی میں بکرے کا مٹنے لوگوں کو دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ
یہ لوگ کتنے بے وقوف ہیں۔ کیونکہ گائے کی ہو یا کسی کے بعد خدا نے انسان کو منہ دیا ہے
جو لوگ گوشت کھاتے ہیں وہ جب بیمار ہو کر مرتے ہیں تو ان سے جسم گندہ ہو
جاتا ہے۔

ویوہار (برتاؤ)

(۱) مسکان بھرے چہرے کے ساتھ ہر ایک سے ملیں اور شرافت کا برتاؤ کریں۔

(۲) اپنی بیوی کو اپنے جیسے کے حصول کو قابو میں رکھیں، یہ سو فیصد ممکن ہے ہمارے
سانویک پاسار ہو۔ اس سلسلے میں ان سے ڈرمیں سنگھ صاحب نے کہا کہ میں جب سارس
جاتا ہوں تو اس سے پہلے ہر ایک ہوٹل میں ہر ایک بیوی کے جو ہر کی مورتیاں بنی ہوئی
ہیں۔ ہر ایک بیوی نے اپنی عورت و آدمی ہونے کے لئے تقریباً پانچ ہزار عورتوں کے ساتھ
جو عورت ڈکیٹ تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر میں سوچتا ہوں کہ کتنا بے رحم ہوگا علاء الدین
کہ اس نے بے گناہوں کا خون بہایا اور ہر ایک کو دیا ذرا بھی رحم تک نہ آیا۔ کسی کو تکلیف نہ دینا چاہئے۔

••

جناب ظفر احمد صدیقی

یوپی کی سرکاری نصابی کتابوں کا مختصر جائزہ

سرکاری نصاب تعلیم کے بارے میں بنیادی اصولی اضافات :

(۱) عقیدۂ توحید ذات، صفاتی عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت وغیرہ اسلام کے تین بنیادی عقائد ہیں۔ نصاب کی کسی کتاب میں کسی ایسے سبق کا شامل کرنا جو براہ راست یا بالواسطہ اسلام کے ان بنیادی عقائد کے خلاف ہو یقیناً مسلمان بچوں کے لیے مذہب کے متعلق شدید کنفیوژن کا باعث ہوگا۔ ان مذہبی و تاریخی روایتوں کو جو ہمارے مذہبی عقائد کی بنیاد ہیں، ہمارے نصاب میں ایسے سبق شامل کیے گئے ہیں جو ہمارے مذہب کے متعلق گمراہ کن عقائد پیدا کرنے والے ہیں اور جن کو پڑھ کر مسلمان بچہ ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا۔ مثلاً شیڈول ف ۱۔ میں ان کتابوں کے بعد تقسیم سبق میں جو مختلف روایات کے نصاب کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔

(۲) ان کتابوں کے اسباق کی وضاحت کے لئے جو تصاویر شامل کی گئی ہیں ان سے معاملہ بدسے بدتر ہو جاتا ہے۔ وہ مذہب اسلام کے بنیادی عقائد کے سراسر خلاف ہیں۔ شیڈول ف ۱۔ میں مختلف کتابوں سے پندرہ تصاویر پیش کیے گئے ہیں جن سے ہمارے بچوں کے اسلامی عقائد کس طرح متاثر ہوں گے۔

(۳) نصاب کی کتابوں میں بعض ایسے قصے اور کہانیاں ہیں جو سراسر دیومالا سے اخذ کی گئی ہیں یہ کہانیاں اور قصے بچوں کے ذہن کو غلط تعلیم دیتی ہیں اور اسلامی عقائد کے خلاف ہیں۔ ان کو اس طرح پیش کرنے کے لیے جو الفاظ اور جملے استعمال کیے گئے ہیں اس سے ان روایات کے صحیح ہونے کا دھوکا پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ملاحظہ ہو شیڈول ف ۱۔

(۴) ہندی اور اردو کی نصابی کتابوں میں ایسی نظمیں اور دوہے شامل کیے گئے ہیں جن میں ان دیوتاؤں کا ذکر کرکے ان کی مدح سرائی کی گئی ہے جن تصنیفوں کی تعلیم تحریر ہے جس سے بچوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ یہ دیوتا بھی خدا ہیں۔ ان کو پوجنا بھی ضروری ہے۔ یہ تعلیم اسلام کے بنیادی عقیدۂ توحید کے خلاف ہے۔ ان نظموں اور دوہوں کے ساتھ جو تصاویر شامل کی گئی ہیں وہ بھی اسلامی عقائد کے خلاف ہیں۔ شیڈول ف ۱۔ میں ان کا ذکر ہے۔

۱۵۱۔ ان تمام باتوں میں ہندوستانی تہذیب و اخلاقیات کے بنیادی عناصر شامل ہیں جن کی تشکیل میں ہندو تہذیب کی تبلیغ و اشاعت کی گئی ہے۔

۱۵۲۔ موجودہ دور کی تاریخ نویسی کی کتابوں میں جو سب سے بڑی خامی پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں ہندوستان کی تاریخ کو ہندو اور مسلمان دو الگ الگ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے عہد حکومت کو ہندوؤں کی تاریخ کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے۔ مسلمان حکمرانوں نے اپنے عہد میں جو کچھ کیا اس کی ذمہ داری ہندوؤں پر عائد کی جاتی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے لیے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا ایک اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے لیے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا ایک اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے لیے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔

۱۵۳۔ تاریخ کی کتابوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے لیے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا ایک اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے لیے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔

۱۵۴۔ ہندی میں سنسکرت کو جو بالادستی حاصل ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہندی کے لیے کوئی مستقل جگہ نہیں بنائی گئی ہے۔ ہندی کی بنیاد سنسکرت پر رکھی گئی ہے۔ ہمارے بچوں کو سنسکرت کے بھیس میں خالص ہندو مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے جو کہ سیکولر پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔

۱۵۵۔ ہندوستان کی تمام سنسکرت کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

۱۵۶۔ باوجود مرکزی حکومت کی ہدایات کے اور باوجود سپریم کورٹ کے فیصلے کے ہماری ریاستوں میں اردو کو جو حق حاصل ہے اس کا عشر عشیر بھی نہیں دیا جا رہا ہے۔ بہت سی تعلیم گاہوں میں اردو کی تعلیم کی سہولتیں نہیں فراہم ہوتی ہیں۔ ہماری مذہبی کتابیں اردو میں ہیں اور ہماری تہذیب، کلچر، لٹریچر سب اردو زبان سے وابستہ ہے۔ اردو کے ساتھ انصاف نہ ہونا ہماری ثقافت و تہذیب کے لیے سزا دہ ہوا ہے۔

۱۵۷۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ہمارا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ ہندو مذہب اور اس کے فلسفے یا اس کی دیومالا پر کوئی اعتراض کریں اور نہ ہم اس بات کے مخالف ہیں کہ ان پر یونیورسٹی کی گاہوں میں جو مختلف مذہبی تنظیموں یا افراد کی طرف سے چلائے جا رہے ہیں، مذہبی تعلیم دی جائے۔ ہماری معروضات کا منشا صرف یہ ہے کہ جیسا کہ مسٹر چیلمے نے کہا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شنڈول (۱۷)

میں اُن بھگوتی سرسوتی کی پوجا مانگتا ہوں، جو سفید کمل، چاندی، برف کی مانند سفید لباس پہننے والی، سفید کمل پر بیٹھی ہوئی، برہما، وشنو، مہیش وغیرہ دیوتا جن کو ہمیشہ بندنا کرتے ہیں، جو ہر قسم کی جہالت و تاریکی دور کرنے والی ہیں۔ (سنسکرت پرویش صفحہ)

میں ایسے شیو جی جو قابل پرستش ہیں اور چاند جن کا زیور ہے، اُن سے پوتر گنیش جی کی بندنا کرتا ہوں۔

(سنسکرت پرویش صفحہ)

کالور کے مندر کو سے رنگ والے دریا کے کنارے، سنسار کے مالک، دل کے کمل میں رہنے والے پاربتی سمیت شنکر بھگوان کی میں بندنا کرتا ہوں۔ (سنسکرت سوہم صفحہ)

حوالہ جات سنسکرت سدھانت (جملہ)

ہاتھی کی سونڈ کی طرح لمبے دانتوں سے ٹوٹے ہوئے کیتکے اور جامن کے پھلوں کو سندر سمان کر کھانے والے پاربتی کے لڑکے، تکلیف کو مٹانے والے تکلیف و مصیبت پر فتح پانے والے، گنیش جی کے پاک قدم (قدموں) کو میں سمرتا کرتا ہوں۔ (سنسکرت سدھانت صفحہ ۱ سنسکرت پرویش)

گنگا جمنا سرسوتی ندیوں کے کارن اسنان جی پریاگ کو تیرتھ راج کہا جاتا ہے گنگا ندی کو نمسکار، گنگا جمنا ندیوں کو پرنام، سلام، گنگا جمنا سرسوتی ندیوں کو پرنام، سلام، بنارس میں گنگا جمنا ندیوں کے کنارے پر اشنان کرنے سے بہت ثواب ہوتا ہے۔ (سنسکرت سدھانت صفحہ ۱۱ سنسکرت پرویش)

"کھانے کی روزی پوجا کرو" (سنسکرت سدھانت صفحہ ۱۱ سنسکرت پرویش)

تصویر کو دیکھو۔ یہ بھگوتی سرسوتی کی تصویر ہے، مفصل دیکھنے والی سرسوتی کو میں سلام کرتا ہوں جس کی مہربانی سے لوگ دیوتاؤں کے برابر ہو جاتے ہیں، اس زبان کی مالکن سرسوتی دیوی کو میں سلام کرتا ہوں۔

(سنسکرت سدھانت صفحہ ۱۱ سنسکرت پرویش)

شنڈول (سی)

ہندو دیومالا:

شڈول (ڈی)

بندنا، چوپائیاں اور دوہے:

سنسکرت کی عموماً تمام کتابوں کے شروع میں بندنا ہے۔ ان سب میں خاص بندو مذہب کے عقائد کی ترجمانی ہے کچھ شڈول سے یہ حصہ لیا جا چکا ہے۔ ان کے علاوہ بندنی کتابوں میں زیادہ تر دوہے اور چوپائیاں ہیں جو تمام تر کھڑی بولی میں ہیں دوہے اور چوپائیوں کو بندنی کی دیگر قسموں میں زیادہ تر ہندو مذہب کے بزرگوں کے تذکرے مذہبی و دیومالائی نذریں کے گئے ہیں مختصراً خواجات حسب ذیل ہیں۔

"میں لفظ و معنی کے علم کے لیے لفظ اور معنی کی طرح ملے ہوئے دنیا کے ماں باپ پاربتی اور پرمیشور کو سلام کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ بھوانی کو بیوی بننے والے پانچ منہ والے شیو جی کو میں باادب سلام کرتا ہوں"

سنسکرت سدھا حقیقہ از ستی چندر ، پرنسپل ۔۔۔ سنسکرت سنسکرت سنسکرت

ایک طالب علم پر سلام، ایک رام، ایک لچھمن اور ایک وشوامترنے دعوت پر گفتگو کا ٹاک کیا ہے۔

میک بیتھ، ردوبرصفحہ ۰۰ پڑھیں ۰۰۔

سبق گرنگا کا سوگ سے اترن : میک بیتھ، ردوبرصفحہ ۰۰ پڑھیں ۰۰۔

کرنا شتان کا پورا بیان میک بیتھ، ردوبرصفحہ ۰۰ پڑھیں ۰۰۔

شڈول ۔ فی اس میں دی ہوئی مثالوں سے ظاہر ہوگا کہ کس طرح ہندو دھرم و تمدن کا پرچار کیا جاتا ہے۔ ہندو کار دیکھو (گائے) یہ ہماری ماتا ہے ۔ ۔ اس کی سیوا سے ہر پوتر ہوتے ہیں۔ (صفحہ ۰۰ تک دیدیں گئے کے چمڑے تھیلی کو چپاتا ہاپ کہا گیا ہے، صفحہ ۰۰ گائے، مرغی و تاکی، ہاں بھی ہے وہ ہمارا کام دیکھو ہے۔ ہمارے ہے بولنے کے لائق ہے ۔ اس پنجہ ٹوٹ صفحہ ۰۰ پڑھیں ۰۰۔

کرشن سداعلمن ۰۰ صفحہ ۰۰ پڑھیں ۰۰۔

گوجانوکہ بیش ور جسود کے حالات لکھے گئے ہیں۔ صفحہ ۰۰ پڑھیں ۰۰۔

جب جب لوگوں کے من میں دھرم کی موت (mgt) ہوجاتی ہے تب تب اس mgt کو جی کرنے کے لیے نکت انسان Yuga Purus اس سنسار میں اوتار لیتے ہیں۔ اسی طرح گوپیوں کی بھگت Bhakti کے بارے میں جب لوگوں میں بھگتی (bgt) بیدہوئی تب گوپیوں میں سے ایک نے شیدھا دھا ہوں گی۔ یہ کا وتار کے کریہ دھرم کی پھر سے بنیاد ڈالی

دیکھو ۔ ۔ ۔ صفحہ ۰۰ پڑھیں ۰۰۔

کیا تہ لائف (سوانح عمری) میں مختلف طریقوں (Life Styles) سے کرشن جیسی مہان ہستی کی گھر سے ہی بھی ورن پہچان سفید چمڑی کی ہے ۔ یہ دیکھو ہے ایک پوتر ہے کی Ghatghat گھاٹ گھاٹ پر ہیں گائیں۔ ۔ ہیں جیسیں شش نہیں ہیں ورن سے ہر دشا میں کریں گھر میں لیے ہو کر سب کا کھاتے ہیں۔ خوشی کے ۔ ۔ ۔

شڈول (الف)

باہمی منافرت:

گجرات پر گجرات امتحان دیا ہوتا ہے ... ریاست، صوبہ ... پڑھیں ...
... تعلیم ... تعلیم ... تعلیم ... ریاست صوبہ ...

شدول (جی)

سنسکرت کے ذریعہ ہندو دیومالا، ہندو مذہب اور کلچر کی تعلیم :

گورنمنٹ آف انڈیا نے متعدد مرتبہ واضح کیا ہے کہ ... سانی فارمولے میں سنسکرت ہندی کی
سنسکرت کلاسیکل زبان ہے، اس کا شمار علاقائی زبانوں میں نہیں ہوتا۔ ... سنسکرت ... سانی فارمولے میں ...
... ہندی ... ہندی کو ... سانی فارمولے ... فقہ ... علامات ... ورد دوسرے
... ہیں۔ ... ہوئے ہندو قومی ... ہندی ... ہندی ... کلاسیکل زبان و
جدید زبان کا بدل شمار ہوتی ہے۔ ... گورنمنٹ آف انڈیا کی ... سے ... مرتبہ ... ہوئی ہیں۔ ... فقہ ... ہندی
... ہندی ... ہندی ... ہندی

بندنا بخلاصہ ترجمہ:

[illegible]

ہوں جو سرسوتی دیوی کنڈ چاند [illegible] جو سفید کپڑے پہنتی ہے جس کے ہاتھ میں [illegible] سے پیدا ہوئی ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

مطلب:

[illegible]

مطلب:

[illegible]

کے آگے میں جھکتا ہوں:

[illegible]

[illegible] کے لیے بند نامہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جناب حبیب اللہ اعظمی
کلسٹر ایم کے ایل ای

یوپی کے اسکولوں کے نصاب میں داخل تاریخ و سماجیات کی کتابوں کا

قومی یکجہتی کے نقطۂ نظر سے جائزہ

[illegible] ہوں تو سبق دشمنی میں [illegible] ہو سکتے

[illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

آزادی کی پہلی جنگ، صفحہ ۴۴۱

۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی میں [illegible] نے [illegible] کی قیادت میں [illegible] کے خلاف جہاد کیا۔ [illegible] مولوی احمد شاہ [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

ترک کا نام: [illegible] شعبۂ تعلیم ترکی [illegible]

ایڈیشن [illegible] ۱۹۸۷ء

عالمگیر ۱۲ تیموری اکبر حسن احمد ص ۲۵۰ آکسفورڈ پریس آف [illegible]

نوٹ: [illegible] ص ۲۵۰ پیدا کیا۔

[illegible] بانے کے لیے دوڑ کی؟

نوٹ: کیا الگ ہے ہندو مسلمان کے درمیان نفرت میں بدل ہوگی [illegible] کریں یا تاریخی [illegible]

باب ۱۲ ص ۲۷۰ دھاگے [illegible]

[illegible]

باب ۱۳ ص ۲۷۶ ہندو [illegible]

عالمگیر ۱۳ ص ۲۸۰ [illegible]

باب ۱۳ ص ۲۹۳ چونکہ [illegible]

نوٹ: [illegible]

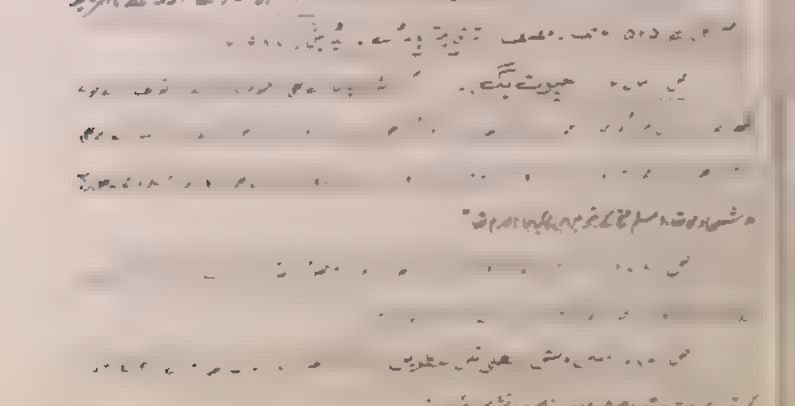

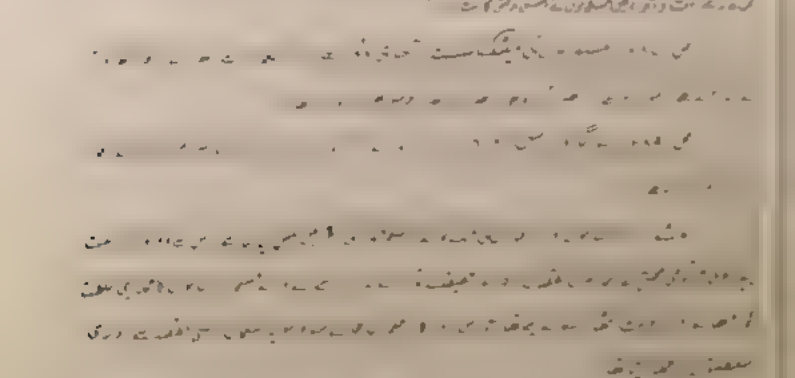

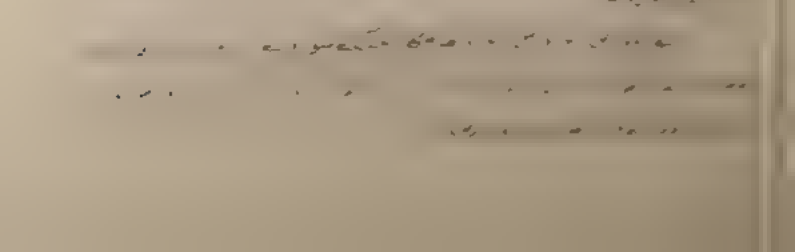

[illegible] مقصد سے [illegible] مقصد کے لئے [illegible] مقصد کو [illegible] کے لئے [illegible] کے لئے اس کا استقبال تازیانہ اور کوڑوں سے بھی ہے۔

[illegible] مقصد [illegible] مقصد [illegible] کے مقصد کو [illegible]

[illegible] کے لئے [illegible] کے لئے [illegible] کے لئے [

[illegible]

ض ۳۲۷: آتش زنی پیر کو اختیار [illegible] جائز ہیں [illegible]
[illegible] جیسے [illegible] ضروری تھا

ض ۳۲۸: پھپھو پیر اگر فوت [illegible]
[illegible] اختیار [illegible] اختیار [illegible]
[illegible] انتیاجاد (اکثر ظلم) پڑتا تھا۔

باب ۲۵: ض ۳۲۵: [illegible]
[illegible]

ض ۳۲۶، ض ۳۲۷: [illegible]

ض ۳۲۹: آتشی پیر [illegible]
[illegible]

ض ۳۲۹: دوسرے پیر کو [illegible]
[illegible]

ض ۳۲۹: [illegible] پیر اگر [illegible]
[illegible] دوسرا لگتا تھا مورثی پرچکوں کو ختم کرتا۔ اخوا [illegible]
کرتا [illegible]

محمود کا بھارت پہ اگر من اتحاد کرنے کا آئیڈیا، مقدمہ ض ۳۲۰۰: دوسرا پیپر۔

ص ۳۰۰ ... پیراگراف ۱: ... "محمد غوری نے ہندوستان میں مسلمان حکومت کا بانی"

... ص ۳۰۰ ... پیراگراف تعریفی ڈوسٹ ... ہندوؤں کے مندروں تھا مورتیوں کو توڑا۔"

ص ۳۴۵ ... پیراگراف ۲ ... ہندوؤں کے ... ملیاؤں نے بھی سنیک دل سے سلام دعا کا پروگرام کیا تھا۔ ... "غوری پیشاور نے ٹھیک ہی لکھا ہے: "مسلمانوں کو ...

ص ۳۹۹ ... ۱۳۹۹ ... پیراگراف ... ڈوسٹ ...

... ص ۳۰۶ ... پیراگراف ۲: ... غوری نیں سنٹ ...

ص: ۳۶۲ : پیراگراف ... ڈوسٹ ...

... گرس ... (احمد آوردی) نے لکھا ہے:"

ص: ۳۶۸ : آخری پیراگراف : آٹھ ... ڈوسٹ ... ہندوؤں کے ... پہلی ڈوسٹ ... ہندوؤں کے ... ہندوؤں کے ...

نیا جاری کیے تھے۔"

[illegible] میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

ص: ۵۵ : دوسرا پیراگراف : آخری تین سطریں :- "یہ دوسرے، [illegible]
[illegible] پڑھ کے روپ میں دیکھ سکے [illegible] سے صدیوں کے سوسنہ کی سنگین احساس [illegible]
کی ابتدا دے سکے۔"

ص: ۶۹ : تیسرا پیراگراف : ص: ۱۹ [illegible] ۱۳ : "[illegible]
[illegible] ہے حقیقت [illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] آگہی [illegible] سے [illegible] بشکہ کے [illegible] [illegible]

ص: ۱۹۰ : دوسرا پیراگراف :- [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

ساہوکار بن رکھ جوگیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہندو مسلم یکجہتی کے لئے مندروں کی تعمیر

[illegible] مندروں کی تعمیر کریں۔

[illegible] ۲۲۲ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کردیا۔ (خوفناک سیلاب نے تباہی مچادی)۔

[illegible] پیلا گراف نمبر: ۸ اور ۹: [illegible]

[illegible] "شیواجی کے معلموں سے شکھرش [illegible]

[illegible] ورنک زیب کی سندور راجپوتی [illegible]

[illegible] ہمیشہ [illegible] کہ وہ سندور راجپوت قائم کرنا چاہتا تھا۔

[illegible] پیلا گراف نمبر: [illegible] شیواجی ورنک زیب کی سندور راجپوتی سے کھیل رہا تھا۔ (ناراض ہو رہا تھا)۔

[illegible] پیلا گراف نمبر: [illegible] شیواجی نے [illegible] کو [illegible] کرلیا۔

[illegible] پیلا گراف نمبر: [illegible] "شیواجی کی سندور [illegible]

[illegible] پیلا گراف نمبر: [illegible] شیواجی [illegible] سندور [illegible] کو [illegible] کر دیا گیا تھا۔

[illegible] پیلا گراف: نمبر: ۱۰ اور آخری۔ "دکھن کے [illegible] سندور [illegible] ہو گئے تھے اور مسلمانوں کا آسنک (خوف) ہندو تراجپوتوں پر [illegible] شیواجی نے [illegible] سے [illegible] دھرم کے [illegible] کے [illegible] سندور [illegible] کی [illegible]

رکھا کرنے کا نتیجہ کیا ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے زیب خدا کا کہنا ہے کہ مسلمان تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ص ۵۰۹: "وھابی آندولن" [illegible] سید محمد، یورپی تہذیب اور مغربی تعلیم کی مخالفت کی وہ سب مسلم ملت کے نوخیز اور مسلمان لوگ فرنگ تھے۔ ان سخن میں، حقیقت میں، وہ مسلمانوں کا اجیہ نام کرنا چاہتے تھے۔

ص: ۵۱۰: ص: ۶ سے ۹ آخری تین سطریں۔ علی گڑھ تحریک [illegible] سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ انگریزوں کے ساتھ مسلمانوں کا [illegible] ہندوؤں سے چھپے رہے ہیں ان کا فائدہ [illegible] ہے۔

اس تحقیق سے یہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو انگریزوں کے [illegible] ہندوؤں سے [illegible] دور بتلایا۔ ان کی یہ پالیسی [illegible] کے لیے بڑی حد تک [illegible] ہوئی۔ [illegible]

جناب جمال محمد صدیقی

جلد ۔۔۔ ۔۔۔

تاتی کی ایک فرقہ ازنا ویل

اس کتاب میں تفصیل سے مندرجات کی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے جس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے
ہونے والے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے متعلق اس کے

ڈاکٹر طارق سعید

اتر پردیش کی نصابی کتب برائے درجہ ششم تا دہم کی روشنی میں

مُنشی حمیراں: تاریخ کا جائزہ

اب ہم نواب کاکب کے بعض خیالات کو ان کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

"[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [

●●

●●

پروفیسر اوم پرکاش گپتا
شعبۂ تاریخ حکومت پنجاب
چنڈی گڑھ

یو۔پی کی سکنڈری کلاسوں کے نصاب میں

ہندستان کے عہد وسطیٰ پر تاریخی کتابیں

سیمی نار کا جو موضوع تھا تاریخ کی غلط بیانیاں، وہ بھی قابل توجہ ہے کیونکہ یہ جائزہ بلاشبہ کچھ حقیقتوں کی وضاحت کرے گا جو ہماری سنجیدہ فکر کی مستحق ہیں۔

کتابوں پر تبصرہ کرنے سے پہلے مجھے اپنے مقصد کی صفائی کرنی ہوگی کہ میں نے سن خاص اسباق اور تاریخ کے اس مخصوص عہد کا کیوں انتخاب کیا۔

سکنڈری درجات کی کتابوں کا انتخاب میں نے سن کے تقاضے سے کیا۔ اسکول کے سکنڈری درجات میں درجہ ششم سے درجہ ہشتم شامل ہیں۔ ان درجات میں طلبا کی عمر دس سال سے تیرہ سال کی ہوتی ہے علم نفسیات کی رو سے اس سن و سال کے لڑکے سن بلوغ سے بہت قریب گزر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بے حد کسمپرسی کا زمانہ ہوتا ہے تاہم یہ زمانہ ہوتا ہے جب شخصیت کی نشوونما کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ دوستی ہمدردی محبت اور سماجی انصاف کے وصف انسان کے اندر اسی زمانے میں پیدا ہوتے ہیں۔ بچے میں جو صفات اس دور میں پیدا ہونے لگتے ہیں اور وہ سماجی زندگی اس کی مدد کرتے ہیں۔ بلوغیت سے پہلے کا یہ زمانہ بچپن سے نوجوان شباب کے درمیان کہیں آتا ہے۔ اس عمر کے بچے نہ تو اتنے پختہ ہوتے ہیں کہ پریوں والی پری اور کانے دیو کے وجود پر یقین لے آئیں اور نہ ان کا شعور اتنا پختہ ہوتا ہے کہ وہ تاریخی شخصیتوں کی زنبیل سے سچائی کو شناخت کر کے برآمد کریں۔ وہ جذبات اور جوش و ولولے کی دنیا میں آباد رہتے ہیں اور ان کے یہاں منطق اور اسباب نہیں ہوتے ہیں۔ ایک بار جب وہ جذبات کے عفریت کے قبضے میں آگئے تو پھر سبب تلاش کرنے والا عامل بھی ان کے دکھوں کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ شخصیت کی تکمیل اپنا ڈھانچہ بنا رہی ہے اور شخصیت کی تکمیل سماجی ماحول سے ہم آہنگی کے لیے ضروری ہے۔

دوسرے یہ کہ میں نے صرف عہد وسطیٰ کی ہندستانی تاریخ میں یہ کتابیں منتخب کی ہیں اس میں بھی ایک

جو سالانہ عطیہ سے دلوں کی تعداد بڑھتی گئی زیادہ سے زیادہ زمین ان کے ہاتھ میں آتی گئی۔ لہٰذا یومیہ کل قرقوباد شاہ کے پاس آتی تھی اس میں کمی ہوتی گئی۔ آمدنی جاگیر داروں اور بادشاہ کے درمیان رہ گئی۔ تمکنت سب بادشاہ فاضل رقم تو ج پر نہیں خرچ کر سکتا تھا۔ یہ بھی ایک وجہ تھی کہ شمالی ہند کی مسلمین ترکی حملے کے خلاف مناسب تیاری نہ کر سکیں۔

مصنف مذہب کو بھی نہیں بخشتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

ہندوؤں کو متعدد کرنے کا ایک ذریعہ بھی تھا۔ انہوں نے یہ دعویٰ کر سکتا تھا اور اس نے کیا بھی کہ تمام کو توڑ کر سے مذہبی تمیز زائل ہو گیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ عہد وسطیٰ کے ہندوستانی تاریخ کی درسی کتابیں طلبہ کے ذہن میں آگ لگا سکتی ہیں مسلم تاراجوروں کی بت شکنی کے سلسلے میں یک طرفہ تیز بیانی سے یا ان پر زور دینے سے مزید حسن بیان سے کہ چند ایک بادشاہوں نے شاذ و نادر کبھی مذہبی تعصب دکھایا تھا۔ فیروز شاہ تغلق سکندر لودھی جو صفت عہدت تعلق رکھتے ہیں۔ مغل عہد سے تعلق رکھنے والے اورنگ زیب تاریخ دانوں کے تعصب کا تذکرہ رہتے۔ ہندو ذہنیت رکھنے والے تاریخ داں کہتے ہیں کہ یہ سب ہندوؤں کے اور ہندو دھرم کے اعلانیہ دشمن تھے دوسری جانب مسلم تاریخ داں انہیں اپنا احترام۔ انھیں غازی کا مرتبہ دیتے ہیں اور اس وجہ سے تعریف کرتے ہیں کہ انھوں نے ہندوؤں کی رعایت میں دین محمدی کا محافظ لیشت پناہ اور سب سے [illegible] دیتے ہیں [illegible] جس سے [illegible] جس [illegible] میں پیش کی گئی ہیں تاکہ اس سے متاثر ہیں توازن قائم ہو۔ مثال کے طور پر فیروز تغلق کی مذہبی پالیسی ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

اس نے کٹر پنتھی علماء کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ کچھ معاملات میں حکومت کی پالیسی پر اثر انداز ہو سکیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ غیر مسلموں کے لیے بہت کم روادار تھا بلکہ ان مسلمانوں کے سلسلے میں بھی اس کا یہ رویہ تھا جو عقیدے میں سخت نہیں تھے۔ (بقیہ ص ۵)

لیکن سلطانوں کا غیر مسلموں کی جانب کم روادری کے رویے، اس طرح متوازن کیا جاتا ہے کہ قدیم ہندستانی تہذیب سے اس کی محبت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ کتاب یوں بیان کرتا ہے۔

یہ کہ ہندستان کی قدیم تہذیب سے محبت تھی۔ اس کے حکم سے سنسکرت کی بہت سی کتابیں جو سنسکرت میں تھیں اور مذہب اور فلسفہ کے موضوع پر تھیں کا فارسی اور عربی میں ترجمہ کر دیا گیا۔ (ص ۱۰۸)

لیکن اورنگ زیب کی مذہبی پالیسی کا جو جائزہ مصنف نے لیا ہے وہ ہی جانب ہماری توجہ مبذول کراتا ہے۔ کتاب اس کے متعلق یہ کہتی ہے۔

معلومات بدلے بہتر یوں ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے گروہ سے عقیدت رکھتا تھا اور اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ سلامی ریاست کے مطابق حکومت چلائے گا۔ جب اس نے جزیہ لگوا کیا تو وہ غیر منصفانہ ہو گیا (نیو مسلمانوں پر نہیں) اس کے نزدیک اس سے مراد نہیں ہوتا کہ بادشاہ کا کام حکومت کرنا ہے اور اس کو حکومت کرنا ہے، اور نہ سب کو معاملات حکومت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

حاشیہ میں رقم طراز ہے۔ عالمگیر نے صدقات کو پیش کرنے میں بہت سے صدقات کا مصنف کا یہ بھی ذکر تھا کہ وہ اس بات کو بھی طے کر دیتے ہے کہ اورنگ زیب نے کچھ مندروں اور گرجوں کو زمینوں کا عطیہ دیا ہے۔ ان پادریوں کے بھتیجے۔ گاری لکھوس پٹنہ ۱۶۶۸ء دوسری طرف اورنگ زیب نے لوگوں کے سامنے جو کچھ مندروں کو ان کی مدد سے اس کا مطالبہ کر رہے تھے کھلے عام یہ اعلان کیا کہ مذہب کا ریاست کے سیکولر معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے اور اس نوع کے معاملات میں عفو کو کوئی مقام نہیں دیا جا سکتا ہے۔

لیکن اس کے باوجود زیر تبصرہ کتاب اورنگ زیب کی پوری طور سے تو مذمت سے پاک ہے۔ کتاب میں حکمرانوں کے بارے میں خود وہ کسی درجہ تعلق رکھنا ہو یہ انداز اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

ص ۱۰۸ پر سنسکرت کالج بنارس کے قیام کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اس کا مقصد ہندو مذہب کے مطالعہ میں یکسانیت برتنے کی کوشش تھی۔ تاہم کبھی ہندی میڈیم سکولوں میں جو وہ سرکاری ہوں یا پرائیویٹ سکنڈری جماعت کے لیے ایک ہی کتاب [illegible]

اس طرح پیش کیے گئے ہیں۔

سماج کے دیوتا [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

تاریخ کی وہ درسی کتاب جو ان اداروں کے نصاب میں داخل ہے وہ اس وقت ہمارے پاس ہے اور اس پر ہم تبصرہ کر رہے ہیں۔ کتاب کا نام "تاریخ" ہے اور یہ دو حصوں میں ہے۔ پہلا حصہ یہاں کے قدیم باشندوں سے شروع ہو کر تغلق خاندان کے زوال پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ سلطنت عہد کے دوسرے خاندانوں کا نیز مغل عہد کا احاطہ کرتا ہے۔ کتاب کے مصنف افضل حسین ہیں اور یہ مکتبہ اسلامی دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

پیش لفظ میں مصنف نے تاریخ نویسی کے مختلف رجحانات پر بحث کی ہے اور آخر میں اس نقطۂ نظر پر پہنچ گئے ہے

"اگر ایک مسلمان صحیح اسلامی ذہنیت کے ساتھ تاریخ کا مطالعہ کرے تو اس کا فرض ہے کہ وہ بے تکلف موجود واقعات کو جیسے وہ فی الواقع گذرے ہیں بلا کسی تعصب کے جوں کا توں سامنے رکھے۔"

(ایضاً جلد اول ص ۵)

آئیے اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے کچھ جواب کا جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ مصنف کس حد تک ایسی تاریخ لکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں جس میں تعصب کا شائبہ بھی نہ ہو۔ مصنف نے پورے صفحات پر علاء الدین خلجی کے عہد کو پیش کیا ہے۔ اس نے جو انتظامی اصلاحات کی ہیں اور جو معاشی منصوبے بنائے ہیں ان پر ہم بحث نہیں کریں گے، لیکن ڈھائی صفحے پر پھیلی ہوئی یہ [illegible] اس باب کا عنوان تک رکھا گیا ہے۔ علاء الدین اور قاضی مغیث الدین۔ تاریخ فیروز شاہی میں ضیاء الدین برنی کے ارادے سے جو لوگ واقف ہیں جنہوں نے مندرجہ بالا شخصیتوں کی گفتگو پڑھی ہے وہ اس مصنف کے خیال کا کچھ اندازہ لگا لیں گے۔ فیروز شاہ کے مذہبی رویے کو کس طرح پیش کیا جا سکتا ہے

وہ شریعت کا بہت پابند تھا اور اسلام کی اشاعت کا دل سے خواہاں تھا۔ (ایضاً جلد اول ص ۱۱۵)

بھگتی تحریک کے اثرات پر کی سرخی کے تحت جو لکھا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے یہ اشارہ کیا ہے:

"تمام مذہب بچے ہیں اسی اصول کی اشاعت نے سیدھا اور سچا راستہ تلاش کرنے کی ضرورت کے احساس کو گھٹا دیا چنانچہ دین حق کی اشاعت میں جس کا فی رکاوٹ پیدا ہوئی" (ایضاً جلد اول ص)

سکندر لودی کے ذاتی کردار کو مصنف نے اس طرح پیش کیا ہے

"متقوی اور پاکباز تھا۔ سکندر اپنے باپ سے بھی آگے تھا۔ ارکان اسلام کی خوبی سے پابندی کرتا تھا

وہ مذہبی تصور [illegible] کی [illegible] مذہب کو بت پرستی کا باقی ماندہ مظاہرہ کہا ہے۔

(ایضاً جلد دوم ص ۱۴۳)

[illegible] شکوہ کے متعلق کہتے ہیں۔

[illegible] عقائد [illegible] مشرکانہ خیالوں کی [illegible] اسلام سے خارج [illegible]

[illegible] کی قدر و قیمت کا تعین بہ آسانی کیا جا سکتا [illegible] کہ [illegible] ہیں کہ [illegible] مسلمانوں کے [illegible] جذبات [illegible] کیا [illegible] کے [illegible] کو دوبارہ [illegible] کیا جائے۔

[illegible] ہیں ان پر [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کی [illegible] میں لکھی جانی چاہیے جس کی [illegible] سکتا۔ یہ کتابیں اصل اور مقامی زبانوں میں [illegible] کا [illegible] ہیں [illegible] کو اس بات کی اجازت نہیں [illegible] اور [illegible] کتابیں جو پڑھائی جاتی ہیں [illegible] کمیٹی نے [illegible]

[illegible] کی ہے قومی یکجہتی کی [illegible] ہیں۔ [illegible] کے لیے [illegible] زندگی کے معنی ہیں۔ لیکن [illegible] کی [illegible] کا [illegible] ہے کہ [illegible] کے متعلق [illegible] کی [illegible] سب سے زیادہ [illegible] ہیں۔ [illegible] خدا کے لیے مسجد [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] کی موجودگی کا کبھی احساس نہیں [illegible] کی [illegible] کتابوں میں شامل [illegible] کی [illegible] صدی صدقت ہے کہ خدا حافظ و ناظر ہے اور ہم [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کی [illegible] کے [illegible] نہ [illegible] تو [illegible] دنوں تنگ نظروں اور [illegible] کے [illegible] ہیں۔ کہیں بس نہیں سکتے ہمارے [illegible] کو چاہیے کہ [illegible]

کی سچی سیرت کو سیاسی پروپیگنڈے سے الگ کر دیں۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہماری تاریخ کی درسی کتابوں نے بلاشبہ ایسے کردہ فعل رکھو صرف سیاسی وحدت کا سودا کریں گی۔ فتوحات اور انتظام و نظم کی کہانیاں بڑے جوش و خروش سے بیان کی جاتی ہیں۔ نہ تو مذہب کی سچی پیٹ کی تعریف کی جاتی ہے اور نہ بیقراروں اور مظلوموں کی حمایت کو تاریک بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ کبیر بھی ہیں، دستوں اور صوفیوں کی مذہبی تحریکوں کی کوئی شناسائی نہیں پیش کی جاتی ہے۔ سکندری وحدت کے گیت گائے جاتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ حکومت انتظام ہندو دیا لوگوں کو برداشت کرنے کی عادت تھی وہ انھوں نے عذب کے عام میں کیا تھا۔ ہر قوم پرست رہے ہیں۔ قبلہ گاہ۔

سکوں کے ذخیرے کی کئی کانیں ہیں جنھوں نے یہ حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ مسلم دور کی معزز مہمانوں کی طرح صوفیوں کی خانقاہوں میں پرورش کرتے تھے، ہمارے بچوں کو مسلمانوں کی دوستی کے قصے کہانیوں کے ذریعے سنائے جاتے ہیں، لیکن انھیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ ہندوؤں کی فوج میں بھی تھے اور معزز عہدوں کی طرح ان کی حکومت غیر ملکی میں بھی رہتے تھے۔

ہری ساری بچیوں کو عہد بسلطنتی کی تاریخ کی درسی کتابوں میں شامل کرنا چاہیے۔

خلاصہ :

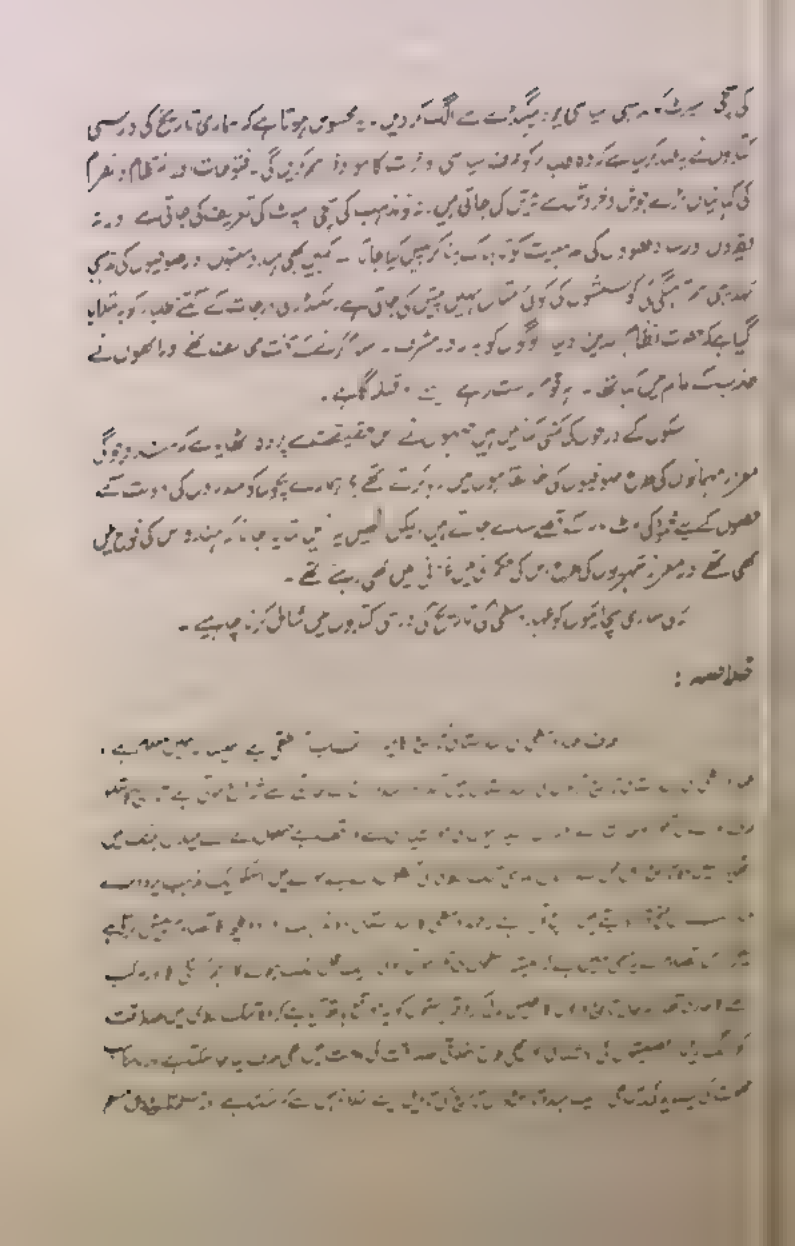

ذہن سے عہدِ وسطیٰ کی مسلم ہندستان کی تاریخ دھیرے دھیرے محو ہوتی گئی۔ اس وقت پرستی کی یہ دھن کیسے پیدا کرتی ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو سنسکرت و ہندی روایات کے جذباتی لڑکے ہیں اور دوسری طرف تاریخ کا سب سے زیادہ حساس عہد ہے۔ مذہب کو بھی مصنف نے فنا نہیں کیا ہے۔

"ہندوؤں کو تو وہ اپنے سے ایک الگ دھرم ہی سمجھتی تھی۔ وہ انھیں بدھو کہتی تھی اور اس نے ایسا کیے بھی کہ ہندوؤں کو تو ذکر اس نے مذہبی حیثیت حاصل کر لی ہے۔

میرا یہ خیال ہے کہ ہندستان کی عہدِ وسطیٰ کی تاریخ کی ذہنی کشمکش میں فلم کے ذہن کو خاصا مستقل کرتی ہیں کیونکہ ہمیں یہ ضرور ی تو معروف کی جاتی ہے مسلم حکمرانوں کے مذہبی تعصبات کو مبالغہ آمیز طور پر پیش کرنے میں اور ان مذہبی معاملوں میں جن میں انھیں کچھ دلچسپی نہیں تھی یا جن میں انھوں نے روا رکھا۔ فیروز تغلق اسکندر لودھی، جو دہلی سلطانوں سے تعلق رکھتے ہیں درمیانی عہد کے دو ایک ہیں جو تاریخ دانوں کی عصبیت کا شکار رہے۔ مندرجہ ذہنیت لکھنے والے تاریخ دانوں سے ان لوگوں کو ہندوؤں اور ہندومت کے تسلیم شدہ دشمنوں کی طرح پیش کیا ہے۔ دوسری طرف مسلم تاریخ دانوں نے انھیں حق بجانب قرار دیا ہے۔ اورنگ زیب کی قدر و منزلت میں انھیں محمد تغلق کی سی ہی پوزیشن حاصل ہے۔ محمد تغلق کو بھی لوگوں نے قرار دیا لیکن یہ کتاب کسی سمجھدہ فرقہ وارانہ عالمی نظر کی ہے۔ اگر کوئی نئی بات تاریخی واقعات کے سلسلے میں ایسی ہی کی ہے جیسی سے اس حالات اخراج ہو سکتے ہیں تو وہ ایسی سچی مسلمانوں کی طرح میں ایسی ہی ہے کہ تاریخ کی زد ہے مثال کے طور پر فیروز تغلق کی مذہبی پالیسی ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

"اس نے راسخ عقیدہ مسلمانوں کی ہدایت دے دی کہ وہ ہندو معاملات میں ریاست کی پالیسی پر تڑ لیں۔ وہ صرف ہندو معاملوں کے سلسلے ہی میں نہیں بلکہ ان مسلمانوں کے سلسلے میں بھی جو راسخ عقیدہ نہیں تھے، کم رواداری تھا۔ (ایضاً ص۵)

لیکن سلطان کا ہندو معاملوں میں کم رواداری کے رویے کو قدیم ہندستانی تہذیب سے اس کی محبت ایک توازن عطا دیتی ہے۔ کتاب یہ روداد اس طرح پیش کرتی ہے۔

"فیروز کو ہندستان کی قدیم تہذیب سے محبت تھی۔ سنسکرت کی بہت ساری قدیم کتابیں جو ہندو مذہب اور فلسفے کی کتابیں شامل تھیں اس نے فارسی میں ترجمہ کرائیں" (ایضاً ص۵)

لیکن مصنف کا اورنگ زیب کی مذہبی پالیسی کے سلسلے میں جو انداز ہے وہ ہماری خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

حالات دھی ہو گئے کہ وہ ایک کٹر مسلمان کی طرح سے متاثر تھا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ شریعت اسلامی کے مطابق حکومت کرے گا۔ جب اس نے یہ عہد کیا تو وہ غیر مقبول ہو گیا۔ غیر مسلموں پر POLL TAX (جزیہ) لگا۔ اس بات کا اس نے خیال نہیں کیا کہ وہ خوش اسلوبی سے حکومت کر سکے گا۔ اور یہ کہ اب اس کو حکومت کے کاموں میں دخل دینا نہیں چاہیئے (ص ۱۳۰-۱۴۰)

مولانا سید عبدالحق صاحب تاریخ بھی لکھتے ہیں۔ اس لئے یہ صحت صداقت کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ مصنف کو طلب کے علم میں یہ بات بھی لانی چاہیئے۔ اورنگ زیب نے ہندوؤں کو جو مراعات دی تھیں ان کو بھی بیان کرنا چاہیئے۔ اورنگ زیب کے علاوہ اور مغل بادشاہوں کے ساتھ جو کچھ ہندو فسانوں کی تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ اس کے علاوہ اورنگ زیب کے سامنے

اس رستے ہوئے زخم کے لیے مرہم کا کام کرتی ہے' جو اس سے پہلے کے متشدد حکمرانوں نے لگائے تھے لیکن کہیں تاریخ کے مصنف اکبر کی تصویر کو مانند کرنے لے رہے ہیں۔ اس پر مجدد عقائد جدالیوں کی بھرمار لگی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اکبر کے گن گائیں' وہ اسے اسلام کا متمم قرار دے دیتے ہیں۔ اسلام کے خلاف بغاوت کے زیر عنوان وہ لکھتے ہیں

"دین ست اس کی ساری تعلیمات بغاوت میں ڈھل گئی۔ اس میں تو وہ یہ تھیں کہ مذہب و اخلاق اور شرف انسانیت سے سر مو انحراف کی گنجائش نہ تھی۔ جب ہو تو شوکت اکبر نے خود اپنے مجددانہ دعوے کی بنیاد اور اپنی عظمت کو اور اپنے اس عہد کی تعلیم بنیاد ہیں۔ . . ہندو مت کی طرف جھکاؤ دین قیم و دین حنیف اور ملت ابراہیمی سے ہندو دین غلیظ کی . . . مسلمان ہندو مشرکانہ پرستش کا باقی عمدہ تنظیم کیا۔" Ibid vol II P 120

وہ اس شیوہ کے متعلق یہ لکھتے ہیں۔

"اس کے عقائد اور عمل کے بعد تینوں بھائی اور زمرہ رہے ہے متقدا اسلام سے خارج شمار کرتے تھے۔" Ibid vol. II. P. 174

یہ چند گواہیاں ہیں جن سے اس دعوی کی تائید و تقویت حاصل کرنے کے لیے کافی ہے کہ یہ کتاب فرقہ پرستی کا مہیب زہر پھیلانے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کے جذبات کس حد تک بھڑک سکتے ہیں کہ ہندوستان کے اتنے عقیدہ مسلمان محمدوں نے گذرے ہوئے ہیں کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔

مشورہ ہے کہ مجدد و مصلح کی تاریخ کی ساری کتابیں جو سکنڈری درجات کے نصاب میں داخل ہیں' نظرثانی کی مستحق ہیں۔ ایک معیاری درسی کتاب تیار کی جائے ایسے تاریخ دانوں کی سرپرستی میں جن کی دیانتداری پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا ہے۔ اس کتاب کو قومی اور صوبائی زبانوں میں پیش کیا جا سکتا ہے' لیکن اس کا مضمون ایک ہی ہونا چاہیئے۔ پبلیکیشن اداروں کو اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ وہ تعلیم پر اپنے مدرسے دباؤ ڈالیں۔ ان کی انتظامیہ علمی نصاب' جو حرکت میں داخل کی گئی ہیں وہ مرکزی بورڈ آف ایجوکیشن کے زیر نگرانی کام کریں۔

جناب اشفاق علی
لکھنؤ

جنگم باڑی مٹھ کے لیے مسلم بادشاہوں کے عطیات

جنگم باڑی مٹھ:

[illegible] کی تعداد [illegible] جو [illegible] ہیں [illegible] مٹھ [illegible] ہے [illegible] مٹھ [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] ہیں

ہندستان میں کاغذ کا استعمال مسلمانوں کے بعد ہوا۔ یہاں مشہور ہے کہ سمرقند کے کچھ کاغذ گر قید ہو کر آئے تھے۔ ان کی قیمت دی ہوئی تھی۔ ان کی قیمت ادا کر کے انھیں رہا کرایا گیا۔ یہ کاغذ ۱۰ ویں صدی کے پہلے نصف میں ہندستان میں بنتے تھے۔ اس سے پہلے بھی بے شمار دیوانوں کا پتہ لگا ہے جو کاغذ پر لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے بعد کچھ ایک کاغذ کی تحریریں ملتی ہیں۔ بعض حصوں میں جو کاغذ رائج تھا وہ بہت مختلف ہے۔ کہیں اس کی سطح بہت ہموار ہے۔ کہیں کھردرا ہے۔ کہیں کی تہ بہت موٹی ہے۔ کہیں بہت باریک ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندستان کے مختلف حصوں میں کاغذ کی صنعت الگ الگ ہوتی تھی۔ ہر ایک قوم کے مختلف لوگ وہاں صرف اپنا کاغذ استعمال کرتے تھے۔ کہیں کہیں کاغذ پر لکھے ہوئے دیوانوں کی نقلیں بھی ملتی ہیں۔

یہ لوگ یہ بھی بتاتے ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا ہندستان میں بہت سے دیوان کی کوئی مستقل لائبریری نہیں تھی۔ جس کے خاندان کے پاس کوئی دیوان ہوتا تھا وہ اسی کے پاس رہتا تھا۔ ۱۶ ویں صدی میں ہندستان کے بادشاہوں نے کتب خانے قائم کیے۔ ان کتب خانوں پر مقصد یہ تھا کہ ان کے ذریعہ سے ہر ایک دیوان کی نقلیں تیار کرائی جائیں۔ اس کے علاوہ ان کتب خانوں کا مقصد یہ بھی تھا کہ ان کی حفاظت کی جائے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندستان کے بادشاہ دیوان کی حفاظت کرتے رہے۔ ان کی نقلیں کراتے رہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چل

اورنگ زیب نے خود شیودرشن کیا:

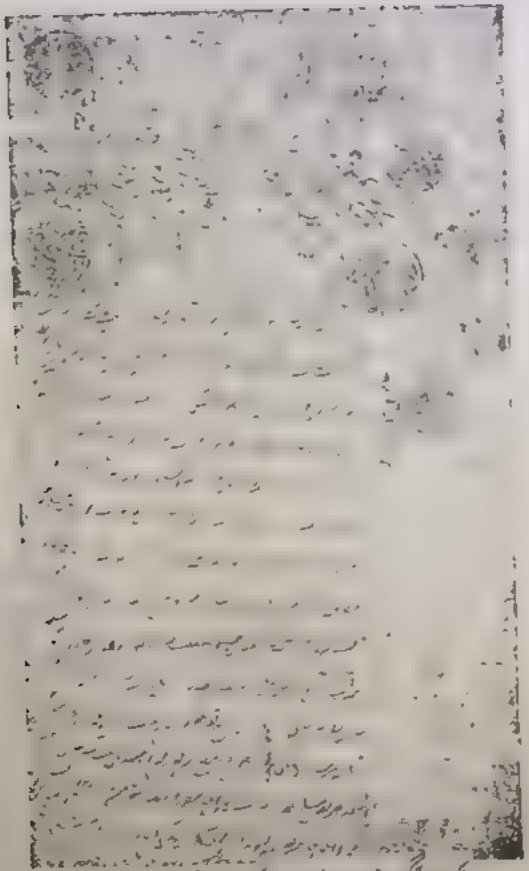

اکبر، جہانگیر وغیرہ بادشاہوں کے ذریعہ منظور شدہ فرمان

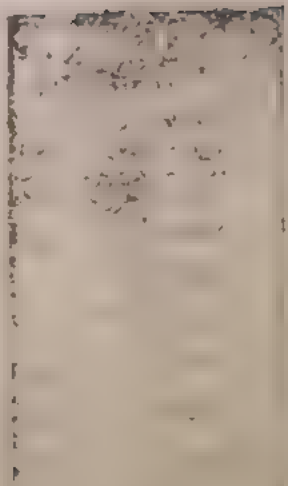

جناب مہر الٰہی
علیگڑھ

این سی۔ ای۔ آر۔ ٹی۔ کی تیار کردہ نصابی کتابوں میں قابل اعتراض مواد

نام کتاب۔ تاریخ اور عِلم شہریت ۱۱

باب ۵۔ ہندستانی قومی تحریک کا وجود میں آنا ص ۸۰

قرسید احمد بریلوی کی تحریک کے دور میں پڑھ چکے ہو۔ اس تحریک کو وہابی تحریک کہا جاتا ہے۔ ۱۸۵۷ کے بعد بھی کافی عرصہ تک یہ تحریک چلتی رہی۔ انیسویں صدی کی آٹھویں دہائی میں اس تحریک کو دبا دیا گیا۔ پھر ولی اللہ کے خاندان کے بزرگ دیوبند میں ایک مکتب قائم کیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس اسکول کے لئے گورنمنٹ سرکار یا اس کے حامیوں سے کوئی مدد نہیں لیں گے۔ دیوبند کا اسکول اپنے طلبا کے دلوں میں قوم پرستی کے احساس کو جگاتا رہا۔ اس کے طلبا ملک کی آزادی کے لئے کوشش کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

۱۸۵۷ کا غدر وہابی تحریک کہے ۲، اس تحریک کے بانی کا نام نہیں دیا ہے۔ کس سن میں قائم کیا؟ ۳) ورنہ شخصیتوں نے جنگ آزادی میں کیا قربانیاں دیں۔ نہ اصل مصنف رہ مرتبہ نے کوشش کی ہے کہ طلبا کو کم سے کم معلومات فراہم کی جائیں۔

"اسی زمانہ میں کچھ تعلیم یافتہ مسلمانوں نے عالموں سے خاندان کی پابندی کی ضرورت محسوس کی وہ نگریز عالموں کی مدد سے اپنی حالت بہتر بنانا چاہتے تھے۔ کچھ تحریکیں بھی شروع ہوئیں ان کا مقصد جدید تعلیم پھیلانا پردہ کی رسم کو ختم کرنا اور ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی رسم کو ختم کرنا تھا ۱۸۶۳ میں نواب عبداللطیف نے کلکتہ کی مسلم ایسوسائٹی کی بنیاد ڈالی" ص ۲۲۱

مندرجہ بالا تحریک کا مقصد پردہ کی رسم کو ختم کرنا ایک سے زیادہ شادی کرنے پر پابندی لگانا نہیں تھا۔ یہ گمراہ کن بیان ہے۔

- سماجی اور مذہبی اصلاح کی تحریکیں (ص ۲۱۳)

برہمو سماج ویدسماج اور پرارتھنا سماج اور آریہ سماج:

رام کرشنا مشن کا بیان۔

ویدوں کو مقدس مانتے تھے۔ وہ ہندو مت کو ایک متعین اور جگمگو شکل دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے

[illegible]

[illegible]

علاقہ کوم کے اسیر تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] صداحی ذخیرہ کیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible]

[illegible] ۱۸۷۰ء تک سرسید فرصتوں سے [illegible] ۱۸۷۰ء میں سرسید فرصتوں [illegible] ۱۸۷۰ء تک
صرف سات پیدائشیں [illegible] ۱۸۷۰ء میں سات پیدائشیں درج ہیں [illegible] ۱۸۸۱ء تک
[illegible] ۱۸۷۰ء درسدی کی تاریخوں کی صحت پر شبہ ہے۔ [illegible] ۱۸۷۰ء میں
[illegible] ۱۸۷۰ء میں [illegible] ۱۸۷۰ء میں [illegible] ۱۸۷۰ء میں [illegible] ۱۸۷۰ء میں

● [illegible] ۱۸۷۰ء میں [illegible] ۱۸۷۰ء میں [illegible] ۱۸۷۰ء میں

۔۔۔ مسئلہ کاشتکاروں کے سلسلہ میں

[illegible] کے معاملات [illegible] جس میں شامل ہونے کے لیے [illegible] کی خوشی تھی کہ مسلمان [illegible] کے لیے [illegible] کی حالت [illegible] ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رہنماؤں کی تقریریں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۵

[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [

ڈاکٹر [illegible]

تاریخ کی درسی کتابیں: ایک تنقیدی جائزہ

[illegible]

رہیں اور مصنف میں کتابیں پیدا ہوں [illegible] حضرت لطیف فیروز شاہ و بعضوں فیروز شاہ کے کچھ اور قدیم ہوں گے [illegible] دے کچھ اور قدیم ہوں گے [illegible] کے عہد میں تھا [illegible] سپتان تھے [illegible] خدمت کے لئے مقرر ہوئے تھے [illegible]

قریشی بنے [illegible] ہیں [illegible] مندوستان میں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہی

روپے میں شہوای راجہ بیشک ہوا ہے

خواہشات

کتابیات

فارسی اور عربی تصنیفات

[illegible] 1272 B.M.MS OR 236

[illegible]

مضمون۔ مقالہ۔ رسالہ

[illegible]

جناب راجا برار

تاریخ میں ہیر پھیر

[illegible] قوموں کو [illegible] اپنے [illegible] تاریخ کے میدان میں [illegible] ہیں [illegible] ملک کے سیاسی نظام اور اس کی سیاست و تجارت کے [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] تعلیم اور تعلیمی [illegible] کی [illegible] ہوتی [illegible] یہ [illegible] کو [illegible] تہذیب [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] بڑی [illegible] [illegible] ہوئے [illegible] اس [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

اور قرون وسطیٰ کے ہندو حکمرانوں کی بہادری کو سامنے لانے جو بدیشی حملہ آوروں کے خلاف برسرِ پیکار رہے تھے اس کے وقت تاریخ کی نئی کتابوں میں صرف تاریخی حقائق ہی شامل نہیں کیے گئے بلکہ پہلے سے موجود چند اسباق کو بھی حذف کر دیا گیا ہے۔

حال ہی میں ان ریاستوں کے وزرا تعلیم کی ایک مشاورت ہوئی تھی جس میں اب جو کمیشن پاس تیار کیا گیا تھا اس میں بھی اس مسئلہ میں کوشش کی جاتی ہے۔ عقیدہ کی [illegible] ۱۹۰۰ء میں کھوکھروں کا [illegible] میں شامل اس سنگھ موجودہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے [illegible] اس کی آبادی کی وجہ سے تاریخ میں نمایاں کی تھی تھی اس میں کوئی بڑی [illegible] نہیں کی تھی تاریخ کے [illegible] خدمات [illegible] ہوسکے [illegible] کی فراہم [illegible] میں ان [illegible] کو [illegible] سے [illegible] کی [illegible]

گو ملک میں بہت پہلے سے ایسی ایسی لائق تعریف [illegible] مگر اس کی [illegible] کی کمیٹی نظریات کے پھیلاؤ کے لیے وزیر اعظم نے اس کی صدارت [illegible] جس کے تحت ملک بھر [illegible] اسکول چل رہے ہیں۔ اتر پردیش میں ہی ایسے [illegible] کی تعداد ۳۲۵ ہے جس میں تین لاکھ [illegible] ان اسکولوں میں جو تعلیم پڑھائی جا رہی ہے اب وہ سرکاری سرپرستی میں بھیجے گئے اسکولوں میں بھی پڑھائی جا رہی ہے جس کے مدھیہ پردیش حکومت نے اس تعلیم کو پرائمری اور مڈل سطح کے مقابلہ مقدر کرنے کے انتظامات بھی تفویض کر دیے ہیں جہاں [illegible] زیر انتظام ۱۰۰ اسکول چل رہے ہیں۔

یہ عناصر اب اس ملک کی تاریخ کو [illegible] سے [illegible] کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل کے مورخ مسلم حکمرانوں کو انگریزوں کی طرح اس ملک کا انگریز ہیں سمجھتے تھے جو ملی حملہ آور اور لٹیرا قرار دیتے ہیں جہاں تک کہ جیسے وہ ان کو [illegible] نے [illegible] کی [illegible] اس ملک کو [illegible] وطن تصور کیا ایک [illegible] قرار دیتے ہیں جبکہ [illegible] سنگھ [illegible] کا [illegible] ایک [illegible] قیمت رکھتے ہیں [illegible] ہندو [illegible] کی تاریخ جو [illegible] کا ایک [illegible] قیمت رکھتے ہیں [illegible] اس [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی جنگ کو مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ راجپوتانے کے [illegible] پر [illegible] کا [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کر دیا گیا ہے [illegible] کو [illegible] کر دیا ہے۔

تعلیمی پالیسی میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ بنیادی طور پر ایسے مخصوص سیاسی جماعت کے مقاصد کی تکمیل کے لیے

میں شامل ہوئے تھے کی ذہنی کشمکش سے گزرنا پڑا۔ مدرسۃ العلوم علیگڑھ کی تہذیب اور اس کے مقاصد سے متعلق ہے۔ اس کے بانی سرسید احمد خاں کی تحریروں کا مطالعہ کرنے سے ہمیں اس کے مقاصد کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی تہذیب کو بھی بچایا جائے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی تہذیب کو بچانے کے لیے اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔

اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔

اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔

اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔

اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔

اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔ اس کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہیں تھا۔

اردو اگر خوبی کی لڑکیوں پر
نوخون ہے کا سر کیوں پر

جناب احمد یوسف
پٹنہ

بہار کی درسی کتابیں

رسول اللہ کے متعلق

(۱) ... by the tribe ... had spread over the whole ... ected to the ... Ancient India - class VI, P.III).

● قرآن خدا کا کلام ہے، یہ رسول اللہ کی تعلیمات کا مجموعہ نہیں۔

(۲) "مسلمان محمد صاحب کے علاوہ دیوتاؤں اور اوتاروں کی بھی پوجا کرنے لگے" سوشل صائنس، ریڈر صفحہ ۹۰

● مسلمان محمد صاحب کی پوجا نہیں کرتے محمد صاحب اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ان پر کلام پاک نازل ہوا اور وہ خاتم المرسلین ہیں۔ مسلمان مزاروں کی پوجا نہیں کرتے۔ قبر پر جانے سے عقیدت کے معنی پوجا نہیں ہوتے ہیں۔

(۳) "محمد نے ایک نئے دھرم اسلام کا پرچار کیا ... صفحہ ۲

● ... تک توحیدی کتابوں میں محمد صاحب لکھنے کی روایت تھی۔ مسلم مصنف نے "صاحب" کا استعمال بھی غیر ضروری قرار دیا۔

ہندستان میں مسلم عہد

(۴) "مسلم سماج ... صفحہ ۵

● مسلمان یہاں کبھی سید کبھی شیخ اور کبھی مغل بن کر آئے۔ اس لیے مسلم سماج کی اصطلاح غلط ہے۔

(۵) "مسلمان آکرمن ہوتے رہے" سوشل ... صفحہ ۲

- مسلمان کمزور کی وجہ سے بعض کمزور مسلمان کو بھی کہہ سکتے ہیں یا بعض دوسرے کمزور لوگوں پر بھی۔

(۲) "اس جملے کھلے ہوئے ہیں سارے کے مسلم عوام کا ہر ایک سے مدد سے حمایت کرنا ہے"

الاحسن، دوم، ہفتم، ششم

- دوسرے کو حسب کمزوری کا دار ہے تو جو ان میں کچھ کہہ ہو گا ان کا کمزور کے بیان کرتے ہیں۔

(۵) "عبارت میں مسلم ... استعانت ہو ..."

- مسلمان کی کمزوری کے سبب دوسرے بعض مسلمان ... وہ کر سکتے ہیں۔

(۶) "وہ جیسا کہ مسلم آرگن وار تھا تو مسلم کی استعانت کر جاتا تھا" اس میں اسے مسجد خاص ہی ہو فوری کو اس کا ان عبارت میں مسلم ... ایک کہہ جاتا ہے ...

- مسلم ... ہے کی طور پر ... ہے۔

(۸) ... مسلمان ... کی ...

- ... جاتا ہے کہ مسلمان کی ...

(۹) "... ہمیشہ ... کہہ بڑھ ..."

محمود ... سے متعلق

(۱۰) ... محمود کا ... کمزور ... ہے ...

- ... ایک ...

(۱۱) "... کے کمزور کی ... وہ ... مسلمانوں کی ... ہے ..."

- ... ہے ... ہے ...

ضیاء الدین ضیغمی

(۱۲) ... ضیاء الدین ضیغمی ... مسلمان ... کمزور ... ایک ...

● کیا مسلمان سے پہلے ایسا نہیں تھا؟

(۴) [illegible] تھا۔ سلطنت کا [illegible]

● کیا سلطنت پر [illegible] حکومت کا [illegible] تھا۔

تجزیہ

(۱۵) ہندوؤں کو [illegible]

● تجزیہ کے متعلق [illegible]

(۱۶) "ہندو [illegible]

ہندستان کی تاریخ۔ ۲۔ دوسرا حصہ، ص ۶۰

جبری مسلمان بنانا

(۱۰) [illegible]

● [illegible]

(۱۸) [illegible]

● [illegible]

اورنگ زیب

(۱۹) [illegible]

● علاقہ [illegible]

(۲۰) [illegible]

● علاقہ [illegible]

(۲۱) "اورنگ زیب [illegible]

● یہ کہاں تک صحیح ہے؟

(۲۲) "اورنگ زیب [illegible] ۱۶۵۹ء میں اس نے

(۲۲) [illegible]

(۲۳) [illegible]

قومی ترانہ

(۲۴) [illegible]

● [illegible]

● [illegible]

● [illegible]

[illegible] کی اضافت سے مسلمانوں کو لنگ کرنے کی پالیسی

(۲۵) [illegible]

(۲۶) [illegible]

● [illegible]

تعلیم اسلام

(۳۵) [illegible]

● [illegible]

متفرقات

(۳۶) [illegible]

(دستور بھارتیہ اتہاس ۔ ورشھ چھٹم) ص ۹۹

● [illegible]

(۳۷) [illegible]

● [illegible]

(۳۸) [illegible]

● [illegible]

(۳۹) [illegible]

(۴۰) [illegible]

● [illegible]

(۴۱) [illegible]

● [illegible]

(۴۲) [illegible]

(۴۳) [illegible]

● [illegible]

(۴۴) [illegible]

● [illegible]

(۴۵) [illegible]

● [illegible]

(۴۶) [illegible]

● [illegible]

(۴۷) [illegible]

(۴۸) [illegible]

(۴۹) [illegible]

●●

ڈاکٹر غلام ربانی

بہار کے اسکولوں کے نصاب میں داخل
تاریخ و سماجیات کی کتابوں کا جائزہ

1. Indian Certificate School Syllabus.
2. Central Board of Secondary Syllabus.
3. Bihar Secondary School Syllabus.

Mahmud of Ghazni عنوان

In 1013 A.D. Mahmud led an expedition against Bijay Pal, the Pratihara ruler of Kanauj, who fled to the without resistance. The Sultan is said to have destroyed as many as 15,000 temples and after forty returned to Ghazni.

The Muslim forces reached Ajmer where an envoy from Bijay Pal met them with gifts. Bijay Pal was forced to pay an annual tribute of 15,000 dirhams and to give his daughter in marriage to the Sultan.

Writing about the last invasion, Utbi says that the Sultan tried to destroy the idol of Somnath, but the people of the place offered him a large sum of money to desist from doing so. He refused their offer and destroyed the idol. According to Utbi, 50,000 people were killed in the battle for the temple and many more died on the way back to Ghazni. He also says that Mahmud carried away 20,000 slaves, 350 elephants and 400,000 camels loaded with booty.

عنوان The Results of Mahmud's Invasions کے تحت مندرجہ ذیل سطور میں

Sir Wolseley Haig in his book says:

"His wanton destruction of the temples of Hindus and Buddhists led to the decline and destruction of their art and architecture."

عنوان An estimate of Alauddin Khilji پر ۱۹۸۰ء میں لکھے گئے مضمون کی سطور

I says about Alauddin:

"Alauddin is a strong yet wise and cautious ruler. He is a strong and a capable ruler."

عنوان Akbar the Great کے تحت مندرجہ ذیل سطور میں

پیراگراف ۳:

[illegible]

مندرجہ ذیل جملے لکھے گئے ہیں:

[illegible]

that al Hindus Pathshalas and temple school should be demolished. The officers of Public morals were instructed to destroy Hindu place of worship. The Somnath temple at Patan, the Vishvanath temple of

eased to the ground and with their materials stately mosques were erected to feminate the cities.

Muhammadans to obtain relief from the insults of the collectors. Stipends and gifts were lavished on the ng posts were offered to them in public

اسی صفحہ پر مصنفین نے لکھا ہے کہ :

"The acquisition of a Qanungoship on condition of embracing Islam passed into a proverb."

صفحہ ۲۲۲ پر لکھا ہے کہ

"The peaceful evolution of Sikhism had received a rude shock when their fifth Guru Arjun Dev was executed at Lahore in A.D. 1606 under the orders of Jahangir.

Relations between the Sikhs and the Mughals took a crucial turn when Aurangzeb occupied the throne of Delhi.

Tegh Bahadur was summoned to the Royal Court was asked to choose between conversion to

صفحہ ۲۲۳ پر لکھا ہے کہ

اس میں مصنفین نے ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کے "Religious Persecution" کے واقعات کو شمار کیا ہے جو ہندوؤں پر ہوئے ہیں۔

جس کو صفحہ ۲۱۲ پر اس طرح لکھا ہے

"बाबर ने राजपूतों के खिलाफ युद्ध में विजय का नारा दिया था और अपने आदमियों को यह कहकर उन्हें विरुद्ध लड़ने के

लिए पुकारा था कि वे काफिर हैं और उनके विरुद्ध युद्ध करना उनका धार्मिक कर्तव्य है।"

"बाबर मध्य एशिया तथा भारत पर लूटेरे दलों तथा शासी सरदार, तैमूर तथा उजबेग के बीच की कड़ी है। एशिया के दो क्रूर विजेताओं चंगेज और तैमूर का खून उसकी नसों में दौड़ रहा था और तातारों की सांस्कृतिकता तथा आकांक्षा उसे विरासत में मिली थी।"

और आगे सोचने पर मजबूर करता है।

"1612ई० में ही उसने यह आदेश निकाल दिया कि उसके साम्राज्य में उसके पिता के शासनकाल में जिनके प्रतिष्ठानों का निर्माण आरम्भ किया गया था उन सबको पूरा करा दिया जाय। इस आदेश के अनुसार केवल बनारस में ही 76 प्रतिष्ठानों को ध्वस्त करा दिया गया। कुछेसकर के हिन्दू मन्दिर तोड़वाये गये और उजाड़ सिंह के पुत्रों को मुसलमान बना लिया गया।"

शाहजहाँ के शासनकाल का साधुवर मोरल उसे द्वारा निर्माण कराये गये भव्य भवनों पर आधारित है मगर यहाँ हमें यह

यहाँ भूलना चाहिए कि इन भवनों का निर्माण प्रजा का रक्त-शोषण करके किया गया था। अमीरों के धन को छीनकर प्रजा पर अत्याचार कर लगाकर जमा किया गया था और मजदूरों से प्राय: जबरदस्ती काम लिया गया था इस प्रकार शान-शौकत के लिए वह साधारण का अत्याधिक शोषण किया गया था।"

[illegible]

अपने शासनकाल के पहले वर्षों में उसने मन्दिरों के गिराने का शाही फरमान जारी किया। इसके द्वारा अहमदाबाद प्रदेश में और बनारस में 22 मन्दिरों को गिरा दिया गया। हिन्दुओं को मुसलमान बनाने के लिए प्रेरित किया तथा इस्लाम धर्म स्वीकार करने के लिए बाध्य किया।

[illegible]

[illegible]

"औरंगजेब ने अनेक हिन्दू मन्दिरों को गिराने के आदेश जारी किये। जिस समय वह गुजरात का सूबेदार था उसी समय से उसने हिन्दू मन्दिरों के विध्वंस का कार्य आरम्भ कर दिया। अहमदाबाद के चिन्तामणि मन्दिर में गो-हत्या कराकर उसने उसे मस्जिद में परिवर्तित करवा दिया।

सिंहासनारूढ होने ही उसने यह घोषणा की कि राज्य में
मदनपुर का प्रत्येक ही व्यक्ति है जो स्वयं विद्वान
आदि। शासन में बाधारूप जो भी उसके न्याय प्रकाशित
की कि मंत्रिपुत्र ने स्वप्न का व्याख्यान है जो स्वयं रूप से
दिये आदि। उसके राजा व्यवहारों का दान से विचार करते।
उसकी घोषणा सुनकर ने बालक की सत्यनिष्ठा का सम्मान
बनाकर उन्हें सुरक्षित व्यवहार स्वयं न्याय का विशेष करते का
प्रदान करने के [illegible] न्याय की [illegible]
[illegible] करवा दिया।"

[illegible]

●●

پروفیسر ایس۔ اے۔ ایچ حقی
صدر شعبہ

بہار کے اسکولوں کے نصاب میں داخل

تاریخ و سماجیات کی کتابوں کا جائزہ

بھارت ماتا کی تصویر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible]

۱۔ حکومت روس نے اس بات کی درخواست کو بیش نظر رکھتے ہوئے اس میں ایک مشترکہ تہذیب جاری و ساری ہو جائے [illegible]

۲۔ [illegible]

[illegible]

A Combined Text Book of History & Civics

(Fourth Revised Edition 1986)

[illegible]

یہ کتاب [illegible] N C E R T [illegible] کی مدد سے [illegible] کے لیے مرتب کی گئی ہے۔

اس کتاب میں [illegible] سال [illegible] سے لے کر [illegible] تک کے عہد کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر باب کے آخر میں [illegible] کے بارے میں سوالات دیے گئے ہیں۔ [illegible] کتاب کے آخر میں [illegible] کی فہرست دی گئی ہے۔

Medieval India حصہ دوم ستیش چندرا [illegible]

میں نے عابد و رجب [illegible] سے [illegible] کر خوشی ہوئی [illegible] میں اس کے وسیع نقطہ نظر، [illegible] کی طہارت [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ہو

یہ کتاب [illegible] مشہور [illegible] ہے۔ [illegible] جس [illegible] سیکولر [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] تصور [illegible] کے [illegible] کیا گیا ہے۔

یہ [illegible] ۵۲۵ [illegible] صفحات میں [illegible] کے [illegible] تک [illegible] ہے۔ پروفیسر ستیش چندرا نے ان طاقتوں اور ان عوامل کو [illegible] ہے جنہوں نے [illegible] میں ہندوستانی سماج اور اس کی تہذیب کو [illegible] اور اس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی ہے۔ مختلف [illegible] کے [illegible] مذہب کے عوام کی [illegible] پر جو ابھوں نے ہندوستانی سماج اور تہذیب کی ترقی کی راہ میں [illegible] تھیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(برائے درجہ ہشتم)

[illegible]

جناب شفاق علی
لکھنؤ

تاریخی کتب میں زہریلا مواد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ڈاکٹر اخلاق اثر

مدھیہ پردیش کی درسی کتابوں میں دل آزاری

درسی کتابیں جو کچھ سے لئے تعلیمی مواد کے معیار و مقدار کا نمونہ ہوتی ہیں ہیں [illegible] معلومات [illegible] کے علاوہ ایک [illegible] ہیں [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے۔ ان کی حیثیت [illegible] بھی [illegible] [illegible] کرتے ہیں [illegible] کے باوجود [illegible] حیثیت [illegible] [illegible] بھی [illegible] ہے۔

[illegible] کتابیں [illegible] [illegible] [illegible]

کرتے رہتے ہیں اور بعض اوقات تو ایسی غیر حقیقی اور بے بنیاد باتیں بھی سننے میں آتی رہتی ہیں جو کبھی کبھی کسی نہ کسی طرح ان فرقوں کے عقائد کا حصہ بن جاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ باتیں تو ایسی ہوتی ہیں جو کبھی بھی کسی فرقہ کا عقیدہ نہیں رہیں اور کچھ باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو کبھی کسی فرقہ کا عقیدہ رہی ہوں گی لیکن اب نہیں ہیں۔ کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو کسی فرقہ کے ذیلی فرقوں میں تو ہیں لیکن اصل فرقہ میں نہیں ہیں۔ ان کا سبب اس طرح بنتا ہے کہ ان فرقوں کے بانیوں سے وابستہ عقیدت کے علاوہ قومی رجحانات، علاقائی اثرات، زمانے کی تبدیلی اور مختلف طبقوں اور فرقوں میں ہونے والی سازشیں بھی کبھی کبھی ان میں تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔ مگر ہم ان تمام باتوں کو، جو کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی فرقہ کا عقیدہ رہی ہیں یا اب ہیں، بلا تفریق مذہب و ملت ہر اعتراض کیا گیا ہے۔

عقیدہ ۔ ہر وہ بات جو کسی مذہب یا فرقہ کے ماننے والے اس کی اصل میں خاص بنیاد پر مانتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اس مذہب یا فرقہ کے ماننے والے کہلاتے ہیں، عقیدہ کہلاتی ہے۔

ہم ایک ہی ماں کی اولاد ہیں؟

ڈاکٹر [illegible] کے اس بیان کی [illegible] مختلف [illegible] اور [illegible] انتہا [illegible]

بالکل [illegible] نے تو [illegible] [illegible] سرکاری دفتروں میں [illegible] رشتہ [illegible] [illegible] [illegible]

کے اندر میں محبت کو ساری چیزوں پر فوقیت دیتا ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق
انسان کے اندر سے ہوتا ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔

مذہب کی تعلیم میں یہ بات بہت اہم ہے کہ انسان کو اپنے اندر سے محبت کرنی چاہیے اور یہ محبت کا جذبہ ہی
ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔

دوسری طرف [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
۱۹۴۰ء کی [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
تھے۔ ایک [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
ہم ایک ہزار سال [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔

نوجوان [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
نظریہ پیدا ہوتا ہے [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
ایک سو سے برس کی غلامی کا دور کہا جاتا ہے [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
ہے۔ درسی کتاب کے علاوہ [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
کہا گیا ہے اور اس دور کی کتابوں میں [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
"[illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
[illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔

اس اقتباس میں [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
تو اچھی [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
امتحان کا پرچہ اسلام [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
دہ بار امتحانات منعقد کرتا ہے۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء کے بارہویں درجے کے امتحان میں انگریزی [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔

"یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات مذہب [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
جاتا ہے اور [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔
جناح اور اس کے ساتھیوں کا [illegible] اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔ اس کا تعلق صرف مذہب سے ہے۔

[illegible] اور دوسری کتاب کی نسبت سے قبل ہونے کا اصول قومی عقائد سے ہٹ کر اور منفی پہلوؤں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ مثلاً ایک خاص موضوع سے متعلق کتابوں میں مصنف کے نام کے ساتھ [illegible] کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ ایک ہی مصنف کی متعدد کتابیں ہوں تو ان کے نام بھی [illegible] کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح کتاب کے [illegible] کو دوسری کتابوں سے ممتاز کرنے کے لیے [illegible] کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ [illegible] کے الفاظ بھی [illegible] کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ [illegible] کے الفاظ بھی [illegible] کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ [illegible] کے الفاظ بھی [illegible] کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۵۵

ڈاکٹر سید معاذ حسین

مدھیہ پردیش کی درسی کتب میں مسلم تاریخ کی یک طرفہ ترجمانی

مدھیہ پردیش کے سکولوں میں پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک پڑھائی جانے والی سماجی کتابیں حکومت مدھیہ پردیش کے محکمۂ تعلیم کی جانب سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان کتابوں میں ایک سرکاری ادارہ مدھیہ پردیش پاٹھیہ پستک نگم جو کتابیں شائع کرتا ہے، وہ ساتویں جماعت کے متعلق معلم کتابوں کو چھوڑ کر باقی سب کتابیں عیسائی طلبہ کو مدرسوں میں تیار کی جاتی ہیں۔ اگر گجراتی یا اردو میں پڑھائے جانے کے لیے ان کا گجراتی یا اردو ترجمہ حکومت کی جانب سے شائع کیا جاتا ہے۔

تاریخ کا مضمون پڑھاتے ہوئے ہر سال حکومت مدھیہ پردیش کی تعلیم کے محکمے کے نصاب تیار کرنے والے ماہرین اپنی ذہنیت کے مطابق کتابوں کی تبدیلی کرتے رہتے ہیں۔ ساتویں جماعت کے طلبہ کے لیے تاریخ کی جو کتاب تیار کی جاتی ہے اس کا تعلق ہندوستان کی اسلامی تاریخ سے ہوتا ہے۔ ساتویں جماعت کے طلبہ کی عمر عموماً بارہ سال کی ہوتی ہے۔ یہ عمر تاریخی اعتبار سے ایک نہایت نازک مرحلہ ہوتا ہے۔ یہی وہ عمر ہے جب بچے کے ذہن پر جو نقوش ثبت ہوتے ہیں، وہ عمر بھر ان کے ذہن سے محو نہیں ہوتے۔ اگر ان کتابوں میں مسلمان بادشاہوں کے بارے میں غلط باتیں لکھی جائیں تو وہ ہمیشہ کے لیے ان کے ذہن میں راسخ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد ان کتابوں اور اساتذہ کی مدد سے بھی ان غلط فہمیوں کو دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو بچوں کے ذہن میں مسلمان بادشاہوں کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں، ان کا ذمہ دار ہمارے ملک کی درسی کتب اور اساتذہ کا ایک بڑا حصہ ہوتا ہے۔

مدھیہ پردیش کے سکولوں میں تاریخ کے مطالعہ کے لیے جو کتابیں مقرر کی گئی ہیں، ان کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان میں حقائق کو کس طرح مسخ کیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں مسلمان بادشاہوں کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں، ان کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

ساتویں جماعت کی تاریخ کی کتاب میں مسلمان بادشاہوں کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں، ان کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

ساتھ بڑھا نمک مرچ کے لیے۔ میدان جنگ کے لیے روانگی کے وقت مصنف کو تفصیلات کا اجتناب کرنا پڑتا ہے اور یہ طے کرنا پڑتا ہے کہ مطلوب معلومات کے کس حصے کو ہیروؤں سے متعلق کیا جائے کس تفصیلات کو بیان کیا جائے۔ یہ طے کرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں یہ مسئلہ بعض خاص بات کو اجاگر کرنے کے لیے بعض حقائق پر بار بار روشنی ڈالنا اور بعض دوسرے حقائق کو نظر انداز کرنے سے ہم یک مالکانہ تاثر پیدا کرتے ہیں۔ حکومت مدھیہ پردیش نے ذرا جلد سے کتابیں پڑھنے کے لیے جو تاریخ کی کتابیں تیار کی ہے اس میں کبھی حقائق کی اس ایک خوبی کی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً

محمود کو مندروں کے لوٹنے کرنے سے ایک ورا بھی ہوا۔ اس نے دریوں کو توڑا۔ اس سے وہ دھارمک فیتا بھی بن گیا اور مسلم جگت میں اس کی دستی ہے۔ لکھا گیا

"وہ اسلام کا بھی بڑا انوپائی تھا (ہیرو) اور دھرم پرچار کے لیے اس نے بڑا کوش تھا... اس نے مندروں میں جمع سونے چاندی اور جواہرات کو لوٹا اور انھیں سٹ کیا۔ یہ دھن لے کے بعد وہ مندروں اور گرووں کی ٹوٹی پھوٹی اسے پناہ دیوتا کو توڑ کر گرووں کو چار کر مندروں تھا مورتیوں کو لوٹ کر غزنی لوٹ گیا..."

اس کے محمود کے حملوں کے تاریخی بحث کرتے ہوئے بڑے دعوے سے یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے بعد مندروں اور مورتیوں کے لیے سٹ ہو ہمیشہ کے لیے سٹ ہو ہمیشہ بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

"کشمیر کے ایک ہندو دوں کو مل پورا کی حکومت مسلمان بنا گیا۔ نیز ترکی وجیتاؤں نے اسلام کے پرتی ہمدردی کے من میں گھر بھاؤ العزت کا جذبہ پیدا کیا۔"

ترکوں کی کامیابی کے اسباب کا جائزہ لیتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے:

"راجپوت دھرم یدھ (دھارمی وجے) کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ترکوں نے اسلام کے جنگی اخلاق کو یہ دھیان نہ دے کر کیول وجے کو یہ مکتبہ مقصد بنایا۔ اس لیے یدھ میں چھل کپٹ سے بھی کام لیے گئے۔"

گویا یہ لڑائیاں حکومت اور اقتدار کی لڑائیاں نہیں بلکہ حق اور باطل کی لڑائیاں تھیں اور راجپوتوں نے حق شناسی کا پورا پورا ثبوت دیا جب کہ ترکوں نے ہر ممکن غیر اخلاقی ذرائع استعمال کیے۔

۱۔ [illegible] ۲۔ ایضاً ص ۲۰۰۔ ۳۔ ایضاً ص ۲۰۰۔ ۴۔ ایضاً ص ۲۰۰۔

ہندستان کی تاریخ کو مذہبی نقطۂ نظر سے دیکھنے اور پرکھنے کا یہ انداز اس
درسی کتاب کا خاصہ رہا ہے جسے پڑھ کر ہندو پرستاروں کی نئی نسلیں تیار ہوئیں۔ [illegible]
علاوہ ازیں حملہ آوروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے:

"حملہ آوروں کے حملے ہمیشہ تب ہوتے تھے جب ہندو آپس میں لڑ رہے ہوتے تھے۔ کبھی
ایک راجہ دوسرے کو شکست دینے کے لیے سلطان کو
ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت بھی دیتا تھا۔ لیکن ایسے واقعات
کم ہیں۔ زیادہ تر حملہ آوروں کی فوج درّوں کے راستے آتی تھی۔ سب سے پہلی مٹھ
کے ہندو بھی اکٹھے ہو کر ان کا مقابلہ کرتے تھے۔ اسی لیے لوگ سمجھتے ہیں کہ
ہندو فوج ہمیشہ ہی حملہ آوروں سے لڑتی رہی ہے۔"[1]

یہ نظریہ تاریخ بھی کے عہد میں سرکاری حکومت میں اہمیت کا حامل رہا ہے۔ یہ گیا ہے۔

تاریخ میں ہندوؤں کی [illegible] پر تنقید سے ہندو [illegible] مطمئن کی اور بھی زیادتی ہوئی ہے[2]
سلطنت کے عہد کے [illegible] میں بھی ہندو زیادتیوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے لیکن اس
کی ساتھیوں کے [illegible] ایک مثال پیش کی ہے۔ چنانچہ لکھا گیا ہے:

"[illegible] کے [illegible] سلطان کا بھتیجہ [illegible] مسلمانوں سے بھی زیادہ کر کے بھی مل پوجا [illegible]
[illegible] سلطان کے [illegible] کے [illegible] کر کے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کو
[illegible] ایک [illegible] مسلمانوں [illegible] تھا۔ [illegible] (اس [illegible] فوج)
[illegible] کی [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کھسوٹ لوٹی۔
[illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"[3]

[illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]:

"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"[4]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]:

"ہندوؤں کا [illegible] جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

"مسلمانوں سے ہیں تعلق رکھتے تھے۔ بعض تو ان کے درمیان شادی بیاہ بھی ہوتی تھیں ویسے یہ ان کی رکھت کے بعد بھی رعایتیں دیتا رہتا تھا جو ہندو ہونے کے ناتے انہیں حاصل تھیں سوتا نہیں تھی۔

مسلمانوں کے تعلق سے ہندو سماج میں کئی برائیاں پیدا ہوئیں۔

"ترکوں کے برصغیر کے ہندو سماج میں بھی ستر برس کا ایک طویل عرصہ گذرا۔ ان میں ہندو عورتیں پردہ کرتی تھیں۔ ترکوں کو بھی ورثہ میں یہ چیز ملی تھی وہ بھی اپنی بیویوں کو پردہ میں رکھتے تھے۔ ان برہمنوں کے کارندوں کی ساتھ تھی بہت گہری۔ اونچی حویلیوں کو چھوڑ کر ایسی ہی حویلیوں میں رہنے لگے جیسی ترکوں کی تھیں۔ یہ بھی اپنی بیویوں سے وہی برتاؤ کرنے لگے جو ترک کرتے تھے۔"[1]

مذہبی حالت کے جائزے میں ایک مارہٹہ مسلمانوں کی بابت یہ رائے دی گئی ہے:

"ان کے ترکی سلطان سلیم کے کرتوت ایسے تھے۔ جن سے ہندوؤں نے ہندوؤں کے مندروں اور مورتیوں کو بھگ بنا تھا انھیں طرح طرح کے بہروپ (بھیس) بدلے کر اور بہلا پھسلا کر کے مسلمان بنانے کے لیے بھیجا گیا۔ مگر نرم دل لوگوں نے ان (مبلغین) کی بہلکا کرنے کے لیے تھا نسوروں اور چھوتوں نے ہندو سماج کی تیار کی ہوئی تھی اسلام دھرم قبول کر لیا۔"[2]

مغل بادشاہوں کے مخصوص رویہ کے تناظر میں مارہٹہ راج پر تبصرہ کرتے ہوئے شیوجی کے خاص مقاصد بیان کرتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے:

"ان کے راجیہ کا اُدیشیہ (مقصد) ہندو سوراجیہ کی سنستھاپنا و ہندو دھرم رکھشن اور گو گھاتے کی رکھشا کرنا تھا۔ شیوجی کے راجیہ کا دوسرا مہتوپورن سنستھاپنا ہندو دھرم ایوم اور سنسکرتی کی رکھشا تھا۔ رکھشن کرتا تھا۔ انھوں نے مکتیوں کے سنتوں اور مٹ و مگ زیب کے ایاچاروں سے پرتیگیان (انتقام) لینے کے لیے جو کہ ان کے دھرم جو اس ۱۹ سوگ استھان ایک پرمتو مسجدوں کو نہ کبھی توڑا یا کبھی قرآن کا اپمان کیا۔ اس بھانتی انھوں نے ہی مارہٹہ کی دھرتی سے نمک مسلمانوں کو بھی مکت کرا دیا۔"

۱۔ ساماجک و دھیان۔ درجہ ۔ ۱۔ ارمان ہندی اجتماعی تاریخ کے متعلق پر تجویز ہیں پر تبصرہ ملاحظہ ہو ڈیسائی ٹھیلیٹنگ آف ہوا۔ ص ۴۰۔

۲۔ ایضاً ص ۴۸۔ بحوالہ ص ۴۹۔ ۴۔ ایضاً ص ۱۲۰۔

اسی کتاب میں علامہ اقبال کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے۔

"محمد اقبال نے بھارتیہ مسلمانوں کے لیے ایک پرتھک راشٹر کی کلپنا کی تھی۔ محمد اقبال ایک دارشنک (مفکر) اور وِدوان (عالم) تھے جن کی نظموں میں ملت اسلامیہ (مسلم بھارتی) کے زوال پر تھیں سے سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا کے دوار مسلمانوں کے لیے ایک پرتھک راشٹر کی کلپنا سے پیش کیے ہوئے پرکاش کو پڑھ کر ہوا۔ آخر میں ایک اور بات کہہ دینا ضروری ہے کہ اقتباسات پیش کرنے کے اصل مقصد کو ہی ذہن میں رکھا گیا ہے اور ان کے ذریعہ کسی طرح کی ٹھیس پہنچانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اگر پھر بھی کسی نے ان سے ٹھیس محسوس کی ہو تو ہم اس کے لیے کھید پرکٹ کرتے ہیں۔ ہم نے ان اقتباسات کو صرف اس لیے پیش کیا ہے کہ ان کے ذریعہ ہم اپنے بچوں کو ان کے مذہبی اور بزرگوں کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنے میں مدد دے سکیں۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں میں سے لیا ہے جو ہماری حکومت کے ذریعہ منظور شدہ ہیں اور جنہیں ہمارے بچے پڑھتے ہیں۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کے سیاق و سباق سے الگ کر کے نہیں پیش کیا ہے۔ ہم نے ان کتابوں کے مصنفین کے نام بھی دیے ہیں۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے صفحہ نمبر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے ایڈیشن کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے پبلشر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے سال اشاعت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے مقام اشاعت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے صفحہ نمبر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے ایڈیشن کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے پبلشر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے سال اشاعت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہم نے ان اقتباسات کو ان کتابوں کے مقام اشاعت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) نے اسکول کے درجوں اور بارہویں درجوں کے لیے تاریخ کی جو کتابیں تیار کی ہیں، ان میں سے دو ہندوستان کی تاریخ کے مسلم دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی ایک جلد میں پروفیسر ستیش چندر (جنہوں نے شیر شاہ کے بارے میں تاریخی طور پر غلط بیانی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان میں سے کسی کو اسلام سے سروکار نہ تھا، جو ان کے آگے سجدہ ریز ہوتے انہیں وہ اپنے علاقے پر حکومت کرنے دیتے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض دوسری وجوہ سے اس کی سلطنت کو پورا یا جزوی طور پر اپنی عملداری میں شامل کرنا پڑے۔ محمود غزنوی اور محمد غوری، ان دونوں نے ہندوستان سے کام لیا۔ لیکن دونوں نے ہی اپنے مقاصد کے لیے اور نہ ہی ہندوستان کے دوسروں کی لوٹ مار کے لیے اسلام کا سہارا لیا۔ اگر ہی ترکی سلاطین کے عہد میں مندروں اور مسجد و مدرسے کی تعمیر کرتے ہوئے پروفیسر ستیش چندر نے یہ لکھا ہے:

"ہندوؤں، جینیوں وغیرہ کی عبادت گاہوں کی جانچ ان کی پالیسی شریعت کے مطابق تھی اور اسلام کے مقابلے میں نئی عبادت گاہوں کی تعمیر کی ممانعت کرتی ہے۔ لیکن اس نے پرانے مندروں کی مرمت کی اجازت دی کیوں کہ عمارتیں ہمیشہ نہیں چلتیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ گاؤں میں جہاں اسلام پر عمل نہیں ہوتا تھا، مندروں کے قیام پر کوئی ممانعت نہیں تھی، اور نہ ہی گھروں میں۔ لیکن جنگ کے زمانہ میں یہ کھلے دل کی پالیسی نہیں اپنائی جاتی۔ اس وقت اسلام کے دشمن چاہے وہ انسان ہوں یا

۱۔ ستیش چندر، قرون وسطیٰ کا ہندوستان، حصہ اول، ص ۲۵۔

SATISH CHANDRA, MEDIEVAL INDIA, PART-I, p. 25

TEXTBOOK FOR CLASSES XI-XII, NCERT, 1978 p. 40

نصابی کتابوں میں تبدیلی فسطائیت کا پہلا عمل

سندستان کی تاریخ کو مسخ کرنے اور فرقہ پرستی کے نظریہ کو تاریخ کو مسخ کرنے کی سازش پر مبنی ہونے
اور حکومت سے ہی عمل ہو رہا ہے تاریخ کے نصاب کو بدلنے کا کام بی جے پی کی حکومتوں سے ہی
تاریخ کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی مہم شروع کی تھی۔ اس نے جو وہ تعمیر کی ہے اس کی بنیاد پر
قوم پرستی کے بعض پہلوؤں سے متاثر ہوئے تھی تاریخ کو مسخ کرنے سے

ملک کی آزادی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ آزادی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ ملک کی آزادی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

تاریخی معلومات کا بھی بڑا حصہ نصابی کتابوں میں شامل ہے۔ اسکولوں کے نصاب

نصابی کتابوں کی تیاری میں تبدیلی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ ملک کی آزادی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

کتابوں کی تیاری کے لیے مشترکہ مرکزی ادارہ (این سی ای آر ٹی) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارہ نے تاریخ کی کئی نصابی کتابیں تیار کی ہیں۔ ان کتابوں میں متعدد مورخین نے لکھی ہیں۔ یہ کتابیں مالدوم سیکولر اور معروضی حامل ہیں۔

ان نصابی کتابوں کی آزادی نے تاریخ کی تعلیم کے لیے دیگر مواد کا جائزہ لینے اور ان میں کمی کو تبدیلیوں کو دور کرنے کے لئے بھی ایک پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ سیکنڈری درجہ تک پڑھائی جانے والی نصابی کتابوں میں عام طور سے ریاستی حکومت کے مختلف ادارے تیار

تحصیل نہ ہو۔

تاریخی پس منظر

اہمیت کے خلاف پیش

ہو جاتا ہے۔ ... خیالات ... نہیں ... اس وجہ سے ... زیادہ ... مگر ... کا ... محسوس ... ہے ... ...

... ...

[illegible] فرقہ واریت کے [illegible] فرقہ واریت کے [illegible] فرقہ واریت کے [

کی روایتی تہذیبی اور سماجی قدروں سے مزین ہے"

اس کتاب سے متعلق جو اعتراضات کیے گئے تھے ان کو دیکھنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اصل اعتراض ان کتابوں کے سیکولر اور سائنسی مزاج پر تھا جو صدیوں سے نصاب کی تشکیل کے لئے اپنایا جاتا تھا

کتاب کو مسترد کرتے ہوئے کہا گیا کہ "یہ کتاب ہمارے قدیم مذہبی ورثے کی اہمیت کو کم کرتی ہے اور ہمارے بچوں کو ہمارے قدیم صدیوں پرانے مذہبی ورثے سے دور کرتی ہے" جو صحت پالیسی کے برعکس ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ یہ کتاب صحت پالیسی کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اس میں اسلام کے بارے میں کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔

میری وہ مخلوط مر ...

انتظامی فرقہ پرستی

... یہ ہے کہ اصل حل کے متعلق بے معنی ہو جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ...

... کہاں کہاں حوالہ ملتے تھے ... یہ شبہ ہے کہ ... اس نے ... شیخ کی ... جیسی ...

... یہ ہے کہ ... ہے کہ ... ہے کہ ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

... ہے ... ہے ... ہے ...

درس و تدریس اور تعلیم میں مصروف تھے۔ وہ جنگلوں میں رہتے تھے، جبکہ دوسرے لوگ شہری زندگی گذار رہے تھے، اور مشترکہ 'سندھو سرسوتی' تہذیب سے دور رہ کر تک تجارت کرتے تھے۔ آج کا ہندستان بھی ایسا ہی ہے جہاں چھلاکھ گاؤں ہیں جب کہ شہروں کی تعداد چھ سو ہے۔ دونوں کے معیار زندگی میں فرق ہے حالانکہ دونوں ہی زندگی کے یکساں قدروں کے حامل ہیں۔

بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت نے حال ہی میں ہائی اسکول اتہاس' بھاگ ایک' کے نام سے جو نصابی کتاب شائع کی ہے، اس میں اس "تحقیق" کو شامل کیا گیا ہے۔

ہندستانی کلچر کیا ہے؟

نصابی کتاب میں تبدیلی کی نوعیت حال سے زیادہ "سندھو سرسوتی" تہذیب سے متاثر ہے، اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ اسے یہ پرچار کیا جا رہا ہے کہ سندھ تہذیب کے کلچر و تہذیب کے اصل حامل تو آریہ ہی ہیں یہ کہا جا رہا ہے کہ آریائی دور میں جو کلچر پنپا سو جو بنیادی طور پر ہندو کلچر ہے وہی اصل ہندستانی کلچر ہے، بعد میں جو کچھ ہوا وہ تو غیر ملکی جارحیت کا نتیجہ ہے جسے پورا کرنا چاہیئے۔ جو لوگ جن کے آبا و اجداد یہاں کے نہ تھے وہ ہندستانی نہیں تھے اور نہ ان کا کلچر قدیم سندھ کلچر کا جزو نہیں ہے، وہ ہندستانی کلچر نہیں ہے

ایک جاپانی نامہ نگار نے تربیت دیش کے وزیر تعلیم سے سوال کیا تھا کہ آریائی ہندستانی تھے اگر اس تھیوری کا ثبوت موجود ہے تو اسے پہلے نصابی کتابوں میں کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ انھوں نے جواب دیا "یہ سابقہ حکومتوں کی غلطی تھی۔ در اصل سے نصاب میں شامل کرنا ان پارٹیوں کے انتخابی حساب و کتاب کے خلاف ہوتا کیونکہ انھیں پھر آریہ ہندو دھرم شیو سینا اور ہندو پرتیا کی بات کرنی پڑتی۔ اس سے کافی لوگ خاص طور سے مسلمان ناراض ہو جاتے اور انھیں ووٹ جنگ کھونا پڑتا۔"

ایرانی قوم کا ہی ہندستان نام نے اسے ہندو دھرم، اس کے دیوی دیوتاؤں اور بعض تاریخی کرداروں سے جوڑنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ جو لوگ باہر سے آئے تھے وہ ہندستانی نہیں ہو سکتے ہیں۔

مقامی لوگ ہی اصل ہندستانی ہیں' وہ جو مقامی نہیں ہیں وہ کم ہندستانی ہیں' اسی تھیوری کی وجہ سے مدھیہ پردیش کی کانگریسی حکومت راجپوتوں کے دباؤ میں آ گئی تھی کہ یہ بی جے پی کی ایک کتاب کے ان پیراگراف پر سیاہی پھیر دیے جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ راجپوت دراصل ایک غیر ملکی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں بتایا گیا تھا کہ یہ غیر ملکی نسل دراصل دوسری صدی قبل مسیح سے چھٹی صدی عیسوی کے دوران ہندستان میں

[illegible] کر آباد ہو گئی تھی۔

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] کے [illegible] تک [illegible] سو [illegible] کی [illegible] "شب تاریک" کا تسلسل ہے۔ [illegible] کی [illegible] کی [illegible] قائم [illegible] "شب تاریک" کا تسلسل ہے۔ جس [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ہو گئی [illegible] ہو گئی۔ سکھ [illegible] نے "شب تاریک" کی [illegible] کو [illegible] کی [illegible] عطا کر دی ہے۔

[illegible] کی [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

کی علامت ہے۔"

کی تعمیر کے لیے حکم دیا گیا۔

اس کی تعریف کی۔

سنگھی تعلیمی بورڈ

[illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

ڈاکٹر نور الحسن خاں

عہد وسطیٰ کے ابواب برائے ہائر سکنڈری کلاسز

ہندستانی تاریخ کے پرچے کا ایک جائزہ

(۱۹۶۴ء۔۱۹۷۲ء)

کا در صرکھتی تھ، تھیں ہاتھ سے

حکومت کی اہمیت۔

- علاؤالدین ۔ نظم و نسق
- شیر شاہ ۔ نظم و نسق

مالیہ تصنیفات ۔ نظم و نسق

- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

جناب خواجہ معین الدین

گجرات کی نصابی کتابیں برائے درجہ چہارم تا ہفتم

علم معاشرت کا جائزہ

[illegible]

آج بھارت ایک جمہوری ملک ہے [illegible] قومی وحدت [illegible] مختلف [illegible] ملک [illegible] ہیں [illegible] ان [illegible] ہیں [illegible] ان [illegible] ہیں [illegible] ان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

[illegible]

[illegible] مذہب کا خاص اور
[illegible] کے [illegible] علم [illegible] کے [illegible] کو کھولتے پانی
[illegible] [illegible] [illegible] [

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مارکی فتنہ عام برپا کیا۔

جناب الیاس قریشی

گجرات کی درسی کتابوں میں زہر

جماعت پنجم :

۱۔ سبق نمبر ۱۳ صفحہ نمبر ۶۴ پیراگراف نمبر ۳ : [illegible] سے [illegible] پہلے عبارت پڑھ کر [illegible] حملے کی وجہ سے یہ [illegible] کی خلافت [illegible] کے ساتھ ہی [illegible] کے دارالخلافہ [illegible] عطا کر سکیں۔

۲۔ سبق نمبر ۱۴ صفحہ نمبر ۶۹ پیراگراف نمبر ۲ : [illegible] کی قوم کو اسلام [illegible] قبول کرنے [illegible]

۳۔ سبق نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۸۲ پیراگراف نمبر ۲ [illegible] کو توڑنا [illegible] کی فوج کے ساتھ [illegible] کے [illegible]

۴۔ سبق نمبر ۱۸ صفحہ نمبر ۸۴ پیراگراف نمبر ۱ [illegible]

جماعت ششم :

۱۔ سبق نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷ پیراگراف نمبر ۱ : [illegible] حکومت کا [illegible] حرص تھی۔ اس نے سومنات کے مندر کی دولت کی [illegible] کرنا چاہا تو [illegible] کے لیے سومنات پر حملہ کیا۔

۲۔ سبق نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰ پیراگراف نمبر ۲ : "محمود غزنوی کیسا [illegible] ہیرے، جواہر اور [illegible] لوٹ کر غزنی لایا۔ اس لاکھ سے زیادہ کاریگروں میں سے [illegible] کے [illegible] کی ٹوٹ ہوئی۔"

۳۔ سبق نمبر ۶ صفحہ نمبر ۲۲ پیراگراف نمبر ۲ : "[illegible] [illegible] [illegible] [

کرنے میں حریہ کو معاف کر دیا تھا وہ اس نے پھر سے دھوں کر سا شروع کیا۔ میں نے تقریبات پر پابندی عائد کی۔ مندر گرا کر مسجدیں بنوائیں۔ ہندوؤں کو مسلح رہنے سے منع کر دیا۔ انھیں گھوڑے پر سواری اور بکی میں بیٹھنے سے روک دیا۔

۶۔ سبق نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴ پیراگراف نمبر ۱: اس نے تیموں کے ساتھ بھی نصف [illegible] سلوک کیا۔

۷۔ سبق نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴ پیراگراف نمبر ۲: [illegible] میں ہی سب سے بڑی پیسی سے سب کو شکست دیا تھا، وہ بھی اس حقیقت سے واقف تھا کہ اس کی ساری زندگی کی ساری جنگوں میں فتح ہوئی ہے۔

۸۔ سبق نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴ پیراگراف نمبر ۳: [illegible] کو قتل کرنے کے لیے، وہ بھی کامیاب ہو سکے، اس کو وہ ہلاک کرنے کے لیے نصف خانے بنوائے۔ [illegible] تیموری کہ یہ بھید معلوم ہو گیا۔ وہ پہلے سے تیاری کر کے بیٹھ گیا۔ نصف خون تیموری سے، استاد طالیقے سے، اور کسی وقت تیموری کی گردن ملا دیں۔ [illegible] ایک جگہ تیموری سے ہو جائے کی رہ گئی ہیں بھی تیموری سے، جگہ جگہ سے نصف خاص کاٹ دیتے ہیں۔

۹۔ سبق نمبر ۱، صفحہ نمبر ۴ پیراگراف نمبر ۵: [illegible] کو تیموری نے [illegible] معلوم کرنے کے لیے [illegible] کے ہاتھ [illegible] بھیجے تھے۔ وہ لوگ [illegible] رکھ لیتے تھے۔

جماعت ہفتم

۱۔ سبق نمبر [illegible]، صفحہ نمبر ۵: [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کیا۔

۲۔ سبق نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱: [illegible]

جماعت نہم

۱۔ سبق نمبر [illegible]، صفحہ نمبر [illegible]

۲۔ سبق نمبر [illegible]، صفحہ نمبر [illegible]

یہ ہوا کہ خلافت کا زوال ہوا۔"

۳۔ سبق نمبر [illegible]، صفحہ نمبر [illegible]

۴۔ سبق نمبر [illegible]، صفحہ نمبر [illegible]

تھا۔ دیگر مذاہب کی عام صورت حال

شاہ سبق نمبر ۱۔ صفحہ نمبر ۶۷ [illegible] مسلمانوں کی جانب بھی بے رحمی [illegible] اور مندروں کے حملہ آور

[illegible] اور [illegible] ہندو فوج کے رہنما تھے [illegible]

[illegible] اور [illegible] کی [illegible] یہ بات غلط ہے۔ [illegible] فراست کے [illegible] سے [illegible] ہندو فیصلوں کے [illegible] اس کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہندو [illegible]

جناب یکے۔ ایے بیگ

وردھا

مہاراشٹر کی دیہی کتابیں

اپنا تجربہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جناب احمد یوسف
پٹنہ

مہاراشٹر کی درسی کتابیں

پس منظر

کے زیر اثر لکھی گئی ہے۔

ڈاکٹر کبیر رحمانی

بڑھتی ہوئی منافرت میں نصابی کتابوں کا رول

[illegible] ہے۔ [illegible] ملک کی [illegible] مذہبی منافرتوں [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

میں اس کی کچھ مثالیں دیتی ہوں۔

[illegible]

[illegible] واقف ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نقد و نظر کیسے پڑھائیں [illegible] ۹۰ ش کردہ اردو اکیڈمی سندھ
سنہ اشاعت جنوری ۱۹۹۱ء

کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

لکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے [illegible] مکالموں اور نظموں کے ذریعے یہ کتاب بچے کے [illegible] جذبوں کو چھیڑتی ہے۔

[illegible] کتاب [illegible] تصویریں [illegible] ہیں۔ [illegible] ہے۔ [illegible] کی مشابہت [illegible] ہے۔ [illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] کتاب [illegible] کھا کر دیکھ [illegible] کتاب [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] کے [illegible] ہیں۔

[illegible] (Language Text) کی [illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible] کے ذریعے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] کی مکمل [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

one religion only ..... should be
viewed objectionable." ۵

(۱) فرقہ پرستی (Communalism)

---

۵ [illegible]
text books.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برخلاف :

of a particular regional culture or lang.

material in a textbook."

کی جائے گی۔

[illegible] Freud on the press and re-
pressiveness [illegible] and
present value [illegible]
[illegible]
eliminated.

[illegible]
بڑھا دے۔

[illegible]
books."

[illegible]

[illegible] کیا ہے کہ:

[illegible]

کسی [illegible] میں [illegible] کے [illegible] بھی [illegible] کی [illegible] نے مندرجہ ذیل [illegible] دی ہیں:

[illegible]

[illegible]
[illegible]
سکل تاڈنا کے [illegible]

[illegible]

مہاراشٹر کی نصابی کتابوں پر ایک نظر:

[illegible] کی بدولت کی درسی میں [illegible] نصابی کتابوں کا جائزہ لینے [illegible] کے [illegible] [illegible] گیا یا نہیں [illegible] کچھ [illegible] کی [illegible] نصابی [illegible] [illegible] [illegible]

۳۳۔ یہ سبق ایک نظم ہے جس کا عنوان "کرشن دگوپ" ہے۔ اس نظم میں ایک گوپی یشودھا سے شکایت کرتی ہے اور یشودھا اس کا جواب دیتا ہے۔ کرشن، یشودھا اور گوپیوں کی تصویریں بھی دی گئی ہیں۔

کتاب میں سوتے وقت کی باتوں کے بارے میں کچھ مخصوص الفاظ سے تعلق رکھنے والے جملے دیے گئے ہیں جیسے بھلے، اچھا، اچھا، بھلا، بھلا کہنے، ضرور، تو ٹھیک، اچھا، اچھا، اچھا

(۲) چھٹی جماعت کی کتاب کا نام ہندی بھاشا ہے۔ [illegible]
سنتوں جو تصویر دی گئی ہے وہ بدھ مذہب کے بعض معلوم ہے [illegible]
دکھائے گئے ہیں نقوش ہوئے ہوئے روایتی انداز سے [illegible]
کر رہے ہیں۔

[illegible] کے [illegible]
ہے کہ [illegible] کھڑے [illegible]
تک [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
کا [illegible]

نئی [illegible] کے [illegible]
کارنامے کا ذکر ہے۔

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

(۳) ساتویں جماعت کی ہندی کی نصابی کتاب

اس کتاب کے سبق نمبر ۱ کا عنوان ہے "[illegible]" سے ڈرنے کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔

[illegible] وحدت و محبت کے [illegible] انداز میں پیش کیا ہے۔

[illegible] کے مقابلے میں [illegible] ہے۔ [illegible] کیوں آدمی سفر میں [illegible]

ے مطبوعہ ۱۹۸۲ء یہ کتاب [illegible] میں تدریس کے لیے منظور کی گئی تھی۔

تفریق نہ کرنا۔"

بربر میچ گیا۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(Emigration page 4)

ثانوی درجات کی ہندی کتابیں:

[illegible]

(۱) ہندی گرامر اور رچنا (ہندی ادب سنگرہ) (Hindi Sahitya Parichay Sangrah)
(۲) ہندی گدیہ سنگرہ (ہندی ادب سنگرہ) (Hindi Gadya Sangrah)

ان کتابوں کے لیے ثانوی درجات کی ہندی کی کتابیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان کتابوں کے لیے ثانوی درجات کی ہندی کی کتابیں مقرر کی گئی ہیں۔

[illegible]

[illegible] پہلا ایڈیشن ۱۹۸۲ء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ میں دکھ بانٹ رہا ہے کہ گاؤں میں بھگدڑ مچ گئی ہے [illegible] سنا رہے ہوتے ہیں "ترک آ گیا ترک آ گیا بھاگو بھاگو ..... ترک آ گیا۔"

[illegible] ہے [illegible] ہیں بھاگ دوڑ ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] شخصیت کا ذکر ملتا ہے۔

انگلش[1] [illegible]

[illegible]

[illegible][2]

[illegible]

them."

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[illegible]

ظاہر ہے کہ [illegible] کے بڑھتے ہوئے عمل میں مسلمانوں کے خلاف نفرت [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [

[illegible]

اورنگ زیب کی کاشی کاری کی پالیسی کے بارے میں موجود سب لوگوں نے شیواجی مہاراج کی جے کاروں کے ساتھ ساتھ "گورنمنٹ پریس بک" کا حوالہ دیا ہے۔ [illegible] اس میں بتایا گیا ہے کہ:

"شیواجی کے سب سے بڑے دشمن نے کسی عقیدے سے متاثر ہوئے بغیر اس جگہ پر ایک مسجد تعمیر کرائی تھی۔ اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے روحانی گرو مامور تھے۔ مسجد کی دیکھ بھال کے لیے سیکرٹری اور دیگر ملازمین کی فوج کے کچھ افسر تھے۔"

پہلی بار شیواجی کی حکومت کے اس پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر سے جماعتوں کی درسی کتابوں میں شامل کی گئی کتابوں میں درج کر کے پیش کیا جاتا تو ریاست مہاراشٹر میں بسنے والے مسلمان حقیقت کو سمجھنے میں مدد ملتی اور اس سے فرقہ وارانہ بھائی چارگی کی فضا کو فروغ حاصل ہوتا۔

غلط [illegible]

[illegible] کی تہذیب و [illegible] کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ان کتابوں میں جو عملی تجربے اور تہذیب کا بھی کوئی حد تک نمائندگی دی گئی ہے جس کے لئے وہ [illegible] حصے کے لئے حصص ہیں۔ قومی کونسل نے اس قسم کے مواد سبق کو قومی یک جہتی کے نقطۂ نظر سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

works.[1]

[illegible] جس میں [illegible] ہوا ہے [illegible] کے حصے کو جس نظر سے [illegible] کی ہیں۔ یہ محکمہ [illegible]

---

[1] Instructions for preparing language textbooks .. page 4.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پائے جاتے ہیں۔ یہ تو ہوا ان شعبوں کا ذکر جن میں
مسلمانوں کی آمد سے وقت سے [illegible] ہوئی ہیں اور
اس وقت تک ہندوستان ایک خاص تک تھا۔ اس کے علاوہ یہ
ہے کہ بعض متاثروں میں موجود بعض ایسی خاص چیزیں کیا گیا ہے جن سے
بعض فرقوں کے خلاف نفرت، تنگ نظری، تعصب جیسے
گھٹیا جذبات مشتعل ہو سکتے ہیں۔ [1]

مہاراشٹر میں مروجہ تاریخ کی درسیات پر ایک نظر:

آل جہاں پنڈت جواہر لال نہرو نے [illegible] اور ان
علاقوں کی جہاں تہذیبی ترقی سے جہاں تک ان کی پرانی بستیوں کا سروے کرنے
لیے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ ۱۹۵۶ء میں اس کمیشن نے [illegible] موجودہ
پاکستان وجود میں آیا۔ اس وقت [illegible] سے جس کی پرانی بستیوں
میں خدمت پرستی اور سماں عظمت کی حالت حاصل کرنے کی [illegible] ایک جہتی
خطرے میں پڑ جانے کا کمیشن نے سماں [illegible] اس خطرے کی طرف
اشارہ کر دیا تھا کیونکہ اس نے سکولوں میں پڑھائی جانے والی تاریخ کی کتابوں میں شامل سبق کو دیکھ
کر اس خطرے کو بھانپ لیا تھا کمیشن نے خبردار کیا تھا کہ

"بعض [illegible] کے مدرسوں میں جو نئی نئی
کتابوں میں شامل کر دیے گئے ہیں ان میں ہندوؤں کی تاریخ
کی گئی ہے۔ اولی جماعتوں میں تاریخ کی حیثیت میں پڑھائی جاتی ہیں
ان سے اس سماں [illegible] ہوتا ہے کہ غالب اسلامی حکومت

---

[1] تعلیم اور قومی کا سماجی پس منظر۔ ص ۱۰۱

کی گرشنہ کام [illegible] کے ساتھ کیا جائے۔"[۱]

مہاراشٹر میں بہت سے دیوتا ہیں جو ساں میادیو ۹۶۰ ویں دھود میں کی ریاست مہاراشٹر میں ایک خاص [illegible] اور کلچر ہے۔ اس مہاراشٹر کو نئی تاریخ [illegible] لکھا ہے۔ اس میں "میرو ورشب" کا حوالہ مندرجہ ذیل ہے وہ ہے [illegible] کی کتاب میں کوئی ایسی بات جس سے ان کی عقیدت ظاہر ہو [illegible] مہاراشٹر میں شیو جی کا ایک خاص حصہ ہے اس لیے مہاراشٹر کی [illegible] میں شیو جی اور ان کے ماں باپ کی تاریخ کو نمایاں طور پر پیش کیا ہے۔ [illegible] شیو جی سے کارنامے اور اس دور کے تاریخی واقعات کو مراٹھی کتابوں سے لیا ہے جس سے مسلمانوں کے خلاف نفرت اور تعصب کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں۔

کتاب میں بعض تاریخی واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اور بعض واقعات ایسے بیان کیے گئے ہیں جن کی [illegible] ہے۔ مضمون اور مکھوں کے سکھوں کو بے بنیاد میں پیش کیا گیا ہے [illegible] کھے کی جائے جس سے کسی کمیونٹی کو خاری پہنچے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] کی جائے [illegible] اور اسکندر [illegible] کو [illegible] نفسیاتی [illegible] نفسیاتی [illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ نہیں ہوئی ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد یہی تاثر ملتا ہے کہ مسلمان غیر ملکی ہیں مسلمان [illegible] حاکم تھے۔ وہ عوام کو لوٹتے تھے۔ ساہی مذہبی رواداری تھی۔ [illegible] ہندو دشمن تھے۔ ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بناتے تھے۔ [illegible] ہندو ہندو راجاؤں اور ہندو رعایا کے آپسی تعلقات کو مسلمان [illegible] توڑتے تھے۔ [illegible] تعلیم کو ختم کرتے تھے۔ عوام معاشی بدحالی کا شکار تھے۔ [illegible] مسلمانوں کا دور حکومت عہد غلامی تھا۔ [illegible] ان اقتباسات کو پڑھو تو آپ خود [illegible] سکتے ہیں۔

> [illegible] شیواجی کے معاصر [illegible] میں [illegible] ہے۔ مورخ نے اس میں [illegible] سیکولرزم سے [illegible] سوسائٹی [illegible] ہندو [illegible] کے [illegible] ہندو [illegible] کے [illegible] ساتھ [illegible] ہندو [illegible] کا [illegible] ہندو [illegible] ملک میں [illegible] ہندو [illegible] اور ہندو [illegible] ہندو [illegible] ہندو [illegible] ہندو [illegible]
>
> دورہ تحار" (صفحہ ۱۰) سے

[illegible] ہندو [illegible] کے [illegible] ہندو [illegible] ہندو [illegible] ہندو

(۲) ... شاہ حق کے رسموں (اور) مسلمانوں کی طرف سے یہ
برباد کرنے ... تھا ... فضول خرچ ... بڑے لے تھے" (ص ۵۰)

(۳) ... بیٹھنے ... سے ... بدعت پر عمل کرنے کی ... ری ملے ہم
کیا کچھ ... ہوتی ... رہے ... ان کی قدر ہو ... ان کے
مالوں کے ... سے ... رسموں ... کر کے سورلج ... کیا۔" (ص ۷۶)

(۴) ... ہم ... ہم ... کریں گے، ہمارے ... ان
طرح ... حکومت ... مسلمان ... کرتے رہیں
گے؟" (ص ۲۱)

(۵) ... ہم ... بھیج دیں ... ہم
ہم ... میں ... ان ... رسموں ... ہم ... کی قیمت
سے ہم ... نتیجہ ... گے (ص ۲۰۲)

(۶) ... ان ... رسموں ... ہم ... کی
... ہم ... سے مسلمان ... تھے

(ص ۲۳)

(حاشیہ ۱۲)

... مشہور تھے۔

پوری کتاب میں مسلمانوں کو 'غیر' اور 'غیروں' سے اور ان کے عہدِ حکومت کو 'غیروں کی غلامی' کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا چھ سو سالہ دورِ حکومت 'غلامی کا دور' تھا۔ ایسی صورت میں آپ ہی بتائیے کہ مسلمانوں کے تئیں دوسرے فرقوں میں محبت اور بھائی چارگی کے جذبات کس طرح ابھارے جا سکتے ہیں؟ اس قسم کی تاریخ پڑھ کر تو مسلمانوں کے خلاف نفرت ہی پیدا ہوگی۔

اس کتاب میں مسلم بادشاہوں کو جو سفاکانہ اور وحشیانہ ظالم بتایا گیا ہے، جس سے ہندو لڑکوں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہو سکتی ہے

"مادھو ... بادشاہوں کے ظلم اور زیادتی سے تنگ آ گئے تھے۔ ان کی مدد کو جیا بائی شیواجی کے دل میں پیدا ہوا۔ گھر کر شیواجی نے اپنی ماں سے اس کا ذکر کرتے۔ جیجی بائی سے کہتیں، شیواجی تمھارا خاندان کی نرگ بستی، وہ جیدر حی تھے، جنھوں نے خاندان کو مار کر عوام کو سکھی بنایا تھا۔ ... دھو خاندان کے نرگ ستری کرشن نے پرجا کو خوش حال بنانے کے لیے ظالم کرشن کو مارڈالا تھا۔ ... ہی ... کرشن کے خاندان میں تمہارا جنم ہوا ہے۔ تم بھی ظالموں کو ختم کر سکتے ہو اور غریب اور معصوم لوگوں کو سکھی بنا سکتے ہو۔" (ص ۶)

کتاب میں صفحہ نمبر ۲ پر ہندوؤں کی مسلمانوں کی بڑائی و منفرد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ست ... ست ... ست ...

دُعا سے دیئے ہوئے ... کی ... کی ... تشریف لی
رکھے گئے ... بھی ... ہیں ہے۔

یہ خوش حال جماعت[1] ... تھا ... کی تعلیم ... ہوا ... ساتھ
ساتھ ... کی ... بھی ...

... کے ... سورج ... زندگی کی تصویریں
... کی ... ایک دعا بھی
تھی —

"... دے خوشی ... ہمارے ... کو
... ہے ... ہوں ... اس دعا سے یہ مدد
... ہے ... کی ... تھی ..."

... ہیں ... ہے ... جسے ... ہیں ... ہیں
... سے ... ہے ... کی ... کا ... ہیں
... ہے ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں

---

[1] ... شاگرد ... تھا۔

اور شاندار روایات قائم کیں۔

ملاحظہ کیجیے:

(ص ۹۹)

[illegible]

[illegible] کہ [illegible] سے [illegible] کو [illegible] سے قتل کر دیا۔ [illegible] کو [illegible] کو [illegible] مصلحتاً نہ بتاتا تھا۔

- [illegible]

(ص ۹۷)

- [illegible] بتایا گیا ہے:

- [illegible]

[illegible] اورنگ زیب کو سبھی لوگوں کا دشمن، بے رحم اور ظالم بادشاہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے برخلاف ہمیں اورنگ زیب کی فوج میں سبھی مذاہب کے لوگوں کا موجود ہونا، اس کا انصاف اور رعایا دل، مرہٹوں کے علاقوں کو چھوڑ کر، اس کے خلاف بغاوتوں کا نہ ہونا، اس کی کوئی تصویر میں تاریخ میں ظلم کرنے والے بادشاہ کی نہیں ملتی۔ [illegible] کو کبھی [illegible] کیا گیا۔ [illegible] ملک کے [illegible] کے [illegible] کہ

[illegible]

(ص ۱۰۵)

[illegible]

اور دوستی کے نہیں۔

[illegible] (ص ۲۰)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں۔ [illegible] جذبات کا ترجمان ہے۔ [illegible] ہندوستان [illegible] تہذیب [illegible] ہندی جیسے اردو خصوصیت کا ذکر نہیں ہیں۔ اسی کتاب میں [illegible] ہندوستان [illegible] گئی تھی اور [illegible] الفاظ استعمال کیے گئے تھے۔ [illegible] یہ حقیقت [illegible] ہندوستان [illegible] کیا گیا [illegible] سلام نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] منظوری دی گئی۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [

بیدار ہوں۔

کی فکر میں لگے ہیں۔

تنگ نظری، نفرت اور عداوت کا اظہر ہو، بہت خوب ہو رہی ہے۔ مگر ہندی کتابوں میں مسلم بادشاہوں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت اور عداوت کے جذبات بھڑانے والے، واقعات بیان کیے جاتے رہے تو اس ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور قومی یک جہتی کو فروغ ہو سکے گی۔ اسی لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ قومی یک جہتی کے موافق درسی کتابیں مرتب کی جائیں۔

●● (انقلاب، بمبئی، نومبر ۱۹۸۰ء)

بھرت ڈوگرا
ترجمہ: خلیل الرحمان

مندروں کی تعمیر کے لیے
مسلمان حکمرانوں کے عطیات

[illegible]

[illegible] کے مرکزی خانقاہ تھے۔ وہ کئی بڑے صاحبان تھے۔

دینے کا حکم دیا تھا۔

کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

مقبول اردو ماہنامہ کرن تھا۔ (قومی آواز، ۲۰ نومبر ۱۹۸۳ء)

●●

نصابی کتابیں

جسد منصور نے

جناب حبیب اللہ غلمی لکھنؤ

[redacted]

[redacted] Computerization [redacted]

ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ہیرانند دیشمکھ

[illegible] National History [illegible]

جناب فرخ جواہلی میگزین:

ڈاکٹر فہیم الدین ملک

صدر جلسہ کے تاثرات

Acc. No. 115736

lose votes

has lost its inner cohesion

should be deleted

IV

tendered Us

Shut up by nearly 40 pages and Sh x ou

succeeded because the Sena

up 34

once added him up 36–37

pointed out

Shavian p 75 701

VIII

monkey

VII

ard

(p 21)

two separate nations in India

capture political power

golden age as such

were more important

two religions

be interpreted [illegible] Pratap were [illegible] Pratap was [illegible] that bravely fought against the Mughals and [illegible] Mansingh

8 The communal historians always viewed Indian history as the struggle between Hindu and Muslim [illegible] They said that Hindus on [illegible] to other resistances to the Muslims and through the efforts of the Marathas the Hindus succeeded in defeating the Muslims. Once again the

and religion (p 87)

the liberal religious policy (p 84-86)

e for Swaraj

tion (p 100-108)

communal historiography as the

the old prejudices got reflected in the textbooks

standard

the cause of nation and its glorious cultural tradition

used to worship Goddess Shakti. (p 11)

prospered during his reign. (p 53)

standard of morality and purity of blood [15]

on the feet of Ruthvrai [16]

cause of the temple at Avodhya [17]

mine the progressive perspective

IV

peaceful co-existence

foreign yoke for another [5]

conflicts are the hallmark of communal

III

habitants of India

going to publish 86 volumes of H
dian history is contaminated by

Hindus and Muslims

I

government

historiography

II

COMMUNALISM AND HISTORY TEXTBOOKS IN MAHARASHTRA

Dr Ashok Chousalkar

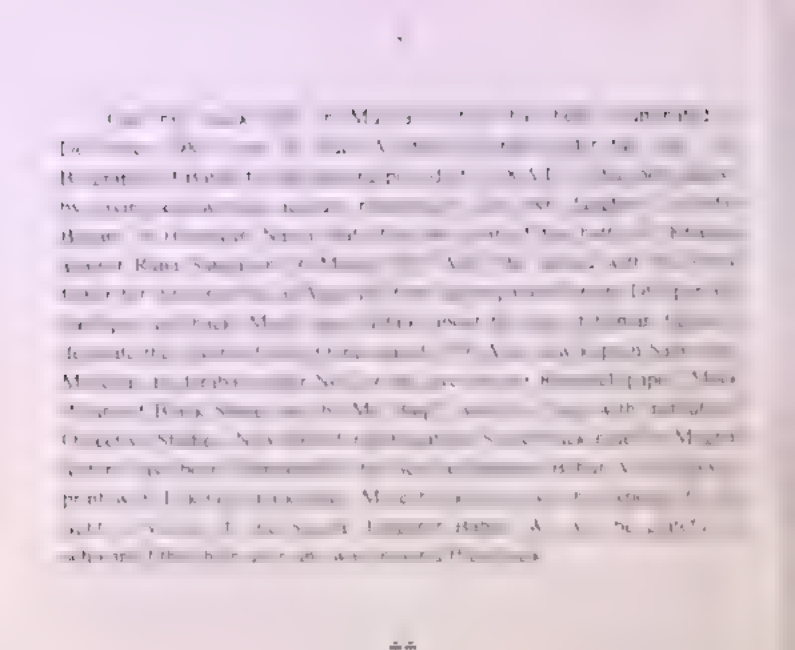

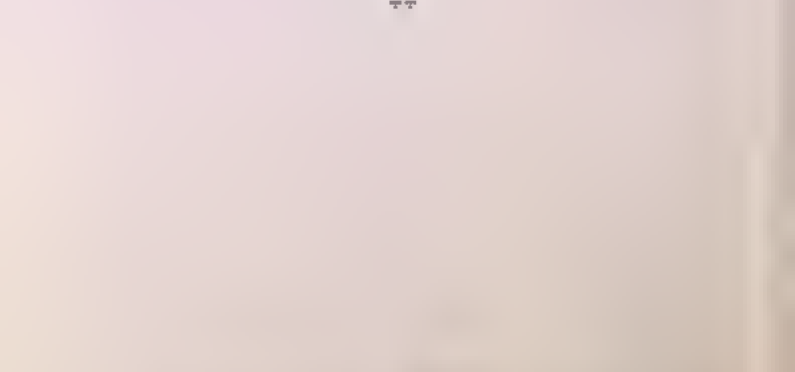

References

misunderstanding

These mock pillars have been certified by Museum authorities as decorated black stone pillars belonging to 12th C A.D. Mock pillars used in Babari Masjid look exactly like these mock pillars. So they also do not belong to any period prior to 12th C A.D.

BLACK-HOLES IN MUGHAL HISTORY

By

Mrs Surindar Kaur
w/o Mr Sher Singh

(Dr. [illegible] this chapter has been updated to cover the period up to Shri Satyaya Reddy)

Most of the textbook authors seem to have no [illegible] with history writers other than a few textbooks. Each one of the textbook writers such authors as a collection of borrowed ideas and word from other textbooks. One can find a number of paragraphs which occur in a number of textbooks written almost any chapter in any history. There is no question many items [illegible] Prasad, Ishwari Prasad, Jadunath Sarkar, V. A. Smith in most textbooks here are often [illegible] contradictory views quoted without any evaluation or comment. Most of the part of the [illegible] for the most of these [illegible] writers of the past. [illegible] authors are presented many [illegible] struck between [illegible] twelve [illegible] [illegible] [illegible]

A New Textbook of History of India

Muslim Rule in India

movement

A New Textbook of History of India

given here

A New history of India

A New Textbook of Histories of India

between them

may be seen from the

the conflict between

Indians were not insens

textbooks

ancient period

medieval period

entitled **A New Textbook of History of India**

by state agencies

A Note
on
Communalism and History Textbooks

By
Dr.Arjun Dev
NCERT

and social goals

an historical writings some of which
early phase The

(Rebellion against Islam) he writes

He speaks of Dara Shikoh as follows

Suggestions

control of the central board of education

author points out

under

about the beard)

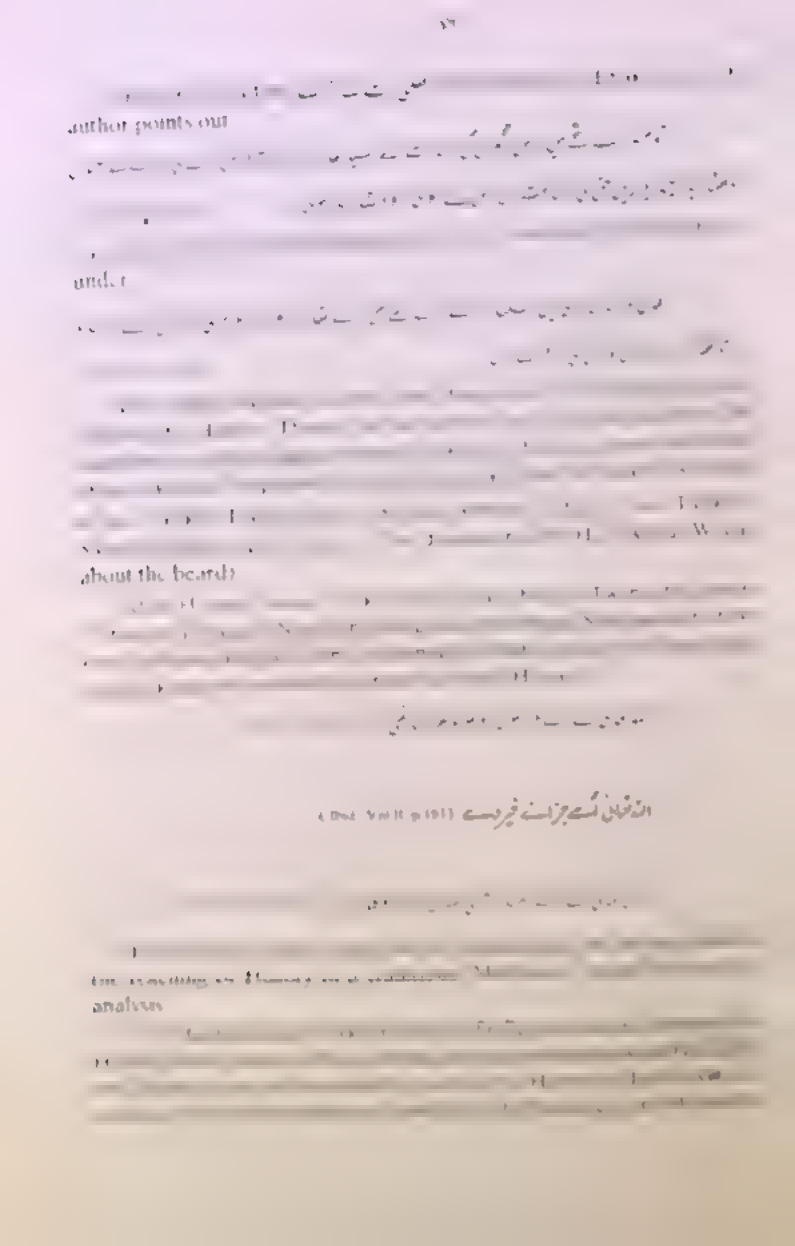

national integration

The Urdu Medium Schools

Schools

p 50)

Lodi the book says

Aurangzeb The book refers

p 153-156)

secularism He deserves our thanks

of any particular community

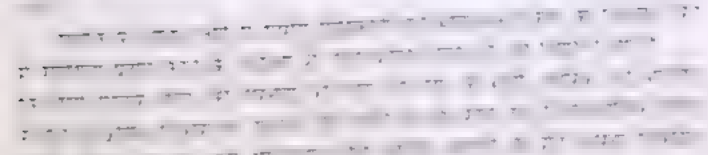

करने में सहायक हो

(With an object to develop

the socialism)

(Ibid., p 34)

the words

book speaks of him

the government (Ibid pp 140-141)

(See, B N Pande v Khuda

second [illegible] classes

The Text Books of English Medium S[illegible]

writes

Text Books of Secondary Classes of U. P. Schools - A Review

by
Dr Om Parakash Gupta
Department Of History
Govt. Raza P.G. College
Rampur (U. P.)

youth shot down Gandhiji (p 74)

References

Press, 1950, p 39

Meenakshi Prakashan, 1981, p 203

Press, 1961, p 131

Engineer A A , p 50

Engineer A A , p 165

Std. Xth

[illegible] heading with Khulafat Movement with two paragraphs

[illegible] between [illegible] Both [illegible] to agreement to the [illegible] Khulafat [illegible] support the [illegible] return should extend its support to the khulafat Movement (p 27)"

[illegible] Khulafat Movement

[illegible] Hindu [illegible] Khan [illegible] this [illegible]

[illegible] great revolutions [illegible] Zindabad while the [illegible] Muslim [illegible] Zindabad, a popular slogen in the [illegible] Lord Minto [illegible]

over the session of Congress' (p.62)

Lokmanya Tilak

...xxactics of Sawarkar (Abhinav ...ouse in England) and Barendra

...wspapers that are ... Kesari Kal No Urdu

truth?

Gurudeo Tagore

reformer is mentioned

Std. VIth

(p 136)

Std. VIIth

is defeated

Indian Muslim

subtle communal slant

(p 111)

hexachoum (p 111)

find that despite all those [illegible] propaganda and does arouse communal [illegible]

One must not forget that there are many [illegible] medium students in Maharashtra who [illegible] Besides, the same text is translated [illegible] languages for the benefit of the [illegible] being used in some classes for [illegible] that the book has been [illegible] the authorities point out [illegible] not yet been [illegible] to [illegible] [illegible] [illegible]

in their own situation" - Outen

An Analysis

to finalise the task

The initial draft of the book is referred

Simultaneously the lessons are "tried out"

inaccuracies, and subjective biases. But

cultural heritage"[5]

in such a situation."

should not mix repr

party

secondary position

COMMUNALISM AND CURRICULUM

Prof Syed Iqbal
Deptt. of Sociology
Bombay-400 010

level and ends at disunity and
and sectarian

their masters of what is
conscientious, plead helplessness.

of emotional integration

its rule automatically gets

intellectual elites who for reasons of their

findings and interpretations

christianity

Conclusion

****

First World War

Two-Nation Theory

referring to Allauddin Khalj

mirror

parts of the country

Modern Indian History

the Turkish nobility.

This lack of critical attitude is shown in the treatment of almost every

In the description of the war of succession after Jahan and of the process followed by Aurangzeb to

solely in terms of Shia-Sunni conflict

the description of political events but in the

state

aspect of his

crude in the extreme

Medieval Indian History

tical in their presentation of historical
Most of them present the history of
Muslim conflict. Little attention is
and cultural interaction and the

this point of view. Mutual
n the growth of

civilization were contemporaries

knew the use of cannons
undergarments such as

Report of evaluation

integration

History Textbooks
and
National Integration

By
Dr.Arjun Dev
NCERT

Role of Text books in

Donations to the Temple Construction

Murad Khan

Dr Wasi Ahmad
Dr Akhtaque Ansar
Dr Aparwaband
Dr Farrukh Jalal
Dr Zahruddin Malik
Chairman of the Section

A Communal Interpretation of History	Dr Jamal Mohammad Siddiqui	94
Review of the History of Muslim Rulers in U P Text books	Dr Tariq Sayeed	103
Review of Medieval Indian History Text books of Secondary Classes of U P Schools	Dr Om Parakash Gupta	109
Donations to the Jangam Bari Mutts by the Muslim Rulers	Ashfaque Ali	121
Objectionable Materials in N C E R T Text books	Mehr Ilahi	
A Critical Review of the History Text-books	Dr Arshadul Islam	
Manipulation in History Books	Raj Bihari	
Text books of Bihar	Mumtaz Yusuf	
Review of the Social Studies & History Text books in Bihar	Dr Ghulam Rabbani	
Review of History and Social Studies Text books in Bihar	Prof S A H Haqqi	
Communal Materials in History books	Ashfaque Ali	160
Heart-Vexing in Text books in		
One Sided Representation of		
	Dr S Hamid Husain	169
Review of Gujarat Text books of Social Studies Class IV to VII		
Distortion in Text-books of Gujarat	Ilyas	

CONTENTS

History Text-book and National Integration	Dr Arjun Dev	7
Communalism and Curriculum	Prof Syed Iqbal	20
Text-books of Secondary Classes of U P Schools	Dr Om Parakash Gupta	32
A Note on Communalism and	Dr Arjun Dev	41
	Mrs Surindar Kaur	48
	Dr Ashok Chousalkar	51
	Dr Zafarul Islam	5
	Taqi Rahim	13
	Dr Kunwar Rifaqat Ali Khan	20
Text-books in Primary and	Prof Akbar Rahmani	21
	Dr Noor Jahan Siddiqi	39
	Dr Mehr Afshan Farooqi	44

note 26:

of Delhi

[redacted]

Gardezi and thence to a fort where [redacted] was thrown in Sek 1007

56 Mam[illegible]kar ? Khurasan [redacted] N E Ward in the 2 Mss did not belong to the Ghaznavids at this time.

the whole of these two pieces

and in others from want of forage "

but execution

as E iot's manuscript followed by d r ves 411 but both

the a Athir says that Arsalan was executed a year from Ghazni and Baihaqi in Jumad II 412, that is more than three months earlier

Sultan Bahram returned to Ghazni with the army M who fled from before him was eventually of Ghazni, and was sent to the next world [illegible]

Sindaran h is as given by Elliot

50 Other variations are Bashku,

Jaypal's host the place was according t Ghorak (Kabul river) and T

argen ous Europ

the manuscripts before us gives clear indication of Ma na

both Ramusio and Tarducci are wrong

to the bagg ng and bagg ng and exacting, exhibi
of the Eastern traders. Fr. Marco Polo has also
honesty of the big at trading community.

[illegible]

the same feelings as modern Sharā'ites It is strange that a

became from the Zoroastrians to the Jainas His comments in his Studies in I M I and in J C O VIII, 1x2 , are of considering

original of Awfi before him

2. The earliest book that has come down to us is the short poem

Sandeśa Rāsaka

22 Dr A K Majumdar writes in his book Chaulukyas of Gujrat It was probably this Paramara prince of Jhampaner, who destroyed the mosque and minarates as alleged by al Awfi p 147."

'Momins in the 13th century Gujarat as known from Arabic

1234 A D

Ms M

24 The

Pārsi or Pārsaydn

25 I

Baradau can not be Barala

26 I

Gujrat

27

climate on man's existence

by the present writer

the Abbasid caliphs 632-644

a different genus

century A H for ascertaining the directions of

book on Arab civilisation Maqrizi, in his Kh

he Arctic or the north pole Gujarat Ki
M Abu Zafar Nadvi, Azamgarh 1962

Arab's account will, it is hoped, be read with

which he had translated from Arabic int Persian

waz r, Junaidi, but it is now lost

in the anecdotes to suit the chapter headings. These are very

Durham which the Saint was about at the time for the paper
In course of time gratuitous gifts came and the monk was
done to the great advantage of the saint

12 Tarikh-i-Firoz Shahi. As regards [illegible] work has not come down to us

materials which would [illegible] practically nothing. [illegible]

[illegible] Many episodes extracted from these sources have [illegible] Umayyads and the Abbasids and

ica Lata see Dr Nizamuddin's Introduction

3 [illegible] P. 411 There is no dispute about the facts stated in para 3. As regards conditions after dissolution from his husband they were practising the

the Imam stands and the comparative arguments advanced by those

4 Dr Nizamuddin has quoted a long passage from eg the

Muhammad bin Ali al-Muhammad Samarqandi, an intimate friend of Abu Hanifa in the mid at Cambay. He was deputed by Qutbuddin Aibak with a letter of congratulations of Gujarat and asking other things, that Qazi Imam Sadr al-M Waqar Mahmud Nahrwala. Muhammad A Awf had taken b

[illegible] read a number of [illegible] that he was [illegible] of the p [illegible] Nahrwala's dependents of Ma [illegible] on the [illegible] and that Nahrwala's of Gujrat was an [illegible] for Hindu kingdom up to 1298 and he ha [illegible] that A f was sent as Chief Judge only to [illegible] he Muhammadans who had [illegible] [illegible] the answers which was still the [illegible] of the Hindu kings "His [illegible] [illegible] [illegible]"

[illegible] of the [illegible] [illegible]

6 [illegible]

etc. Mr. Nasr Ansari remarks at the end of the names of the author as "Aufi Sadid al-Din Muhammad", but also in other words as "Diyaeddin", "Jamaluddin Muhammad". We get also 'Hakim Kabir' for person. There

few places where we get 'Hikayat', there is more common use of 'Hikayah'. 'Hayat' is more frequently written with 'Waw' instead of 'Te'. 'Hamza' is used for 'Mi' and there is much use of prefix ba

of 'bawad' – 'Ke' has been used in a Rubai in chapter V Book I.

References

of Tarikh-i-Guzida, who came about a century after him named him Nuruddin and he has been followed by others, notably by Rieu, Elliot and Quraishi. But Muhammad Mu'in in his book published by Danish, Tehran, 1335 Sh. discussed the [illegible] of the name, parentage, antecedents, education and [illegible] travels and itineraries, contemporaries and literary [illegible] of Aufi in the light of Dr. Nizamuddin's thesis entitled [illegible]ion to Jawami'u Hikayat, published in London in 1929, [illegible] Memorial series. The brief notice of Aufi given

outside India, probably Iraq or Persia

flourished at the end of the 8th century A H

Iyad, 'Budaid, Shanaud,
archaic forms given below
century A H The old

ure and the ...ify height of the monument and, consequently the

of the ma...or and the arches of the m...que were given a curved shape like that of a Noon (...) and thus they are like Alif and Noon reverently indicating "to God grant". Who else possesses the beauty that belongs to you? Let the evil eye be at a distance from whatever you possess. I wonder how the great traditional sayings of the prophet emanates from the m...uth that you possess that is how the call for the prayer "God is great" A...o Akbar comes out from your tongue as m...th and it reaches the ears of so many creatures. You might say that the Minaret has got the attributes of the Muslim man the righteous ones standing erect in prayer who utter the

twist of ... Rash which is the heart of the Minaret evidently

the manner of the hypocrites for its exterior is erect and ... while inwardly it is crooked (Kaz - has steep banks or

...mb of the King of the world the Khusraw of the age ...ander and ...

heaven ... the edifice constructed by the King

Praise be to the king great as the ... Mehdi and as Alexander II who through the

as bright and illuminating as his face. Verse

opens for him a hundred other doors."

faith to its portico (Rashi)

a slave then who are the rings in its ears and if it is a free-
have the written document
its neck like an amulet contract of servitude
has a girdle here
has its knife sheath on
an inkpot
recall its girdle buckled round the waist
declarations of God's name
ture for it is constantly engaged absorbed
for prayers of God's creatures

suggested, due to his

mischief would continue they decided to follow the example of Commander of the faithful Jaafar Mansur. Abu Muslim and overthrew him and his dynasty. but existence was found to be prejudicial to the state. When they decided to [illegible] of Abu Abbas.

severed his head. I have heard from murder [illegible] when the wound was inflicted and the head was severed the general had just raised his hands and was [illegible] but he fell down [illegible] were taken care of and brought up and the services of his father were not [illegible] to go in vain. There is no doubt that [illegible]

Chapter 8 Book 4 which is devoted to monuments opens with the remark that the best [illegible] are handed down by the ancient people are [illegible] graves. Its buildings which perpetuate their names and [illegible] are of [illegible]

Shaddad Zu'ashtami, A Persian, Nawab of Persians and Egypt.

which was begun in 14[illegible] A. H and was almost completed in [illegible] years by 15[illegible] A. H with [illegible] as its guide and its Mosque begun by and named after Qu'ubuddin Aibak, completed by Iltutmish [illegible] of Delhi. An [illegible] has been made here to give the [illegible] of the passage, embodying the impressions of the first and the contemporary writer of these remarkable [illegible]

k I. It has been related about the reign of Sultan
Muizzuddawla's wazīr that after the
[illegible] Abul Abbas,
[illegible]

[illegible] wer [illegible] and as a screen for the usurpation of all
[illegible] at he might do what he
[illegible] of their power are autho-

ness and preventing such fraud and deceit he ordered that
man should serve in the royal kitchen as a water carrier for

round his neck used to carry water But only a week had

virtue of the rewards of his charitable beneficence

In Chapter V, book I Aufi after giving an

Qasim's invasion of Sindh upon which historians are
events recorded are not easily ascertainable The Azamgarh
does not have exact dates including the period are missing

after which Qubacha came to power where Aufi was in his court
was writing his work The Persian conquest by Khalid bin Walid
in the book I mentioned first of Qubacha Aluk and Shahabuddin
to campaign against the Khokhars in 602 but Aufi at that time was
somewhere in Persia or his native Gaznin Ganga Rajput Ranwar Banner
Nasir was still in power with that of Prince Nasiruddin Mahmud
according to the author of Tabaqat-i-Nasiri the Government
Aufi Wasi-ul-Asar Wasi-ul-Iqbal referred to

from whence he marched with Malik Jani the governor
of Jajnagar in Bengal in 624-1227 As it
the name of Lakhnauti Gaur Lakhnauti and Lakhnauti as
of the Khokhars had accepted Islam at the time of M
Sam It is difficult to see Lakhnauti or Gaur Nagar as a
the name of a Tract of land
Ba Kam Ibn Asir and Farishta Another d
two geographical names which occur in the Mi We
place our reading of the important piece before the
al Lakhnauti

As a proof of his assertion
established the faith of Islam
Majesty of the King, Aufi has related

of Bengal.

Awfi" says that "a similar incident happened

who was called Sharaf and I, the

an inclination to

he

of Sultan Ademsh. Bismarsh

easily but he could

creed towards that side by

and a cell. When the nova

4 months after the arrival of Iltutmish at Uchch

it did not bear any fruit except that of ungratefulness. As Farīdun Ganj-i-Shakar said, 'If you nourish the offspring of a lion, when it will have its sharp teeth, you will have to bear the consequences thereof.' When after a time its claws are grown it will attack its cherisher.' "The black hearted

to the summit of aggrandisement and from the
pest pestilence and when he who at best was no

Majesty

In an auspicious hour the fully equipped choicest troops of Nawab Nasir made their advance. Fifty boats filled with fully armed veteran warriors proceeded on the 1st of Rabi 1625 on that river and arrested at the entrance of the second fort of Bhakkar. They encamped on the bank of the Lohri Kohtri or Sakar river which is on one side of Bhakkar. The Nawab Nizamu Mulk's order was issued that experienced warriors should arrange all their boats in such a manner as to surround the fort from all sides like a circle. At that time owing to the intensive heat of the sun the waters of the Panjab were in a boiling condition and the scorching did not permit an immediate discovery of the assault. Both sides were however, engaged in making their escape. On the shores of the Panjab the water sheep was agitated as the besieged inmates of the fort

Early in the morning of Monday the 2nd of Jumadi 1625 the boats were put in motion. By the order of the exalted emperor Warrior of Saheb Qiran the Master Organiser [illegible] their forces and the veteran warriors mixed their [illegible] fortified enclosure. Here the inmates were [illegible] and felt confounded on seeing their fate and [illegible]. The sailors carried their vessels near the [illegible] fortified enclosure and the warriors [illegible] the men who had [illegible]

[illegible] new [illegible] daring venture they

being thus outwitted and [illegible] fort [illegible] fort Qila, and entered it. The victorious troops [illegible] surrounded the Hisar and took it without [illegible]

[illegible] had retired with something like fifty [illegible] the Qila [illegible] fort' he sent some [illegible] for him. He wanted to make [illegible] against the arrow shot of death [illegible] his son and treasure. But when the [illegible] oself be ten to the [illegible] death to life. He

Jahan the Dastur of Saheb Qiran

the fire of his prosperity was finally extinguished

in the register of times."

Elsewhere, in Chap—14 BK 3 he states—"As regards the things which have been witnessed by me during the [illegible] to Qazvin to ascertain the circumstances of the world taking angel Sultan Shamsuddin [illegible] the most important is the [illegible] Jahan Nizami Malik Qawamuddin at Walid Muhammad bin Abi Saad-al-Jami [illegible] When this happened [illegible] became [illegible] and terrorist [illegible] laid waste and gave himself up to water [illegible] been exhaustively given in the preface [illegible] and a large wealth [illegible] their hands in the form of [illegible] When their work came to a standstill [illegible] State and prosperity was put out [illegible] that they might possibly be [illegible] riches But the favour of [illegible] take any such step and there was [illegible] any such idea [illegible] they were even granted [illegible]

The historical portion of the preface [illegible] verbiage is as follows: May God be pleased [illegible] all the affairs of the great [illegible] [illegible] reminder of the [illegible] [illegible] of his master to great [illegible] and awe inspiring [illegible] large parts of Muslim [illegible]

[illegible] and the [illegible] the protection and support [illegible]

[illegible] this time when several [illegible] [illegible] [illegible]

caliphate should be continued as before and even added to. Among the [illegible] of his excessive opulence and magnificence [illegible] the Caliph entertained and exalted God extended His grace to the [illegible] of the world. So [illegible]

himself in the garb of his friendship. He sent gifts and presents to the exalted court of the Caliph. Some of the [illegible] had shown such felicitous regards to the king and some had sent many rare things from Hindustan to Baghdad. Owing to this affinity from the noble court of the said personage standard, [illegible] long west, a special turban and gold-edged camels' [illegible] and other robes of honour for the kings, nobles and princes and [illegible] the proud parentage of this royal family.

Besides the first hand account of the defeat and death of Samudrin Qureisha at the hands of the Wazir of Lohtash we to Awfi gives us in a highly ornate and rhymed style of the preceding se tens striking thing is his reference to his former patron in an [illegible] monetary language in Ch [illegible] 3 which has for its heading [illegible] "ungratefulness for past favours

[illegible] [illegible] [illegible] [

waja there ... Abhir. He always sent large con-
centers of ... transactions through his agent to di

Fazals He imprisoned him and plundered his house

When Abu Fazl had been removed from his office Tumar got a wide and free field for his absolute control and dominion He conferred rank on [illegible] and sent him to Peshawar Khush-hal Khan the late of impudence and raised aloft the standard of his dreams He subverted the established rules of the court by various experiments of speculation When Khush-hal Khan returned to Peshawar so that he might restore the affairs of the province and the people came and congratulated him as is the custom of the world he diminished his dignity by the multitude of his assistants and by his pomp and ceremonies which were not consistent with loftiness of mind and firmness of character Khush-hal Khan grew vain and entertained absurd ideas and his arrogance and insolence increased his reputation declined and he fell away from the precipice of good fortune When this news was transmitted to Turnar He sent a letter to Amir Abu Bakr and kept exciting him against Khush-hal Khan and [illegible] In the meantime a letter arrived from the latter in which he informed him that he had put to death the envoys When he read such a letter Amir Abu Bakr was vexed and began to [illegible] Sahib-Diwan to the Court Turnar stated that [illegible] shahnas of Peshawar He put Khush-hal Khan's envoys to death and threw him into the news from which he was [illegible] Many good Musalmans were treated [illegible] Sher Afghan belonged to the Gaibulkhel [illegible] Khawaja Hasan A [illegible] and were keeping with Mir [illegible] of Khawaja Hasan accompanied him and [illegible] from Hindustan had joined his company When they crossed Tulti [illegible] Sukhtari pass some soldiers arrested [illegible] that Amir Abu Bakr had [illegible] people over him at [illegible] or that [illegible] to Tughlaq arrived at Kohat and Abu Bakr [illegible] the Khajuri Wazir [illegible] for this [illegible] and [illegible] and said that [illegible]

...ers in this account of Amb. Abiad is as fo...ows

...ns and ... Khawja prepared

called Kamf
tionable a conte
Saffarid dynasty of
A H and AD

ies is as follows: "It is said that
f Zabulistan on Fardaan (or

form their promise to the id is there
tan he called his army assem Saiawand captured at Brok
his presence everybody including the idolaters. He distributed
of the captured h and s his troops sent the rest to Amru

force of soldiers and marche
of this army of Hind and

that after having captured Sa
pen to different parts of the king
for he knew that the H (as would certainly
en
fens had erected around him that hardly any space in
was left where it that he need him was the army of Amr

arms to a narrow pass or defile with a view to slaughter
all When Ra Kamu saw this report he stopped where
became of a and could go in the movement In the
reinforcements arrived from Khorasan for Fardaan
it became impossible for the opposite party
this insolent method be succeeded
[12]

left
ng with h left an of Iman

of Iraq were annexed by Sanjar

the fi

...du and the Ghaznawid rulers
...me a few appear to be of sufficient
...density and

come accustomed to the use of that currency. [illegible]

the wall of the temple was pulled down, the [illegible] was opened

reference to a strategem (Maker of the Hindus [illegible] from Somnath expedition by Mah[illegible]

to extract these. Sartap was closely watching all this from

Sartap cautioned him: "Oh master until now your [illegible]

and the treatment would not be useful. Aristotle said: "I swear by God that you are the first physician [illegible] that we may

ter. Give order that a big sewing needle is heated on the fire and against the affected place. Such a [illegible] to the heat of the [illegible] so that may draw out its legs and their sons may separate. Aristotle [illegible] him and was struck with awe at his sharp observation. What he said came to happen." Worm was brought out of his head. The skull was set in its proper place and the wound with [illegible] ment till it was thoroughly healed up. The master was [illegible] Aristotle showed great favours to Sartap or Sarbat and sent him back with due care and honour. Ch 26 B 1

IV

There are many stories about the Ghaznavids and [illegible] Al Besides the fable of Sabuktagin the others are the [illegible] of Mahmood's unique cases of notice about which we have read in school books. Awfi in [illegible] chapter 21 book 1 about the reign of Amir subuktagin at the time of the birth of his son Mahmud of of Ghazna the [illegible] which [illegible] accidental fall of an idol temple near the seat. It has been [illegible]

[illegible] to have three sons, only one of whom would [illegible] conquer a whole world." Such a thing actually came [illegible] the birth of Mahmud his father had been blessed [illegible] Yusuf, and Hasan who had both died. It was in [illegible] of Muharram, 361 (973) that Amir [illegible]

[illegible] came to an end

[illegible] an [illegible] ancient source [illegible] in [illegible]

[illegible] of the [illegible] of another physician.

[illegible] [illegible] [illegible] [

move in that direction. He thought that what a

During his absence Arnold had been the king'
to visit him and see to him and the

and he feared that death would open to eternal life and tha

would act upon his words that death was better than life
cause his soul to be liberated from his body. He made that
a solemn vow before leaving Wadfather that he would

it. He then ordered him to be flayed alive. His sk
hanging for a long time at a bascourt iron and
Mam'. It was known as such up to the

He was a pupil of Quran, the

all that was preached in

of even a flint or would come [illegible]

he should not do any thing that odd. After waiting for some time the jackal's eyes fell on a rabbit. [illegible] who sinned there. He immediately rushed towards him and [illegible] sets eyes on him. The [illegible] asked him as to whether there was any thing at hand which he might subsist upon. The rabbit said that there was a big hog in his charge and he was [illegible] for the past ten months

such a creature. His [illegible] sense of [illegible] and foolishness would not allow him to keep the monkey [illegible] [illegible] [illegible]

Another fable of the race, Jackal, hog, panther a[illegible]
taken from perhaps [illegible]
fatum of a Brahmin as to [illegible]

am ready to bite you for I am a deadly enemy of man. The war is between us is inherent in us. Here is a grave. The Quran itself

me and sell my flesh. This is the recompense I have had man for so many services I rendered to him. Indeed it the sons of Adam is to turn evil for good. The set

and people come to seek shelter at my grave from the hea on. They take their rest under my tree and see [illegible]

other was that he was to have a

[illegible] power had passed into his hands he had experienced many [illegible] and [illegible] of fortune and passed many of his years in [illegible] begging, leading the life of an ascetic and while he attained several [illegible] he neglected its responsibilities. He spread the carpet of justice and equity and [illegible] a place of [illegible] to his subjects under the shadow of his [illegible]. One day he came out of the gate of Nathwara on the back of an elephant, and while looking in different directions, his eyes fell on the wife of a washerman of ravishing beauty who was gathered in a red robe and was proceeding towards a [illegible] to wash the clothes. The Raja became inspired with a feeling of love for and [illegible] with her. He felt enamoured of her and turned his elephant towards her wishing to trample her to death and she ran aside. The rest of the servants of the Raja on [illegible] came to himself and going [illegible] his conduct he thought: O [illegible] what a thing is this! What am I doing? Wishing and be of good action, good never comes to those who do ill. He then turned back his elephant, being filled with remorse at his first [illegible]. Assembling a body of the Brahmins he ordered them to collect fuel for he had decided to burn himself in a fire [illegible]. The Brahmins [illegible] him what he had [illegible]. He [illegible] the reason of his mind. The Brahmins said that they would burn [illegible] and [illegible] that he was a king possessed of power to [illegible] and curse them he would not restrain his passion then he would force any one towards whom he felt [illegible] and thus the female population would become subjected to the [illegible] of producing illegitimate offsprings and therefore it was advisable that he should burn himself as a penance for his sins so as to gain an everlasting life. Wood was brought and a funeral pyre was made

burning fire of the Brahmin prevented him from doing
and. The work of expiation is done for the
not of he body. We would have burnt
mmitted the sin but your mind has
purified by the fire of remorse. Thus
Pole and in these words he ordered
[illegible]
people who [illegible]
[illegible]

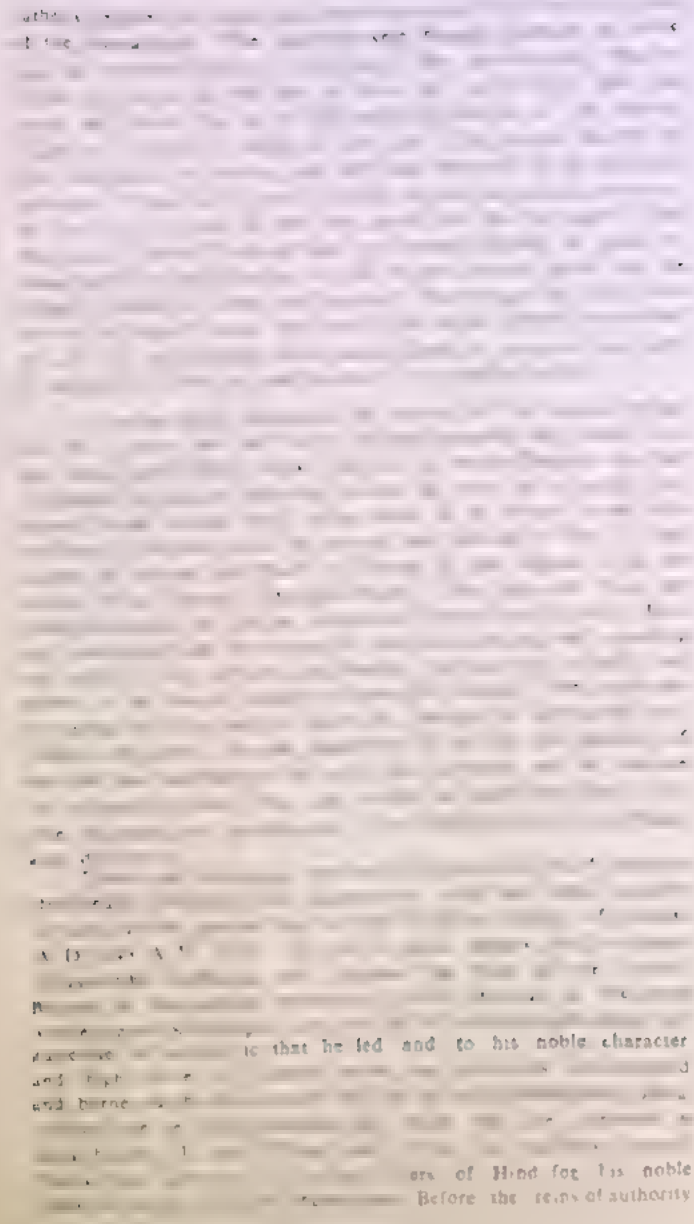

they realised that it was sea water

Further

Abū ʿAbd Allāh Muḥammad Ibn ʿAlī al-Kātib al-Iskandarī

[illegible] am relating the story as I heard it when I happened to be at Kunbāyat (Cambay). It is a fine city situated on the seashore where a body of orthodox Sunnī Muslims of pure faith and firm convictions and very hospitable, reside. There is a large number of poor or strangers there. It belongs to the chiefs of the dominion of Gujarat and Nahrwāla. In that city reside not only a body of Muslims but also a group of their fire-worshippers. They the Muslims told me

[illegible] m[illegible] of any fault of their own. The mosque was burnt and the minaret was pulled down. The Muslims had a khatīb (sermon-reader) named Abū who managed to escape and fled to Nahrwāla. None of the domestics and the favourite courtiers of the Rāja paid any need to his grievances or showed any toleration to him. Everyone attempted to screen the faults of his own religious persuasion. Eventually one day when the Rāja went out for his hunting exercise Khatīb Abū was dozing and he was beneath a tree. When the Rāja arrived there Khatīb Abū stood up and beseeched him on account of his elephant and bewailed his complaint. He read out the Qaṣīda (laudatory poem) which he had composed in Nahrwāla (Gujarat) wherein he had stated his case.

The Rāja having heard the complaint of oppression passed [illegible] Khatīb Abū in charge of one of his chief accountants Khawāṣ and ordered him to keep and look after him, for the time he was summoned to his presence. The Rāja then returned and told the chief minister that he should keep a strong grip on the affairs of the army during the three days when he would not grant any audience and would like to remain undisturbed in his seclusion. When the night came, the Rāja mounted a camel and covered the distance of 40 Farsang a league between Nahrwāla and Kambāyat. This he accomplished during the night and a day. Disguising himself as a merchant and with the sword slung across his shoulder he entered the town of Kambāyat, stopped for short times at different places in markets made enquiries and heard from everyone that [illegible]ims had been oppressed and had been exiled without any [illegible] Having ascertained the truth of the affair and [illegible] o be fed up with the wicked nature he returned and [illegible] la on the third night of his departure from there [illegible] by the Muḥammadans. [illegible] Whe he had stated

the world are dependent on justice. Muhammad (may peace be upon him) has said that one hour of justice is better than sixty years of worship for one hour of king's justice can ensure peace and security of the world and enable all the men to remain engaged in worship with complete composure of mind. The worship of the saints is for his own individual self while the king's justice is meant for all the genera- the communities, the watchkeeper and the sinner. God in the Quranic verses commands His creatures to do justice and benevolence and forbids them to do evil deed and men who know the reality have also said that the laws of religion and morality come under it. There is also a rational explanation. Had there been no protection of justice and equity men possessed of

and weak ones and this would of course lead to their own

permanent means of subsistence of their own and they are incapable of humble and lowly duties and [illegible] patients. But for the sake of argument we may say that [illegible] would soon go to wreck and ruin. Now I am going to treat some

such

The second item in the same chapter of Jahangir Siddhanta Sar, the famous Encyclopaedia of Science [illegible] worth taking note of, for it throws [illegible]

a) the sense of justice and [illegible] of the Indian rulers

Aurangzeb who expected the [illegible]

their peaceful association of trade

c) the cultivation of the regional [illegible]
in such an extent as to

d) the punishment of [illegible]
and others

e) a type of [illegible]

[illegible] was said that the mother of [illegible] had been [illegible] bear and [illegible] The first recorded case does not appear to be impossible for not [illegible] of fortune [illegible] papers

A point of capital importance found in Chapter 20 of the [illegible] is the earliest reference in a work written by a Mu[illegible] to the famous Mariner's compass Quib Numa We read "[illegible] pale or storm suddenly burst out, dark cloud enveloped the atmosphere, and the waves became agitated and [illegible] The [illegible]

[illegible] ive anecdotes!

[illegible]ness, clemency, modesty, sagacity and sound [illegible]d, while envy, malice, avarice, embezzle[illegible] are condemned To begin with it would [illegible] only such Hakayats as have some bearing

c of dense.

chief of Jalandhar who had ministered

scarce. His well known prose works are interspersed with poems as

Muhammad Samarqandi who translated his Persian translation of *Asrarul Bilad* as *Mujadat* has described him as Wahidul Mulk was Sajistani master of rhetoric Maulana Nasir Wali Nasir a certain writer of poetry and prose Mulla Kalam King of Dialectics and Mirza Ali Tabrizi a great scholar of learned men

Now as regards *Jawamiul Hikayat*, its popularity and its historical and literary importance the first thing to say is that a large number of the stories it contains are more than one thousand years old. The author mentions several claims to have drawn from Many of these are no longer available to us While dealing with persons and places facts and incidents, he uses the words Ancient Muslim authors What has come to the view), Ahle History), Awarda and That which has been brought or carried He speaks of things which he learnt from or saw when he was an

witness of what he says about the siege of Bhakkar and tells us

the younger
of the celebrated Fariduddin Ganjshakar of Pak
H 668 A.D. 1271. On wednesday 23
1308, H Nizamuddin Aulia told his audience
did this job for the saint. The well-known
Barani, a contemporary of Hamdullah

learned person. He was a voracious reader of the cost
reader, an erudite scholar, a poet, a proficient in calligraphy and a
[illegible] writer. It was under the patronage of Asaf Khan
Fakhr-ul-Din Hasan, the son of Mirza Razzuddin Abu Bakr Ashaar, the
[illegible] Nawab of Burhanpur, that he wrote the first Biographies and
[illegible] of Persian poets and named it Majma-ul-Khawas.
[illegible] published in two volumes by Edward Browne And
[illegible] the place that when after his wide travels he found h
[illegible] arrived at the court of the king of the East and the
Asaf Jah and Asaari occurred to him that he should
[illegible] the Wazir with a gift of abiding value in the form of an
[illegible]
[illegible] Tuzuk Jahangiri or memoirs of Abu Talib
Kalim, edited by Blochet in J.R.A.S. 1905, was composed earlier
[illegible] the end of the seventeenth century A.D. and Nawab Umar Sumar
[illegible] and also produced his work (Asaf Jah) earlier in or about
A.H. 1101 they cannot bear favourable comparison with Asaf's work
[illegible]
[illegible] was probably completed in A.H. 1117. Asaf's translation in
[illegible]
Narration of Wonderful Cases of Deliverance from Distress

Muhammad bin Daud al Tarsusi was published some two score
[illegible] bin Asad Hasan Dehlavi

[illegible] the Nadhi river. The
[illegible] Asaf [illegible]

his successor, was a great scholar, a religious teacher at [illegible]

was born[1] in Bukhara sometime between A.H. 567/A.D. 1171-72 A.D. and 572/A.D. 1176, and having lived and studied there for the first twenty-five or thirty years of his life he embarked on his wide travels in search for further acquisition of knowledge and experience. He visited numerous towns in Transoxiana, Central Asia, [illegible] Afghanistan and India. One finds him in A.H. 597 in Sarakhs where his maternal uncle Mu'izzuddin Muhammad Bin Abdul Karim was the court physician and scholar of the court of the reigning king Nasir Ibrahim Tamghaj, and was composing for him a book of stories of the kings. He was attached for a time in that court to the [illegible] Nusrat-uddin, who appointed him to Darul Imara but [illegible] returned to Bukhara whence he went to Khwarizm and [illegible]

victor, Nizamul Mulk Junaidi the Illutmish, whom he eulogises so much and so

bin Maudud Khanjari as Bukhari. This [illegible] 628-1230-31. Nothing is known about the [illegible] death which might have occurred in or about

enced and wel-

About the author

Prof Syed Hasan Askari (b 1913 – K[illegible] Syed Nasir grad[uated] 1932 from G B B [illegible] N[illegible] College, Muzaffarpur; got his M A in history 1934 and B L 1938 from Patna University. Was Lecturer in History, Patna College 1937, Asstt. Professor from 1938 to 1958 and

Historical Records Commission, Member of B Sir Research Societies Council and was [illegible] Patna, Member [illegible] as Hony. Secretary of the Bihar Research Society and H

Director of the K P Jayaswal Research Institute, Patna. He was of a remarkable [illegible] Mughal History. He was considered Honorary Historian by Mr. [illegible] the President of India

has been one of the two [illegible] Khuda Bakhsh

[illegible]

of Amir of Bukhara. He wrote several

On Awfi's Jawami-ul Hikayat

by
Prof. S. H. Askari
(d.1990)

1994

Price Rs. 75/-

Printed by J.T.S. Printers, Langar Toli, Patna-800004 and published by Khuda Bakhsh Oriental Public Library, Patna.

Khuda Bakhsh Library
Journal

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 115736
Date 9.7.91

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna

Khuda Bakhsh Library Journal

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna